Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

حرفِ چند

میو قوم اور علاقۂ میوات کی تاریخ وتہذیب، شخصیات وتحریکات، زبان ولسانیات اور شعروادب کے بارے میں اہم، نادرونایاب اوراہم کتابوں، کتابچوں، پمفلٹوں، رسائل وجرائد کے شماروں اور مضامین کو *پی ڈی ایف* کے ذریعہ سے محفوظ اورعام کرنے کے لیے میو قوم کے دونامور محقق، ادیب وصحافی:

**ڈاکٹر مفتی محمد مشتاق تجاروی (دہلی)، **

جناب شبّیراحمد خان میواتی (لاہور)

کی سرپرستی اور نگرانی میں جہد ومساعی کررہے ہیں،

Scanned with CamScanner

دوستوں سے گزارش ہے کہ دلچسپی لیں اور تعاون فرمائیں، ان کے پاس یا ان کے علم میں کسی بھی نوع کی کتابوں حتیٰ کہ کوئی خبر، اشتہار، دعوت نامہ، خط، تصویر یا کوئی دستاویز مطبوعہ یا غیر مطبوعہ، جو کچھ بھی ہو، ازراہِ کرم ہمیں فراہم کریں تاکہ اسے محفوظ کرکے دست بردِ زمانہ سے بچایا جاسکے اور اہلِ علم و تحقیق کی اس مواد و لوازمہ تک رسائی بالکل آسان ہو سکے۔

ہم آپ کے تعاون کے دل سے شکر گزار ہوں گے۔

Scanned with CamScanner

واضح ہو کہ اس سلسلہ کی کاوشیں:

(1) ڈاکٹر مفتی محمد مشتاق تجاروی کے مقالہ:

"بابائے اردو مولوی عبدالحق اور میوات"

(2) منشی محمد مخدوم تھانوی کی نادرونایاب کتاب:

"مُرقِع اَلُور"

(3) ڈاکٹر مفتی محمد مشتاق تجاروی کے مقالہ:

"مورخ ملت مولانا سید محمد میاں اور میوات"

4) ڈاکٹر محمد ایوب قادری کے مقالہ:

"میوات میں تبلیغ اسلام کا ابتدائی دور"

کو پی ڈی ایف کی صورت میں عام کردیا گیا ہے، جبکہ پانچویں کاوش،

چودھری کریم خان میو

کی کتاب

"تاریخِ میو اور داستانِ میوات

کی پی ڈی ایف کاپی آپ کے زیرِ نظر ہے،

* واضح ہو کہ * یہ کتاب پہلے بھی پی ڈی ایف میں دستیاب ہے، لیکن اس میں کئی صفحے موجود نہیں ہیں، ہم پہلی بار اس کتاب کے مکمل نسخے کی پی ڈی ایف پیش کررہے ہیں،

آپ ہمارے لیے دعا فرمائیں کہ اللّٰہ تعالی ہمیں مزید توفیقات سے نوازے، آمین.

(توصیف الحسن میواتی الہندی)

Scanned with CamScanner
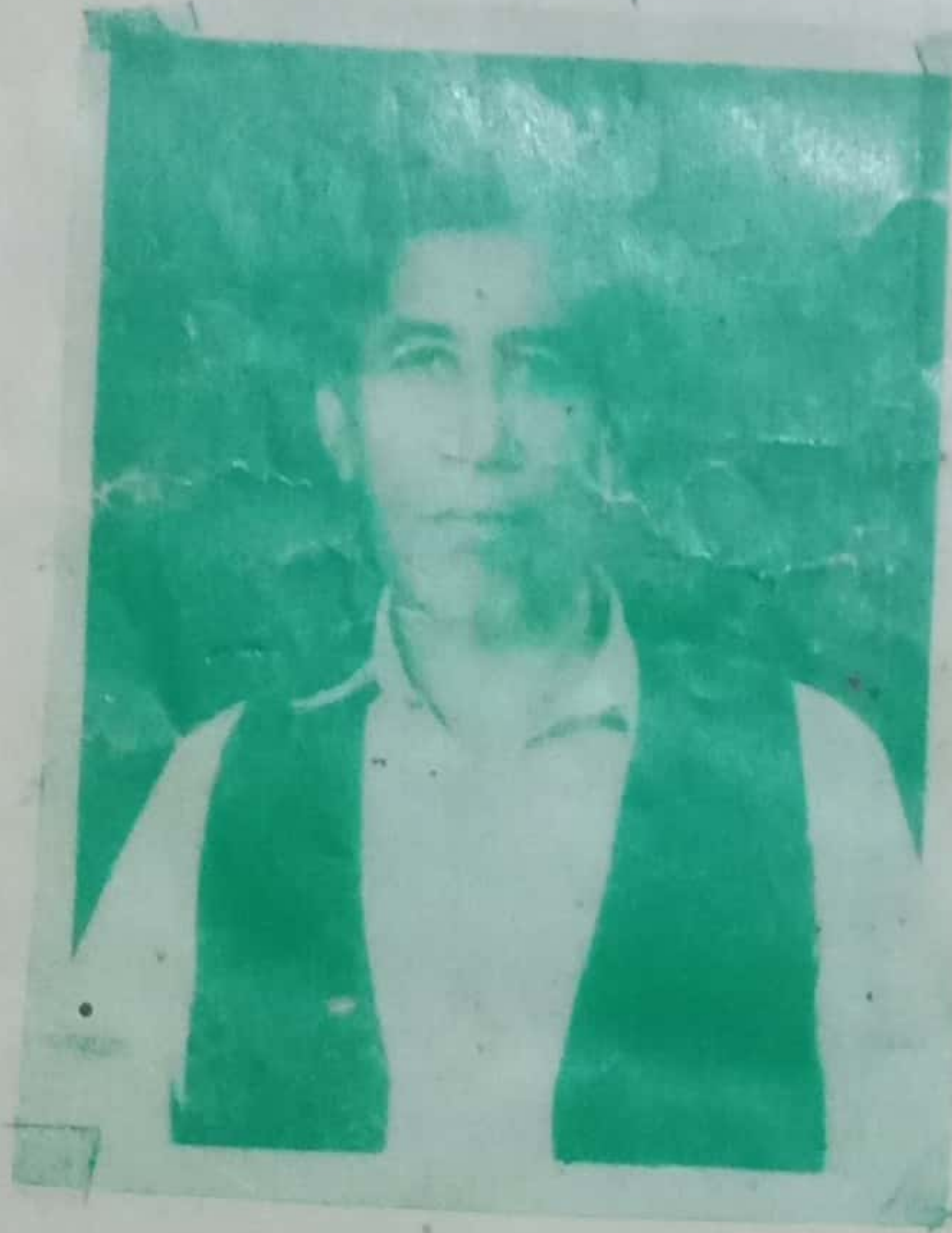
تاریخ میو اور داستان میوات
اکتوبر ۱۹۸۵ء
مؤلفہ
چوہدری کریم خان s/o خان محمد شمبر پالوتا
مرتبہ
ذکیہ کریم میئو
ذاکر کریم میئو
شعر
نپ جے جودھا مرکھنا ایک ہات سو بات کی
دلی کاندھے ڈھال جو دھینگ، دھراں میوات کی
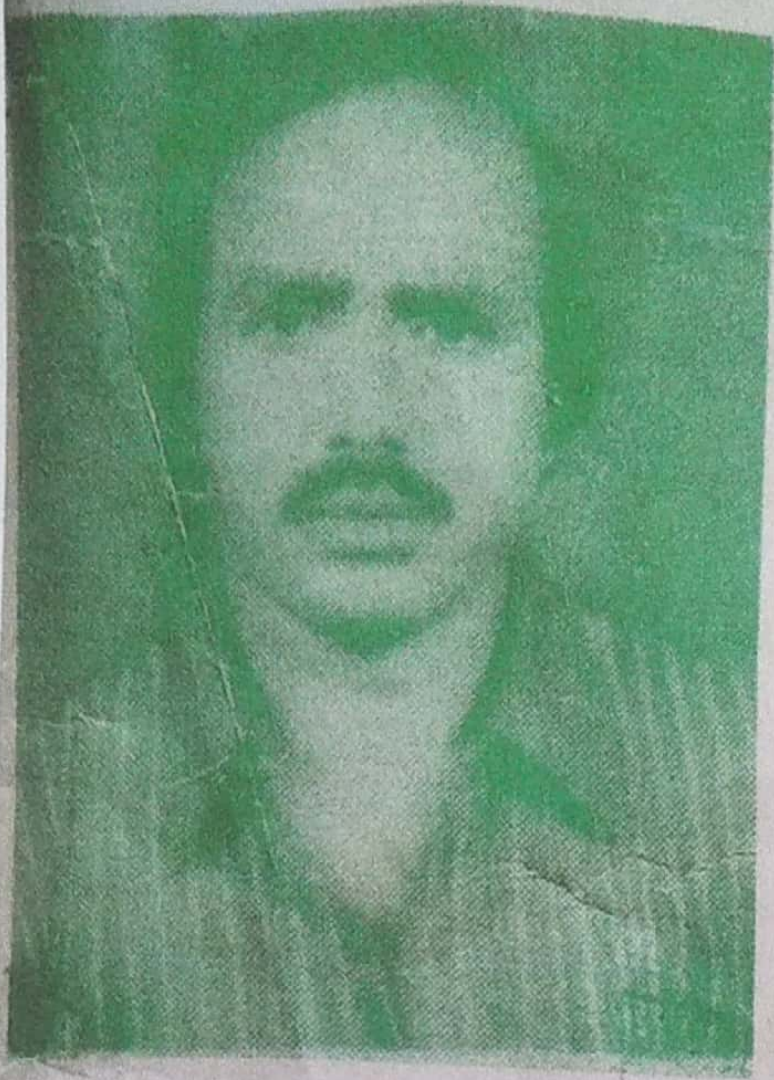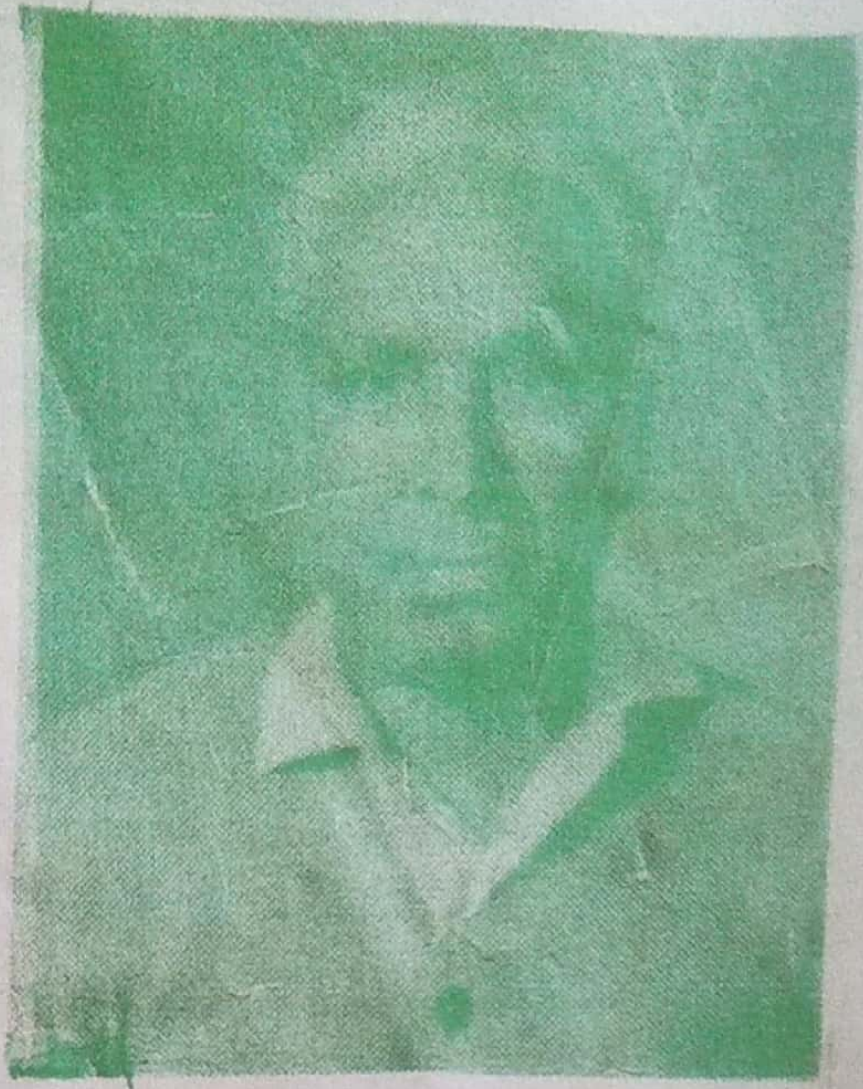
چوہدری حبیب الرحمٰن میو
صدر آل پاکستان میو سوشل
آرگنائزیشن

اظہار الحسن میو وائس پریذیڈنٹ

لیفٹیننٹ عطا محمد بھاگوڑیا شیرا
مجری والا قصور

عبدالصمد سینئر وائس پریذیڈنٹ
ضلع تھرپارکر

تعارف

ہمیں اس ضرورت کا بار بار احساس ہوا کہ ہم میئو ہونے کی حیثیت سے نہ صرف میئو قوم بلکہ دوسروں کو بھی میئو قوم کی تہذیب، تمدن اور تاریخ سے متعارف کرائیں اور یہ بتائیں کہ میئو کون ہیں۔ اُن کی تہذیبی و تاریخی روایات کیا ہیں اور ہندوستان کی تاریخ میں انھوں نے کیا کردار ادا کیا ہے۔ نیز جو غلط فہمیاں ان کی تاریخ کے بارے میں پائی جاتی ہیں وہ قطعی طور پر دُور کر دی جائیں۔ اگرچہ میئو جیسی عظیم منفرد قوم کی تاریخ بیان کرنے کے لئے یہ کتابچہ بالکل ناکافی ہے۔ لیکن میئو قوم کی تاریخ اور حالات جاننے کے لئے جو تشنگی عام طور پر پائی جاتی ہے اُس نے ہمیں مجبور کیا کہ تاریخ میئو اور داستانِ میوات کی اشاعت کا انتظار کرنے کے بجائے اس کتاب کو شائع کر دیں جو موجودہ تشنگی کو بجھا سکے۔ لہٰذا یہ مختصر و صاحتی مقالہ پیشِ خدمت ہے جس کو ہم نے بڑی محنت، تحقیق اور جانفشانی کے ساتھ مرتب کیا ہے اور یہ تاریخ میئو اور داستانِ میوات کا ایک حصہ ہے۔ اور اس بات کی پوری کوشش کی گئی ہے کہ جو چیز اس میں لکھی جائے و تاریخی طور پر صحیح ہو۔ کتابچہ کی زیادہ معلومات میئو قوم کی مستند تاریخ "تاریخِ میئو چھتری" سے لی گئیں ہیں۔ تاریخ میئو چھتری میئو قوم کی مستند تاریخ ہے۔ جسے محترم بزرگ حکیم عبدالشکور صاحب نے مرتب کیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے علمی و تاریخی حلقے

بڑی حد تک اس سلسلہ میں مطمئن ہو جائیں گے اور ایک ایسی قوم کی تاریخ سے روشناس ہو سکیں گے جس کے متعلق ہماری بیشتر تاریخیں ابھی تک خاموش ہیں۔

اصل و نسل

میئو قوم ہندوستان کی ایک ممتاز آرین نسل چھتری قوم ہے جس کا کرسی نامہ مشہور آرین نسل "چندر بنسی"، "سورج بنسی"، اگنی کل خاندانوں سے مل جاتا ہے۔ یہی وہ خاندان ہیں جن سے چھتری نسل کے (۳۶) کل وبنس (شاخ) نکلتے ہیں۔ ان کل وبنس ہائے میں چھ سات کل وبنس ایسے ہیں جن سے میئو قوم کا تعلق ہے۔

تومر بنس، جادو بنسی، کنواہہ بنسی، چوہان بنسی، بڈھ گوجر یا راٹھور بنسی، بنوار بنسی وغیرہ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ میئو آرین نسل چھتری راجپوت ہیں اُن کا کرسی نامہ گوت و پال، عادات اطوار رسم و رواج، نیز برادرانہ تعلقات تقریباً ایک ہیں۔

لہٰذا اس تاریخی حقیقت پر زیادہ خامہ فرسائی کی ضرورت نہیں ہے میئو آریہ نسل چھتری تاریخ اور روایات اسکے شاہد ہیں

میئو

میئو لفظ بہت پرانا ہے جو قدیم تاریخی کتابوں میں "مید اور میر" کے نام سے ملتا ہے۔ مشہور عربی تاریخ "فتوح البلدان" میں علامہ بلاذری نے اس لفظ کو "مید" لکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مید دیبل نے ساحل

پر جہاز کو لوٹا اور جو کچھ اس میں تھا وہ لے لیا۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ
مید (میئو) اور (زط) جاٹ قوم کا تسلط پورے راجپوتانہ پر تھا۔
راجہ داہر اُن پر حکمرانی کرتا تھا اُسی کے اشارے سے یہ لوگ جہازوں
کو لوٹتے تھے۔ راجہ داہر کے بارے میں بھی ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ
وہ بھی مید ہی تھا۔

عباسی دورِ حکومت میں مید قوم کی لڑائی مسلم عرب حکمرانوں سے
ہوئی۔ چنانچہ عمران بن موسیٰ نے خلیفہ معتصم باللہ کے حکم سے قومِ مید
و زط سے لڑائی کی۔ اسی طرح سے خلیفہ مامون الرشید کے عہد میں
میدوں نے ۷۰ جنگی جہازوں کا مقابلہ کیا جس میں وہ بے شمار قتل ہوئے تھے
اس عرب مورخ نے لکھا ہے کہ۔

میئو قوم بڑی خونخوار تھی یہ مسلمانوں کے ابتدائی آمد کے دنوں میں
سندھ و راجپوتانہ میں آباد تھی اور بڑے بڑے شہروں میں اس کی حکومت
تھی۔ انگریز مصنف مسٹر الیٹ کا بیان ہے کہ جاٹ اور میئو قوم کراچی
سے لاہور تک آباد تھی اور وہاں سے نقل مکانی کر کے دوسری جگہ پہنچی
مسٹر ٹارڈ نے ٹارڈ راجستان میں کہا کہ میئو اور میر میں کوئی فرق نہیں
میدوں کے تین سو فرقے تھے جو راجہ جات کی اولاد تھے وہ سندھ کے
مشرق میں پھیلے ہوئے تھے۔ پرتھی راج راسو میں میر اور میرات کے
عنوان میو اور میوات کا ذکر آیا ہے اور اس کی تاریخ تفصیل سے
بیان کی گئی ہے۔ مولوی ذکاء اللہ نے اپنی تاریخ ہند میں سندھ میں
میو کی آبادی اور لڑائی کا ذکر کیا ہے۔ جاٹ ہسٹری کے مصنف رسالدار
رام سروپ بھی اس بیان کی تائید فرماتے ہیں۔ تاریخ محمد بن قاسم میں
جنرل اکبر خان نے لکھا ہے کہ جاٹ اور میئو کسی زمانے میں سواحلِ
سمندر پر تجارت کرتے تھے اور بندرگاہوں پر پڑے رہتے ہیں۔ پس

Scanned with CamScanner

یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ قدیم مورخین کے نزدیک میئو قوم دراصل میئو قوم ہیں اور اس لئے یہ کوئی تعجب کی بات بھی نہیں کہ الفاظ کہیں سے کہیں بدل جاتے ہیں۔ سندھ یا راجستان کے مید یا میر ہی دراصل میئو ہیں۔ میئو قوم کی آبادی کی وجہ سے تاریخی کتابوں میں اودے پور میواڑ کا نام میدپات ملتا ہے بعد میں وہ میواڑ کے نام سے پکارا گیا۔ کیونکہ ان علاقوں میں کبھی مید یا میئو قوم تھی آج بھی ان علاقوں میں میئو قوم سے خونی رشتہ رکھنے والی قومیں آباد ہیں اس موقع پر یہ بتا دینا بھی ضروری ہے کہ میئو کا ایک نام میوڑا بھی ہے۔ خانزادہ اور دیگر قومیں اس الفاظ کو طنزیہ استعمال کرتے تھے اور لفظ میئو سے بھی میو قوم کو مناسبت رہی ہے۔ چنانچہ میئوؤں کے نام آج بھی امید، میدخاں، میدی موے سنگھ، مدے خان وغیرہ پائے جاتے ہیں اس لئے یہ ثابت ہوا ہے کہ پرانی تاریخی کتابوں میئو قوم کا تذکرہ مید یا میر ہی کے نام سے ملتا ہے اور کسی قدیم کتاب میں میئو نہیں ہے ہاں بعد کی کتابوں "تاریخ فرشتہ" طبقاتِ ناصری، تاریخ فیروز شاہی، تزکِ بابری، تزکِ جہانگیری وغیرہ میں یہ لفظ میو ہی موجود ہے۔

میوات

میوات کا علاقہ میئو قوم کی آبادی کی وجہ سے میوات کہلاتا ہے میر کی مناسبت سے میرات یا میرداس لکھا ہے مثلاً پرتھی راج راسو میں میر اور میرات ہی ہے اور اسی عنوان کے تحت میو قوم اور میوات کا ذکر آیا ہے۔ مسٹر ٹاڈ بھی ایسا ہی فرماتے ہیں ان کے نزدیک

میوات میر ہی سے بنایا گیا ہے۔ مسٹر ڈنزل ایبٹ سن نے کہا ہے کہ الور، بھرت پور کے رہنے والے میئو کہلاتے ہیں۔ اور ان کے رہنے کی وجہ سے اس علاقہ کو میوات کہتے ہیں۔ میرا رجحان اس طرف گیا ہے کہ میئو لفظ میرا سا قی کا بگڑا ہوا ہے جس کے معنی پہاڑی دروں کے رہنے والوں کے ہیں۔ قدیم ہندی تاریخیں یہی بتاتی ہیں کہ مید اور میر نام کی قوم پرانے زمانے سے چلی آرہی ہے۔ اسی کی مناسبت سے سندھ و راجستان کے مختلف علاقوں کو مارواڑ، میواڑ، میرواڑہ یا میوات وغیرہ کہتے ہیں میوات کا علاقہ اسی طرح میو قوم کی مناسبت سے میوات کہلاتا ہے۔ یہ علاقہ دہلی سے شروع ہو کر الور تک پہنچتا ہے اس کا زیادہ رقبہ پہاڑی ہے کم میدانی اربلی پربت کی شاخیں پورے میوات میں پھیلتی ہیں۔ پہاڑ کسی زمانے میں میو قوم کی پناہ گاہ تھے اور اسے ان پر بڑا ناز تھا۔ قدرتی طور پر میوات تین حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔

بھیانا ــــ آبریز ــــ پہاڑ اوپر

علاقہ کے پہاڑ ہی ان حصوں کی حدبندی کرتے ہیں انکے علاوہ بعض حصوں کو گوت و پال کی نسبت سے سنگل واٹی یا گھوڑا، نائی واڑہ یاہٹ واڑہ، دولوت واٹی، دہنگل واٹی وغیرہ ناموں سے جانتے ہیں مغل عہد حکومت تک میوات ایک باقاعدہ صوبہ تھا۔ کوٹلہ ایک زمانے میں اس کی راجدھانی رہی ہے ناہر بہادر اس کا حکمران تھا مختلف ادوار میں میو اور غیر میو حکمران اس علاقہ پر حکمرانی کرتے تھے۔ انگریز نے اس صوبہ کو خطرناک قرار دیتے ہوئے اس کی وحدت کو پارہ پارہ کیا اور اسے ہندوستان کے مختلف صوبوں، راجستان، پنجاب، یو-پی دہلی

Scanned with CamScanner

میں بانٹ دیا چنانچہ آج بھی یہ علاقہ اسی پوزیشن میں موجود ہے حالانکہ یہ ایک مستقل علاقہ ہے اس کی ایک مستقل تہذیب، زبان، رسم ورواج ہیں جو اور کسی علاقہ سے نہیں ملتے۔ میو قوم کے برادرانہ، رشتہ دارانہ تعلقات بدستور نہایت مضبوط طریقے پر قائم ہیں۔ اور یہ تقسیم اسکی ان خصوصیات وروایات کو ختم نہ کر سکی۔ اس علاقہ پر متعدد تباہیاں بھی آچکی ہیں۔

جیساکہ غیاث الدین بلبن کے عہد میں پھر غدر ۱۸۵۷ء میں دوسری تباہی آئی اس کے بعد ۱۹۴۷ء کی تباہی بھی کم نہیں تھی لیکن ان تمام تباہ کاریوں کے باوجود یہ علاقہ موجود ہے۔ اتنا ضرور ہوا ہے کہ آبادی میں کافی فرق آگیا ہے۔ ذیل میں ہم علاقہ میوات کا نقشہ پیش کر رہے ہیں جو آپ کے لئے کافی دلچسپی کا باعث ہوگا۔

نقشہ میوات

دہلی

راجپوتانہ

آبادی

میو قوم کی آبادی علاقہ میوات میں تو خیر ہے ہی ہندو پاکستان کے دوسرے حصّوں میں بھی پھیلی ہوئی ہے اُن کی مجموعی تعداد کا اندازہ تقریباً ۷۰ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ ۱۹۴۷ء سے پہلے ان کی بڑی آبادی میوات میں تھی لیکن تقسیم کی وجہ سے وہ تتر بتر ہوگئی تقریباً ۵۰ لاکھ میو پاکستان ہجرت کر گئے اور اب علاقہ میوات میں صرف ۲۰ لاکھ رہ گئے ہیں اس کے علاوہ میوؤں کی آبادی مالوہ مدھیہ پردیش، یوپی بہار و راجستان کے مختلف علاقوں اور اضلاع میں پائی جاتی ہے جہاں اُن کے بڑے بڑے گاؤں خطے اور شہروں میں محلہ میواتیاں ملتے ہیں۔ یہ میو مختلف زمانوں میں میوات ہی سے ہجرت کر گئے تھے مثلاً کچھ تو قحط سالوں کے زمانے میں اور کچھ مختلف شاہان سے لڑائیاں لڑنے کے دوران تتر بتر ہوئے اور وہیں دور دراز مقامات پر جاکر آباد ہوگئے آج ان کی زبان تہذیب ورسم ورواج بھی بدل گئے ہیں بعض ایسے میو بھی بیرون مقامات میں ملتے ہیں جو اپنے کو میو کہلانا پسند نہیں کرتے اور وہ کہیں پٹھان کہیں سید بنے ہوئے ہیں غیر میو کے ساتھ رشتہ کرنا بھی شروع کر دیا ہے حالانکہ میو رسم ورواج کے یہ بالکل خلاف ہے۔ پاکستان میں بھی میوؤں کی بہت بڑی تعداد منتشر طور پر آباد ہوئی ہے یہ لوگ سندھ اور پنجاب کے اضلاع لاہور۔ سیالکوٹ، شیخوپورہ، لائل پور، ملتان، منٹگمری وغیرہ میں پھیلے ہوئے ہیں ابھی ان کے رسم ورواج وزبان میں کوئی فرق نہیں آیا لیکن تبدیلی کا پورا امکان ہے۔ میو قوم کی آبادی اگرچہ بہت منتشر ہے لیکن قومی یکجہتی اس میں بہت زیادہ ہے برادرانہ اور پال وگوت وار تعلقات کچھ

اس قسم کے ہیں کہ وہ اسے مرکزیت کی طرف لے آتے ہیں اور ان لوگوں کے مظالم اور سفاکیوں کا ہر وقت مذاق اُڑا سکتی ہیں جنہوں نے میو قوم اور علاقہ میوات کو تباہ و برباد کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے

گوت و پال

میو قوم کی بارہ پال و باون گوت مشہور ہیں۔ پوری میو قوم انہی پال و گوتوں پر منقسم ہوئی ہے ان پال و گوتوں کا سلسلہ آرین نسل چھتری خاندانوں تومر بنسی، جادو بنسی، کشواہیہ بنسی، بڑگوجر بنسی چوہان بنسی، راٹھور بنسی وغیرہ سے مل جاتا ہے۔ مثلاً میو قوم کی پانچ پال چھرکلوت، پوندلوت، ڈیمروت، دولوت، نیائی جادو بنسی ہیں انہی طرح سے بالوت، ڈیڑوال، لڈاوت، رٹاوت تومر بنسی وغیرہ باقی سلسلہ بھی اسی طرح ہے۔ ہر پال و گوت کا سلسلہ انہیں کل و بنس ہائے سے مل جاتا ہے۔ ذیل میں ہم میو قوم کے بارہ پال ایک پلاکڑہ اور باون گوتوں کے نام درج کر رہے ہیں ان سے آپ اندازہ فرمایئے اور کتبشیروں کی بنا ولیاں و شجرہ ہائے انساب ملا کر دیکھئے کہ میو قوم کے گوت و پال دوسری چھتری اقوام کے گوتوں و پالوں سے کس قدر ملتے ہیں اور ان میں در اصل کوئی فرق نہیں ہے۔

پال

(۱) چھرکلوت (۲) دولوت (۳) پوندلوت (۴) نیائی (۵) ڈیمروت (۶) بالوت (۷) ڈیروال (۸) لڈاوت، یوباگوریا کے نام سے مشہور ہیں۔ (۹) کلسا (۱۰)

سنگل (۱۱) دہنگل (۱۲) پاہٹ۔

گوت

(۱) بلیانیہ (۲) کٹاریہ (۳) سوکڑیہ (۴) پوڑبان (۵) جمینہ (۶) بلاوت (۷) سگڑاوت (۸) جلاوت (۹) گوپنجھیہ (۱۰) بکڑلوت (۱۱) کانگر (۱۲) گوروال (۱۳) میوال (۱۴) نانگلوت (۱۵) سنگالیہ (۱۶) مچھالیہ (۱۷) اترکٹیہ بھابلا (۱۸) بمیر (۱۹) بہمناوت (۲۰) بیگوت (۲۱) بونوانی (۲۲) سوگن (۲۳) گومل (۲۴) خیلدار (۲۵) کمالیہ (۲۶) بڑگوجر (۲۷) چھونکڑ (۲۸) مورجھنگال (۲۹) بنوار (۳۰) نائروارڑ (۳۱) لم کھیر (۳۲) میلانیہ (۳۳) کاہوت (۳۴) بٹلاوت (۳۵) گوڑ (۳۶) مانڈر (۳۷) چالوکیہ (۳۸) مارگ (۳۹) پوراسیہ (۴۰) لیک (۴۱) کھوکر (۴۲) کڑنیائی (۴۳) بڑنیائی (۴۴) بگلہ (۴۵) بھوسلیہ (۴۶) سروہیہ (۴۷) منگریہ (۴۸) چوہان (۴۹) بھانا (۵۰) جٹلاوت (۵۱) کھرکیٹہ۔

قبولِ اسلام

یوں تو ہندوستان کی مشہور چھتری اقوام جاٹ گوجر اہیر راجپوت وغیرہ نے بھی مذہبِ اسلام قبول کیا ہے لیکن میو قوم تقریباً تمام کی تمام مسلمان ہوگئی ہے جس کی بہت بڑی وجہ ہے اسے جاننے کے لئے ہمیں تاریخ کی طرف لوٹنا پڑے گا۔

ہندوستان کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ میو قوم نے دوسری اقوام ہند کے مقابلے میں ہندوستان پر

حملہ کرنے والوں کا سب سے زیادہ مقابلہ کیا ہے اور نسبتاً زیادہ لڑائیاں لڑی ہیں کیونکہ اکثر بیرونی حملہ آور سب سے پہلے دہلی پر حملہ کرتے تھے اور دہلی کے محافظ تومر نسل میں تھے۔

جب تب دلّی تومر کی

یہ مقولہ اسی دور کی عظیم یادگار ہے ان بیرونی مسلم حملہ آور انکے تہذیب اور مذہب کے اثرات بھی مسلسل اختلاط کی وجہ سے انہی پر زیادہ ہوئے ہیں۔ میو قوم کا قبولِ اسلام سندھ ہی سے شروع ہوجاتا ہے جہاں سب سے پہلے مسلم حملہ آور محمد بن قاسم نے حملہ کیا تھا۔ راجہ داہر کی رہنمائی میں میند قوم (میو قوم) نے اس کا مقابلہ کیا۔ تاریخی کتابوں سے ثابت ہوتی ہے کہ اس زمانے میں بہت سے قبائل سندھ میں اسلام لے آئے تھے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلم حملہ آور محمد بن قاسم محض انتقامی و فاتحانہ جذبہ لے کر حملہ آور نہیں ہوئے تھے بلکہ اسلام پھیلانا بھی اُن کا مقصد تھا چنانچہ اُنکے واپس چلے جانے کے بعد بھی ایک عرصہ تک عرب لوگوں کا آنا جانا سندھ میں رہا یہ لوگ وہاں نہ تجارت ہی کرتے تھے بلکہ اسلام کی تبلیغ بھی ان کا مقصد تھا۔ مولانا ذکاء اللہ نے اپنی تاریخ ہند میں ان قبائل کے اسلام لانے کا ذکر کیا ہے اس کے بعد محمود غزنوی کا دور آیا جس نے ہندوستان پر پے در پے حملے کئے میو قوم نے اس کا مقابلہ بھی مہاراجہ تھن پال کی ریاست تھن گڑھ میں کیا ان کے ساتھ بھی اسلام کی تبلیغ کرنے والوں کی ایک کھیپ تھی۔ چنانچہ اس کھیپ کے سرگرم رہنما سید سالار سوا ہی غازی تھے جو رشتہ میں محمود غزنوی کے بہنوئی تھے۔ انھوں نے جہاں ہندوستان کے دوسرے حصوں میں اسلام پھیلایا وہاں میو قوم کو بھی

اسلام سے متاثر کیا اُن کے صاحبزادے سید سالار مسعود غازی میو قوم کے دینی رہنما تھے۔ اہلیانِ میوات سید سالار مسعود غازی کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور انھیں اپنا روحانی پیشوا مانتے ہیں۔ میوات میں اس بزرگ کے چیلے یادگار نشان جو چوکور چبوترے کی شکل میں ہوتے ہیں جگہ جگہ پائے جاتے ہیں لوگ انہیں سیّد کہتے ہیں اور ان کا بڑا احترام کرتے ہیں اور انکے غیض و غضب سے ڈرتے ہیں۔ میو سیّد سالار کے نام کی قسم بھی کھاتے ہیں یہ حضرت بہرائچ یو۔پی میں شہید ہو کر وہیں دفن ہوئے۔ سیّد ضمیر الدین جو سید سالار غازی کے حضرت بہرائچ مرید تھے۔ پالوڈولی میں آکر مقیم ہوئے اُن کے ہاتھوں بہت جادو نسل میوؤں کا مسلمان ہونا ثابت ہے۔ تومر پہلے اسلام لاچکے تھے محمود غزنوی اور ان کے ساتھوں کے بعد جو مسلم حکمران ہندوستان آئے اُن کے ہمراہ بھی اسلام کی تبلیغ کرنے والے آتے رہے اور اسلام کی اشاعت کرتے رہے مسلم حکمرانوں اور حملہ آوروں کے مبلغین کے علاوہ بہت سے دوسرے بزرگانِ دین اور صوفیائے کرام مثلاً حضرت داتا گنج بخشؒ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا حضرت میران حسین جنگ سوار۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی۔ حضرت خواجہ بدار۔ حضرت میاں راج شاہ حضرت چوڑھ سدھ۔ حضرت شاہ چوکا۔ حضرت فصیح موہنی۔ حضرت سید احمد بریلوی حضرت سید سرجیت گول پھلاس غازی۔ حضرت سید اسمٰعیل شہید اور ان کے ساتھیوں نے میو قوم کو مسلمان بنایا۔ پس یہی میو اور دوسری چھتری اقوام مثلاً مسلم راجپوت۔ مسلم جاٹ۔ مسلم گوجر وغیرہ کے مسلمان بننے کی داستان اس موقعہ پر ہم یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں کہ میو قوم مشرفِ اسلام ہوئی مگر اسلام لے آنے کے بعد بھی ان کی قومی اور وطنی محبت کا جوش کم نہیں ہوا۔ اور آنے والے مسلم حملہ آوروں سے مسلمان ہونے کے بعد بھی کوئی

ہمدردی نہیں ہوئی۔ میؤ قوم کو جو اسلام ملا ہے وہ صوفی اور
اولیاء لوگوں سے اس کے اثرات اس کے ذہنوں پر قطعی غیر فرقہ وارانہ
ہوئے۔ خود میوؤں میں جو صوفی اور دینی رہنما ہوئے انہوں نے ایک
خدا ایک انسان اور ایک مذہب کا نعرہ بلند کیا۔ میو صوفی حضرت لال
داس اس کی مشہور مثال موجود ہے یہ ایک بڑے بزرگ تھے انکے نام
پر باقاعدہ لال داسی مذہب ہے جس کے پیرو بھی خال خال پائے
جاتے ہیں۔ الور کے قریب دھولی دوب میں ان کا مزار ہے اور موسی
شیر پور میں ان کا ایک عظیم مکان ہے جس میں مندر اور مسجد بنے ہوئے
ہیں۔ ان بزرگ کے مذہب کے بارے میں مثال مشہور ہے۔ دونوں دین
سے گئے لال داس کا ساد یعنی لال داس کے پیرو نہ مسلمان رہے نہ
ہندو۔ دونوں دین سے گئے۔ میو مسلمان ہیں اور اسلام کو اپنے لئے
فخر سمجھتے ہیں لیکن ان میں تہذیب یا فرقہ وار نیت نام کو نہیں اور انھوں
نے کبھی بھی اپنے ملک اور بھائیوں کو غیریت کی نگاہ سے نہیں دیکھا۔
یہاں ہم یہ بتا دینا بھی ضروری خیال کرتے ہیں کہ میو کو کسی نے زبردستی
مسلمان نہیں بنایا۔ میوؤں کو جبراً مسلمان بنائے جانے کا خیال محض
پروپیگنڈا ہے۔ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ ہندوستان میں کسی کو بھی جبراً مسلمان
نہیں بنایا گیا۔ جو لوگ مسلمان ہوئے ہیں سب بہ رضا و بہ رغبت ہوئے
ہیں میو جیسی سخت جان اور متمرد قوم کو زبردستی مسلمان بنا لینا کوئی
آسان کام نہیں تھا۔ میوؤں کے بارے میں مثل مشہور ہے۔

"میؤ مرا جب جانیو۔ تب تیجا بھی ہو جائے"

میؤ تہذیب

میؤ قوم کی ایک مستقل تہذیب ہے انکی مخصوص عادات واطوار

رسومات ہیں جو دوسری چھتری اقوام سے ملتی ہیں اور کہیں کہیں مسلم
تہذیب اور شہری تہذیب کے ٹکراؤ سے چوں چوں کا مربہ بن گئی ہیں
میؤ تہذیب میں بڑی حد تک ہندو تہذیب کے اثرات غالب ہیں بیاہ
شادی، رہن سہن اور دوسری کئی چیزوں میں تقریباً وہی طریقے رائج
ہیں جو دوسری لہری چھتری اقوام میں ہیں۔ شادیوں میں بہت فضول خرچی
کی جاتی ہے۔ باراتیوں کی تعداد بعض دفعہ ہزاروں سے بھی تجاوز کر جاتی
ہیں۔

بیٹی والے اپنے سمدھی کو ڈھیریوں سے تول تول کر روپیہ دیتے ہیں۔
بعض زیادہ ناک والے اپنے سمدھی اور دولہا کو روپیوں سے تول دیتے
ہیں۔ برات کو کھانے میں چاول دیا جاتا ہے۔ گوت و پال بچا کر رشتے کئے
جاتے ہیں۔ ابھی بہت عرصہ نہیں ہوا میؤ باقاعدگی کے ساتھ مسلم تہوار
بڑے شوق سے مناتے ہیں۔

تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے سادگی بہت زیادہ ہے جو کھانے پینے پہننے
اور عام رہن سہن میں کافی نمایاں ہوتی ہے۔ لباس بالکل سیدھا سادہ ہوتا
ہے ابھی کچھ دن پہلے مرد پگڑی کمری اور اونچی دھوتی باندھتے تھے عورتیں
گھگری اور انگیا پہنتی تھیں لیکن اب اس میں کافی تبدیلی آگئی ہے۔
انگریزی بال رکھنے اور پاجامہ یا شلوار پہننے والے کو طنزیہ نگاہوں
سے دیکھتے ہیں۔ میؤ عورتیں مسلمان خواتین کی طرح برقعہ نہیں اوڑھتی
بلکہ صرف گھونگٹ کرتی ہیں یہ بات بھی بتائے جانے کے قابل ہے کہ میوات
میں مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ کام کرتی ہیں اور گھر کے علاوہ کھیت
میں بھی انہیں بڑا کام کرنا پڑتا ہے۔ معاشی طور پر میؤ لالچی نہیں ہوتا بلکہ
سخت قناعت پسند ہوتا ہے چنانچہ اب یہ بات ضرب المثل بن گئی ہے کہ
"میؤ بھوکا کماتا ہے"

یہی وجہ ہے کہ میوات کے میوؤں نے آبائی پیشہ زراعت کے علاوہ کوئی اختیار نہیں کیا۔ حالانکہ آبادی میں اضافہ کی وجہ سے زمینیں بہت کم رہ گئی ہیں۔ میو قوم برادری بہت بڑی چیز ہے جس کے کچھ قانون اور اصول ہیں جن پر ہر میو کو چلنا پڑتا ہے۔ پہلے قتل تک فیصلہ برادری کے ذریعہ ہو جاتے تھے بلکہ اب بھی یہ چیز موجود ہے بہت سے ایسے معاملات جو حکومت سے بھی حل نہیں ہوتے انہیں برادری حل کرتی ہے برادری کے بڑے چودھری اور مکھیہ جو بات کہتے ہیں وہ پتھر کی لکیر ہوتی ہے۔

میو برادری میں ہر پال و گوت کا ایک چودھری ہوتا ہے پھر پال و گوت کے تھانیولا کے چودھری ہوتے ہیں پھر گاؤں وار چودھری ہوتے ہیں انھیں سے ملکر یہ نظام بنتا ہے۔

زبان و ادب

علاقہ میوات کی ایک باقاعدہ زبان ہے جسے میواتی زبان کہتے ہیں اس زبان کو تمام نہیں بولتے بلکہ میوات میں بسنے والے یا جن کا علاقے سے قریبی تعلقات رہے وہی جانتے اور بولتے ہیں۔ یہ زبان انداز و لہجہ کے اعتبار سے بالکل الگ تھلگ زبان ہے۔ حتیٰ کہ برج بھاشا اور ہریانی سے بھی علیحدہ ہی ہے۔ اس کے خصوصیات دوسری زبانوں میں نہیں پائے جاتے۔ اگر میواتی کو ناگری یا فارسی زبان میں لکھنے کی کوشش کیجائے تو صحیح معنوں میں لکھا جانا ناممکن ہے۔ بعض ماہرین نے اتنا تو بتایا ہے کہ سندھی زبان میں بڑی حد تک میواتی کو لکھا جاسکتا ہے۔

سنسکرت۔ ہندی، فارسی۔ عربی حتیٰ کہ انگریزی زبان کے

الفاظ بھی میواتی میں ملتے ہیں۔ میواتی میں بہت بڑا ادب بھی دوہوں شعروں کی شکل میں پایا جاتا ہے جیسے میو قوم کے نٹ بھاٹ میراثی گاتے ہیں۔ ساتھ عوام بھی راگتے ہیں۔

اس زبان کے کئی بڑے شاعر و ادیب بھی گزرے ہیں جن میں شاعر سعد اللہ خاں آکیڑوی اور بھیک جی بڈیڈ کا نام بہت بلند ہے سعد اللہ خاں اکیڑوی نے مہابھارت کا میواتی میں منظوم ترجمہ کیا ہے جس کا نمونہ بھی ہم آپ کو پیش کر رہے ہیں۔

بھیم اور کیچک کی لڑائی کا منظر

ارے مَل بھڑاں بھیمل سمھل لب وین اندھیاری
سوھا تھی مَل مہابل دو مہنکاری

بھیک جی نے کہا۔ بھیکم دوار دور ہے دور اہی سو ہیت
ین ڈھونڈے پاسے نہیں بھیک جی پیارا کو دنیں

میواتی زبان میں یہی دو شاعر نہیں بلکہ اور بہت سے شاعر گزرے ہیں اور کمال کی بات یہ ہے کہ میو عورتوں کو بھی شعر کہنے میں مہارت حاصل ہے۔ اکثر عورتیں باتوں ہی باتوں میں شعر کہہ ڈالتی تھیں۔ جیسے سس بدنی نے کہا ہے ۔

میری موتگ پھلی سی آنگلی بیلن بلوان بال
دریا لوڈر مل کا تیمرے میں کی من مانی ہونا

میواتی میں رزمیہ۔ عشقیہ۔ بزمیہ۔ دینیہ ہر قسم کا ادب ملتا ہے جیسے اپنے موقعہ پر میو عورتیں میراثی وغیرہ گاتے ہیں۔ افسوس کہ اس زبان کا الگ رسم الخط نہیں ورنہ میواتی زبان و ادب کو ایک خاص مقام حاصل ہوتا۔ میوات میں لکھنے پڑھنے کی ضروریات کے لئے اردو کا استعمال ہوتا ہے۔ بول چال میں میواتی محض میواتی ؛؛

تاریخی مقام

آج کا ہندوستان شاید اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ میو قوم کیا ہے۔ اس کی تاریخی روایات کیا ہیں اور ہندوستان کی تاریخ میں اس نے کیا پارٹ ادا کیا ہے۔ آج ہم اس حقیقت کو واضح کر دینا چاہتے ہیں جسکی پوری پوری شہادت ہماری تاریخ سے ملتی ہے کہ میو قوم سے زیادہ محب وطن اور قوم پرست شاید ہندوستان اور پاکستان میں اور کوئی نہیں ہے آزادئ وطن اور ملکی سالمیت کا ہمیشہ احساس رہا۔ سب سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ وہ اپنی حکومت یا ریاست قائم کرنے پر کبھی کبھی مصر نہیں ہوئے ملک کی حفاظت اور دوسروں کیلئے اپنا خون بہانا ان کا شیوہ رہا ہے۔ چنانچہ یہ بات دعوے کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ پاکستان پر حملہ کرنے والے ہندوستان کا مقابلہ جس قدر میو قوم نے کیا ہے اور اس سلسلہ میں جتنی قربانیاں آج تک دی ہیں کہ ان کی نظیر پاکستان کی دوسری قوم مشکل سے پیش کر سکے گی۔

ہندوستان پر سب سے پہلے مسلم حملہ آور محمد بن قاسم نے سندھ پر حملہ کیا اس کا مقابلہ کرنے والے میو اور جاٹ تھے اس زمانے میں سندھ اور راجستان پر راجہ داہر کی حکومت تھی راجہ داہر ان پر حکومت کرتا تھا۔ یہ لوگ عرب جہازوں اور قافلوں کو لوٹتے اور کھاتے تھے بعض تاریخی کتابوں میں یہ بھی آیا ہے کہ عرب ممالک سے تجارت کرنے والے بھی یہی لوگ تھے۔

محمود غزنوی نے ہندوستان پر پے در پے حملے کرنا شروع کیا۔ اس مقابلہ میں راجہ تہن پال جادونسل میو نے اپنی ریاست تہن گڑھ متھرا کے مقام پر کیا جہاں محمود غزنوی کو شکست کھانی پڑی اور پھر محمد غوری کو

کو بھی شکست خوردگی کے عالم میں لوٹنا پڑا ظاہر ہے یہ سب اسی وقت ہوا جب اُن کا سخت مقابلہ کیا گیا ان کے بعد میو کا مقابلہ قطب الدین ایبک سے ہوا اس مقابلہ میں میو کافی مارے گئے۔

تاریخ فتح البلدان بلاذری۔ تاریخ محمد بن قاسم۔ جنرل اکبر خان

اس مسلم حملہ آور کا مقابلہ بھی تہن گڑھ کے مقام پر ہی کیا گیا تھا۔ اس جنگ میں قطب الدین نے فتح پائی اور راجہ تہن پال گرفتار ہوا میوؤں کے متحدہ جادونسل گوت پال راجہ تہن پال کی اولاد ہے۔ راجہ تہن پال کے بائیس بیٹے تھے جن میں سے زیادہ مسلمان ہوئے۔

قطب الدین ایبک کے بعد سلطان ناصر الدین محمود اور غیاث الدین بلبن کا زمانہ آیا۔ اس زمانے میں میو قوم اور میوات بہت زیادہ سرکشی اور شرارتوں کا مرکز بنے ہوئے تھے۔ کثرت کے ساتھ لوٹ مار کا پیشہ اختیار کر لیا گیا تھا۔ چنانچہ دہلی ان دنوں لوٹ مار کی جولان گاہ بنی ہوئی تھی اسلئے کہ مسلم حملہ آور دہلی کے تومر راج کو ختم کرنے پر تلے ہوئے تھے اور میو تومر راج محافظ و نگہبان تھے۔ اُن کا صرف یہی نعرہ تھا۔

"جب تک دل تومر کی   میوا لو مراج محافظ"

دن غروب ہونے سے پہلے ہی میو دہلی میں داخل ہو کر لوٹ مار شروع کر دیتے تھے۔ میو کبھی مسلسل شرارت، سرکشی اور بغاوت کی وجہ سے ناصر الدین محمود، غیاث الدین بلبن، شمس الدین التمش کو میوات اور میوؤں پر متعدد حملے کرنے پڑے جن کا میوؤں نے بڑی جوانمردی اور ہمت کے ساتھ مقابلہ کیا اور لاکھوں میو قتل ہوئے۔ اس زمانے میں کا کورانا بالوت میوؤں کی کمان کرتا تھا۔ دھوج سے لیکر قطب مہرولی تک ان میو بہادروں کے مورچے لگے رہتے تھے میو قوم اور میوات پر جتنی تباہی و غارتگری ان شاہان کے زمانے

میں آئی شاید ہی کبھی آئی ہو۔ تاریخ فرشتہ اور تاریخیں فیلٹن تاریخ فیروز شاہی، طبقات ناصری وغیرہ میں واقعات تفصیل کے ساتھ موجود ہیں۔ فیروز شاہ تغلق کا زمانہ آیا تو اس وقت میئو کی جمعیت کافی کمزور ہو چکی تھی۔ اور خود فیروز شاہ مار دھاڑ کا آدمی نہ تھا اس نے میئوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کئے اس زمانے میں بھی میؤوں کے کئی گوت و پال اسلام لائے۔ خاندانِ سادات نے بھی میئو کے ساتھ کوئی جنگ یا لڑائی بھی نہیں کی بلکہ میوات والوں کا علاقہ خود میوات والوں کے لئے چھوڑ دیا۔ ہاں البتہ سید مبارک شاہ نے حملہ ضرور کیا تھا جو کامیاب نہیں ہوا۔ لودھیوں نے بھی میؤوں کے ساتھ کوئی جنگ نہیں کی بلکہ انھوں نے میئوں کے ساتھ بہت وسیع تعلقات قائم کئے۔ میوات میں ہر جگہ مسجدیں، مقبرے اور دیگر اسلامی عمارات تعمیر کیں۔ میوات میں اکثر خوشنما قدیم عمارات لودھی دور کی ہیں اس زمانے میں تقریباً تمام میئو اسلام لا چکے تھے لیکن ان کے جذبۂ حب الوطنی اور قوم پرستی میں اسلام لے آنے کی وجہ سے کوئی کمی نہیں آئی تھی۔

ابراہیم لودھی نے جب پانی پت کے مقام پر بابر کے مقابلہ میں شکست کھائی اور جب وہ رحلت کر گیا تو اس کے بھائی محمد شاہ لودھی نے میئو حکمران راجہ حسن خاں میواتی سے امداد کی درخواست کی اور والئی میواڑ رانا سانگا کو بھی ساتھ لگایا اور پھر شاہ لودھی راجہ حسن خاں میواتی اور رانا سانگا نے ملکر فتح پور سیکری کے مقام پر بابر کا مقابلہ کیا جس میں ان تینوں کو شکست ہوئی سب سے زیادہ نقصان میئوں کا ہوا۔ اس جنگ کے میوات کے بڑے بڑے سردار اور فوج اور خود راجہ حسن خاں میواتی والئی الور بھی شہید ہوئے اور میئوں کا ناقابلِ تلافی نقصان ہوا۔ اس جنگ کے تمام

واقعات کو خود تزکِ بابری میں تفصیل کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے اس کے واقعات میں تعصب کی جھلک نمایاں طور پر موجود ہے۔ اس کتاب میں میئوؤں اور اُن کے راجہ حسن خاں میواتی کو نہایت توہین آمیز الفاظ کے ساتھ مخاطب کیا گیا ہے۔ غیاث الدین بلبن کے مقابلے کے بعد یہ دوسرا مقابلہ تھا جس میں میئو بُری طرح تباہ و برباد ہوئے اس فتح کے بعد بابر نے میئوں کے ساتھ تعلقات وسیع کئے اور اورا اپنی حکومت میں عہدے بھی دیئے۔ میوات بھر میں مختلف مقامات پر مسجدیں اور مزارات وغیرہ تعمیر کریں نیز دوسری اصلاحات بھی کیں عہدِ ہمایونی میں بھی اسلامی حکومت سے میئوں کے تعلقات اسی طرح قائم رہے۔ جب شہنشاہِ اکبر کا زمانہ آیا تو ان کے تعلقات میں اور بھی زیادہ وسعت ہو گئی کیونکہ اکبر بہت عقلمند اور ذہین آدمی تھا۔ اس نے میئوں کی فطرت و عادات کو پہچانا اور اس کے ساتھ پوری دوستی کی۔ مختلف میئوں کو منصب دار بنایا۔

شاہانِ اسلام سے مسلسل جنگ و جدل کرتے رہنے میں میئو قوم اور میوات میں جو خرابیاں آگئی تھیں انہیں دُور کیا۔ میئو قوم کے بارہ پال اور باون گوتوں کی تقسیم کی چودھراہٹوں کو قائم کیا۔ آج جو گوت پال اور چودھراہٹیں میوات میں موجود ہیں یہ تمام کی تمام اکبری عہد کی ہیں۔ میوات میں جو پہلا بندوبست ہوا وہ بھی اکبری عہد ہی میں ہوا بعض تاریخی کتابوں میں یہ بھی ملتا ہے کہ اکبر نے میئوں کے ساتھ رشتہ داراً نہ تعلقات بھی قائم کیں لیکن ایک طرف تو یہ ہو رہا تھا دوسری طرف میئوں کے بعض گوت و پالوں میں سخت خود سری پیدا ہو گئی اور انہوں نے تختِ ہمایونی کے محافظ اکبر کے خلاف علمِ بغاوت بلند کر دیا چنانچہ پاہیٹ پال سردار راجہ ٹوڈر مل آف بھرت پور نے اعلان کیا ؎

پانچ پہاڑ کی راجائی اور لورہ میرودل
آدھے اکبر بادشاہ آدھے ڈیٹ ٹوڈرمل

اسی طرح پاٹن کے راؤ کو جب شہنشاہِ دہلی نے کسی کام کے لیے بلانا چاہا تو اس نے آنے کے بجائے کہلا بھیجا۔

"تو دہلی کا بادشاہ۔ میں پاٹن کو راؤ
تیری دلی ملنے نہ چلو۔ میری پاٹن ملنے آؤ

اسی طرح سے میئوؤں میں خودسری تو پھیل ہی گئی اور جب شہنشاہِ اکبر بھی سدھار گئے تو اس میں اضافہ ہوگیا۔ پاہٹ پال اور بعض دوسرے فرقے مکمل باغی بن گئے۔ بیچارے جہانگیر کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ان ہی دنوں شہنشاہ جہانگیر کا کچھ مال آگرہ سے اونٹوں پر لدکر دلی آرہا تھا پاہٹ پال کے سردار اور دوسرے لوگوں نے لوٹ لیا۔ رائے بھان پاہٹ اور مستہ خاں کو دھولیا ان میں بیٹیں بیٹیں تھے اسی رہزنی اور لوٹ مار کے نتیجے میں پاہٹ میو اور جہانگیر کی فوج میں سخت جنگ ہوئی جو "پانچ پہاڑ" کے نام سے مشہور ہے۔ شاہ جہاں سے بھی میئوؤں کی نوک جھونک برابر جاری رہی۔ ہاں عالمگیر نے وہی طرز اختیار کیا جو اکبر کا تھا۔ چنانچہ عالمگیری عہدِ حکومت میں میو بہت عہدوں پر فائز تھے حتیٰ کہ میوات کے حاکم بھی میوات والوں میں سے ہی تھے۔

عہدِ عالمگیری میں لوگوں کا جوش و خروش میں بہت کمی آگئی اگرچہ طوائف الملکی میں روز افزوں کے اضافہ کی وجہ سے میئوؤں میں کافی خودسری تھی لیکن عالمگیر کے برتاؤ اور خوشامدوں نے میئوؤں کو رام کرلیا۔ میئوؤں کی فطری عادت ہے کہ کتنا ہی بڑے سے بڑا دشمن عاجزی دکھا کر ان سے امداد طلب کرے تو امداد کرتے ہیں اور

پناہ بھی دیتے ہیں۔ عالمگیر زندگی بھر میئوؤں کی خوشامد کرتا رہا ان خوشامدوں کے ذریعہ ہی اس نے میوات والوں سے پیچھا چھڑایا اور کامیاب ہوا۔ بہادر شاہ کے زمانے میں اگرچہ طوائف الملکی کافی پھیل چکی تھی۔ لیکن اس سے میئوؤں کی باغیانہ جنگ کوئی نہیں ہوئی محمد شاہ رنگیلا اور بھی زیادہ کمزور تھا اس کے زمانے میں میوات کا حاکم سید عبداللہ علی خان تھا۔ طوائف الملکی کے اسی دور میں نروکے راجپوتوں کو میئوؤں نے اپنے خون سے ریاست الور قائم کرائی۔ اور سنسنی والے جاٹوں کو اپنا خون دیکر بھرت پور کا مالک بنایا۔

آزادیٔ ہند اور میو

غیر ملکی حملہ آوروں اور شاہان سے لڑتے جھگڑتے میئوؤں کو ہزاروں سال بیت گئے۔ طوائف الملکی کے زمانے میں انہوں نے کچھ اطمینان کا سانس لیا تھا لیکن یہ سکون و اطمینان بہت تھوڑے دن رہا۔ ہندوستان والوں کی لامرکزیت کمزوری اور ناعاقبت اندیشی نے فرنگی استبداد کے لیے خواہ مخواہ موقع فراہم کردیا اور میئوؤں کے لیے ابتلا و آزمائش کا ایک اور دور شروع ہوگیا۔ میئوؤں نے فرنگی اقتدار سلطنت کی بہت سختی سے مخالفت کی اور جہاں قابو پایا وہاں ان کا خاتمہ کرنے سے گریز نہیں کیا۔ شروع میں تو میئوؤں نے فرنگیت کو کوئی اہمیت نہیں دی لیکن ان کا سیلاب جب بڑھنے لگا تو میو بھی سنبھلے۔ چنانچہ سب سے پہلے ۱۸۰۶ء میں مفتی مولانا محمد عوض ٹونکی کی رہنمائی میں میواتیوں نے انگریزی فوج کا مقابلہ کیا پھر ۱۸۲۸ء میں دلی کے انگریز کمشنر ولیم بریزر کو قتل کیا جس کی سزا

میں قاتل میو نواب شمس الدین والئی فیروزپور جھرکہ کو پھانسی کی سزا دی گئی

۱۸۵۷ء کی پہلی جنگِ آزادی میں میو قوم نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے وہ ان گنت ہیں۔ بلب گڑھ کے انگریز ایجنٹ کو مقامی میؤ اور گوجروں نے مل کر قتل کیا۔ سینہ اور تاؤڑو کے پہاڑوں میں راؤ راجہ تلارام اور میوؤں نے بیشمار انگریزوں کا خون کیا۔ رئیسینہ کے میوؤں نے انگریز بہادر قتل کئے۔ رلواسن کے مقام پر میوؤں نے متعدد انگریزوں کو بیلوں کی طرح جوڑ کانٹے لگوائے اور انہیں قتل کئے۔ نوح۔ شاہ پور۔ نگلی اور آس پاس کے دیہات کے میوؤں نے سڑک پر سے گزرتے ہوئے انگریز قتل کئے جس کی پاداش میں پلہ کے مقام پر شیخ موسیٰ علیہ رحمہ درگاہ کے سامنے سولی گاڑی اور نوح شاہ پور۔ نگلی اور اڈبر کے باون معزز ترین میوؤں کو سولی پر چڑھایا جس میں خود میرے جدِ امجد جوہر خاں اور وزیر خاں بھی شامل تھے جو نوح کے رہنے والے تھے ان ہی باون آدمیوں میں نوح کے گواد یا چودھری شجاعت خاں تھے۔ ان تمام آدمیوں کو انگریزوں نے نہ صرف سولی پر چڑھایا بلکہ نوح کی تمام بسوہ داری بحق سرکار ضبط کر لی گئی اور انگریز حکومت ان شیدایانِ حریت کے پسماندگان کو ہمیشہ کے لیے ان کی جدی جائیدادوں سے محروم کر دیا۔ اسی طرح رائینہ اور ایلواسن کے میوؤں کی بسوہ داری حقوق ختم کر کے کاشتِ محض بنا کر چھوڑ دیا۔

مرزا غالب نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ میوات میں آزادی کے پروانوں کو ختم کرنے کے لئے جو رسالہ مہاراجہ الور نے بھیجا تھا اسے دوہاراؤلی کے میوؤں نے ختم کیا۔ اس جرم کی پاداش میں انگریز حکومت نے موقعہ آنے پر ان کی بسوہ داری حقوق بھی ضبط

کر لیئے۔

۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں میو قوم نے بہت کچھ کیا جس کے عوض قوم کو کافی مظالم بھی سہنے پڑے اور بہت سے لوگ آج تک بے گھر ہو لیے در ہیں۔ حکومت نے میوات کے سیاسی مصیبت زدگان کی کوئی امداد بھی تک نہیں کی حالانکہ میو قوم کے کارناموں سرکشی اور شجاعت کے واقعات سے انگریزی حکومت کے بیشمار

ہیں اس کے بعد جب جنگ آزادی کا دوسرا دور شروع ہوا تو اس میں بھی موقعہ بہ موقعہ کانگریس تحریک کا ساتھ دیتے رہے کانگریس کے بڑے بڑے لیڈر میوات میں آ کر پناہ گزیں ہوتے تھے وقت بے وقت چندہ اور روپے بھی دیئے اور تحریک میں حصہ لینے والوں کی امداد بھی کی۔

فیروزپور جھرکہ میں ایک بار چند کانگریسی ورکروں کو پولیس نے گرفتار کر لیا تھا تو آس پاس کے میوؤں نے احتجاج میں پولیس اسٹیشن پر ہلہ بول دیا جس کے نتائج کافی نقصان دہ نکلے۔ تعلیم کی کمی کی وجہ سے ورکروں کی البتہ کمی رہی۔ ویسے آزادی کے لئے جوش و خروش کبھی کم نہیں ہوا۔ آج تک میو عورتیں فرنگی استعمار کو ملک سوائے جے سنگھ کی تلخ کلامی ہوئی۔ چودھری یٰسین ویٹو استعمال کر کے اور ہندوستان پہنچ گئے اور الور ریاست کے میو سے اعلان کیا کہ جمع روک لی جائے تو اس موقع پر ہم یہ بتائیں گے کہ باگوڑا نے ایک تاریخی کردار پیش کیا اور جس کے نتیجے میں ہلچل مچ گئی اور چودھری یاسین کی بات کو پانی دیا اور سوائے جے سنگھ کو شکست کھانی پڑی الور ریاست میں اکثریت سینگل باگھوڑیا نائی واڑہ رہتا ہے جس میں ہم یہ بتائیں گے کہ سب سے زیادہ اہمیت اس سلسلہ میں باگھوڑیا کو دی گئی ہے اب آپ ۱۹۴۷ء کی طرف آ جائیے جو بجلیاں میو قوم پر گری یہ بہت

Scanned with CamScanner

ابھی نزدیک کی کہانی ہے جب الور ریاست خالی کرائی گئی تو کالے
پہاڑ میں جمع ہوئے اور مہاراجہ تیز سنگھ نے پرانا انتقام لیا اور
جہازوں کے ذریعہ شیلنگ کی جس میں کالے پہاڑ کی ایک ایک ٹولی خونوں
میں رنگ گئی تھی جو لوگ وہاں سے بچ نکلے تو فیروز پور سے لیکر
گوڑگانواں تک پوری میوات جمع ہوگئی جس میں بھرت پور ریاست
جس میں اکثریت جاٹ اور دولت کی پائی جاتی ہے اور چند لوگ
اور آزید کی مل گئے تھے اور یہ جمع ہوکر قافلے کی شکل میں پاکستان
کو روانہ ہوئے تو بھنڈے میں آکر ہماری ماؤں کی گود خالی ہوئی کتنی
بہنوں کے سروں سے دوپٹہ چھینا گیا۔

بڑ گوجر جاٹ کا میل سنگاریا سے رہا ہے یہ تعلقات اتنے مضبوط
رہے ہیں کہ آپسی خانہ جنگیوں میں ساتھ نہیں چھوٹا چاہے ایک دوسرے
کے مقابلہ میں اپنے ہم قوم ہی کیوں نہ آگئے ہو۔ میئو اور جاٹ شادی
بیاہ بھی ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں۔ شادیوں میں لین دین کا
طریقہ پہلے سے رائج ہے ہر غمی میں بھی برابر شریک رہتے ہیں چودھری
سر چھوٹو رام آنجہانی کو بھی میئوؤں سے ہمیشہ محبت رہی اور جب
تک آپ زندہ رہے برابر میئو قوم اور علاقہ میوات کی طرف توجہ
دیتے رہے اور علاقہ میں اصلاح اور سدھار کے کام بھی جاری کئے
میئو بھی چودھری صاحب آنجہانی سے گہری عقیدت رکھتے آئے ہیں
ہمیں افسوس ہے کہ مکمل آزادی نے جہاں ہمیں بہت سی نعمتوں سے
ہمکنار کیا وہاں انسانیت اور اقوام میں رخنہ اندازی بھی کر ڈالی
میئو اور جاٹ دو عظیم پرانی قومیں تھیں جو ہمیشہ ایک دوسرے کے دکھ درد
میں ساتھ رہے اور ہر دو اقوام کے تعلقات ہمیشہ وسیع رہے ہیں
لیکن ۱۹۴۷ء کی آندھی نے ان تعلقات کو بے حد خراب کر دیا اور

ہندو مسلم فرقہ پرستی نے برادری کا جنازہ نکال دیا۔ اس زمانے میں اکثر ایسا
ہوا کہ علاقہ میں قیام امن کے لئے بار بار جاٹ میئوؤں کی پنچائتیں ہوتی تھیں
اور صلح صفائی ہوجاتی لیکن فرقہ پرست فوراً ہوا دیکر معاملہ کو خراب بنا دیتے
تھے۔ وہ بدترین دور آخر کار گزر گیا۔ اب وقت اور حالات کا تقاضہ ہے کہ
یہ ہر دو اقوام اپنے تعلقات کو پہلے سے زیادہ مضبوط بنائیں اور سر چھوٹو رام
جی کے مشن کو زندہ کریں۔ ایک ضروری بات اس وقت یہ بھی کہنی ہے کہ ان
ہر دو اقوام کی تعداد کافی ہے۔ جٹیات اور میوات بڑے بڑے علاقے
ہیں جن کی مستقل تہذیب اور زبان ہے دوسری چھتری اقوام ان قوموں
اور علاقوں سے گہرا رابطہ رکھتی ہیں۔

جاٹ اور میئو

یوں تو میئوؤں کے تعلقات تمام چھتری اقوام سے ہمیشہ استوار رہے
ہیں لیکن جاٹ قوم سے میئوؤں کو جو مناسبت رہی ہے وہ ایک تاریخی
چیز ہے۔ پرانی عربی تاریخوں میں جہاں میئوؤں کے لفظ کو ہم مید کے
نام سے دیکھتے ہیں وہاں جاٹ کا لفظ ذط کے ساتھ موجود ہے ان
ہر دو قوموں کا تذکرہ ایک ساتھ آیا ہے یعنی لڑنے میں مرنے میں
تجارت وغیرہ کرنے میں ایک ساتھ چلتے رہے ہیں پڑوس اور قرب
بھی جاٹ اور میئوؤں کا ساتھ رہا ہے کوئی زیادہ زمانہ نہیں گزرا
ماضی قریب میں ریاست بھرت پور جو سنسنی وال جاٹوں کی ریاست
تھی وہ خالصتاً میئوؤں کے خون سے قائم ہوئی ہے۔

رسالدار رام سروپ مصنف جاٹ کشتری فرماتے ہیں
ٹھاکر برن سنگھ والد سورج مل ایک خاموش ہوشیار امن پسند اور

سہولت کا نواہان تھا اس نے میواتیوں کو ساتھ لے کر راجہ جے پور کے علاقے پر چڑھائی کی جبکہ کچھواہہ راجا نے ان کو اٹھارہ لاکھ روپیہ سالانہ آمدنی کی زمین دینا منظور کی۔

میوات کے اردگرد زیادہ آبادی جاٹ قوم کی ہے اور ان کی بہت بڑی تعداد ہے جو پنجاب کے کافی حصے کو گھیرے ہوئے ہے یہ لوگ بھی میؤوں کی طرح مختلف گوت و پال رکھتے ہیں اور ان کا سلسلہ آخر میں چھتریوں کے انھیں کل دبنس ہائے سے مل جاتا ہے جن سے چھتری قوموں اور نسلوں کا ملتا ہے جاٹ قوم کا برادرانہ تعلقات میؤوں کے ساتھ کو توار پال رہے ہیں۔ مثلاً جو بیہ جاٹ کا تعلق چیر کلوت پال سے ہے راوت کا ڈیرا دت سے ہے۔ اس لئے کیا یہ مناسب نہیں ہے کہ یہ تمام لوگ اس تہذیب و لسانی وحدت کی سالمیت اور تحفظ کے لئے کوئی مضبوط اور ٹھوس پروگرام بنائیں۔ ان پروگرام کی تمام ذمہ داری جاٹ اور میؤوں پر ہی ہے۔

۱۹۴۷ء

۱۹۴۷ء بھی ہندوستان کی تاریخ میں ایسا سال گزرا ہے جو ابدالآباد تک اس ملک کے بسنے والوں کو یاد رہے گا۔ فسادہ نگری میں میو قوم اور علاقہ میوات کو بُری طرح تباہ کیا۔ جاٹ میؤوں کو فرقہ پرستوں نے ایک دوسرے کے خلاف اکسایا۔ بہت بربادی ہوئی قتل و غارتگری کا بازار گرم ہوا۔ اکثر ایسا ہوا کہ جاٹ اور میو آپس میں صلح کرتے لیکن فرقہ پرست راتوں رات بھڑکا کر صبح ایک دوسرے پر حملہ کرا دیتے چنانچہ اس دور کی ناقابل بیان بعض ایسے شرمناک واقعات بھی ملتے ہیں جو انسانیت کی پیشانی پر بدنما داغ ہیں اور ان کا تعلق بعض اہم ملکی شخصیتوں

سے تھا یہ واقعات ایک بدترین سازش کا نتیجہ تھے جس کا مقصد میوات کا استعمال تھا لیکن اس میں میو اور جاٹ کے دیرینہ تعلقات اور ملک کی بعض انسانیت نواز شخصیتیں آڑے آئیں جس سے ضلع گڑگانوہ میں میوات کی بربادی اتنی نہیں ہوئی جتنا یار لوگوں کا ارادہ تھا ہاں الور اور بھرتپور کے میو مہاراجگان کی فوجوں نے بُری طرح قتل کئے اور دیہات کو آگ لگا کر ہمیشہ کے لئے نکال دیا یہ بدقسمتی سے وہی ریاستیں تھیں جن کو خود میؤوں نے قائم کیا تھا اور اپنے ہم خون بھائیوں کو اُن کا مالک بنایا تھا۔ والیانِ ریاست کی فوجوں کے سنگین مظالم کی داستان اتنی دہشت ناک ہے کہ اسے سُن کر انسانیت کانپ اُٹھتی ہے غالباً جولائی اور اگست کے مہینوں میں الور اور بھرت پور کے میو لٹ پٹ کر گڑگانوہ میں آ کر پناہ گزیں ہوئے۔ عجیب قیامت کا منظر تھا آخر ان لوگوں کو قافلہ بنا بنا کر پاکستان ہجرت کرنے پر مجبور کیا گیا چنانچہ اس طرح سے الور بھرت پور اور گڑگانوہ کے تقریباً کافی تعداد میں میو جو کسی طرح سے بھی پاکستان جانے کے لئے تیار تھے۔ اس طرح پاکستان ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے جب ہجرت کا یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا اور میو غریب الوطنی پر مجبور کئے جا رہے تھے۔ اب مزید تاریخ کا حصہ کا انتظار کیجئے اور یہ تمام مواد تاریخ میو چھتری اور میو اور میوات طبقاتِ ناصری اور تاریخ فرشتہ اور تاریخ تزکِ بابری اور تاریخ تزکِ جہانگیری وغیرہ سے اخذ کیا اور انگلش تواریخ سے داستانِ میوات آپ کے سامنے آ جائے گا یہ مواد جن جن تاریخی کتب سے حاصل کیا گیا ہے وہ اس کتاب میں درج ہیں۔ نیز میں نے انڈیا کے گوشے گوشے سے گھوم پھر کر یہ مواد اکٹھا کیا ہے۔ جس میں جن لوگوں سے ملا ہوں۔ آگرہ کے میو جس میں میو کو ننگلہ خواجہ کی سرائے نائی کی منڈی بتیجی بھوگی پورہ ڈیرہ

شامل ہیں اسی طرح سے تقریباً بارہ یا تیرہ محلے شامل ہیں علیگڈھ کے میئو سے بھی میں ملا ہوں جس میں میئووں کا سب سے بڑا گاؤں کوڑیا پلکھا ہے جس میں زیادہ تر اکثریت چھرک لوت کی ہے اسی طریقہ سے ضلع علیگڈھ میں اترول وغیرہ ہے جس میں میئووں کی میئو ٹرانسپورٹ کے نام سے بسیں چل رہی ہیں اس میں اکثریت زیادہ تر پہاٹوں کی ہے ان کے سرغنہ فیض محمد میئو ہیں۔ ٹونک کے میئو ٹونک میں میئو کی بہت زیادہ اکثریت ہے اسی طرح بی کانیر میں بھی میئووں کا بہت بڑا محلہ ہے جو کہ اسٹیشن کے ساتھ ساتھ آباد ہے ان کا سرغنہ ہیڈ ماسٹر ستار میئو ہے جس کا پتہ ہے۔ ہیڈ ماسٹر عبدالستار میئو دھوبی تلائی بی کانیر۔ راجستان۔

اسی طریقہ سے اٹاوہ کے میئو اٹاوہ میں میئووں کی بہت زیادہ اکثریت ہے جس کا خوش قسمتی سے ایک ممبر ہماری تنظیم میں موجود ہے پڑھا لکھا لڑکا ہے باشعور ہے جس کا نام عبدالصمد ہے اور سینئر وائس پریزیڈینٹ ہے۔ ضلع تھرپارکر میرپور خاص کا کونسلر ہے۔ اوٹاوہ کی ایک مشہور معروف ہستی سے ہم آپکا تعارف کراتے چلیں جس کا نام چودھری سمیع خاں ہے نیشنل بینک میں وائس پریزیڈنٹ ہیں اس کے علاوہ مزید تین صاحبزادے بھی پڑھے لکھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں جن میں سرفہرست نعیم میئو ہیں اسی جگہ کے ایک باشعور اور مشہور و معروف ہستی ایس پی ضلع تھرپارکر کے طارق جمیل میئو ہیں۔ اب یہ بتانا میں اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارے یو پی کے میئو تعلیم یافتہ ہیں اور وہ اپنی قوم کو فخر سے سر اونچا کر کے اجاگر کرنا چاہتے ہیں۔

نکاش گنج کے میئو گجرات میں صورت کے میئو جس کا سرغنہ محمد اسحاق خاں گاڈ دہے اس کے مزید پانچ صاحبزادے پڑھے لکھے طبقے سے

تعلق رکھتے ہیں اس کا پتہ صورت مغلی سرائے ہے اور سورت میں اچھی تعداد میں ہیں اور اچھی زندگی گزار رہے ہیں اور میئو کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

ضلع بدایوں کے میئو ضلع بدایوں میں میئووں کی بہت بڑی تعداد ہے جب ان لوگوں کے پاس پہنچا تو ان لوگوں کا وہی رہن سہن وہی پرانا کلچر قائم ملا۔ ان میں چودھری ولی محمد کرلا والا خاص طور سے مشہور ہیں کرلا والا ایک گاؤں کا نام ہے۔ میرٹھ میں بھی میئو بہت بڑی تعداد میں ہے یہ میں اس لیے بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ میوات سے گئے ہوئے ہیں اور جب میں ان لوگوں کے پاس پہنچا تو میں بہت متاثر ہوا اور ان سے مل کر میرے جسم میں ایک نئی روح پھونکی کہ میری بہادر قوم ہندوستان اور پاکستان کے کونے کونے میں موجود ہے اور منٹگمری میں بھی بہت بڑی تعداد میئووں کی ہے۔

ہم موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اب آپ کو مہاراجہ الور کی طرف لے چل رہے ہیں جس میں حکمرانی منگل سنگھ مہاراج کی تھی جس کے مقابلہ پر باگوڑا سے خدا بخش میئو کے دو صاحبزادے گھڑچڑی اور میئو خاں سامنے آئے انہوں نے منگل سنگھ کی زندگی حرام کر دی۔ جس میں منگل سنگھ مہا نے ادھے ہتکنڈے پھینکے اور ان کے والد خدا بخش کو گرفتار کیا جس میں نوبت یہاں تک آئی جیسے کہ کسی شاعر نے کہا ہے

پہلے تو چھٹی لکھی پیچھے کا لوٹ تار
خدا بخش کو چھوڑ دے ورنہ تیری کردوں ریل پہ وار

ایک راج انگریز کو دو جو منگل سنگھ مہاراج تیجا راجہ گھڑچڑی جس کی کانو قلعو ہے پہاڑ۔

جب منگل سنگھ مہاراج کی حکومت ختم ہوئی تو اس کا لڑکا سوائے جے سنگھ برسرِ اقتدار آیا جس کا مقابلہ چودھری یاسین نے کیا جس کو میوا تی یا پائے قوم کہہ کر پکار تے ہیں اس کا مقبرہ نوہ میو اسکول کے ساتھ ہے اور اس کی زندگی سوائی جے سنگھ سے مقابلے میں گزری ہے آخر کار سوائی جے سنگھ کو شکست دی اور میو قوم کا بول بالا کیا اور سوائی جے سنگھ نے شکست مانی اور جیسے کہ بیگم سوائی جے سنگھ نے کہا تھا ۔

راجہ سے رانی کہے تو دلّی کو جالیو
آگے مل جائے یاسین خاں والے کو پانو پڑ جالیو

یاسین خاں نے کہا تھا ۔

توپ چلا بندوق چلا تیری دوہری چلا مشین
تیرا الور گڑھ کو توڑ دوں میرا ہے نام یاسین

یوں تو لکھنے کو بہت کچھ ہے لیکن ہم اس کتابچہ کو یہی ختم کر رہے ہیں کیونکہ دوسری جلد میں ہم آپ کو پوری کہانی دیں گے فقط آپکا خادم

موجودہ پتہ :-

ہاؤس نمبر ۴۸۷-P بلاک N نارتھ ناظم آباد کراچی

سابقہ پتہ :- گوت باگوڑیا شیرا پوتا موضع موسنی پور گول

چودھری کریم خاں میو ولد خان محمد گوٹ باگوڑیا شہرہ پوتا محلہ موسنی پور گول کا نگلا تحصیل تمارہ ۔ ریاست الور

اس میں تعاون ایک بزرگ اور قوم کا خادم جو کہ رشتہ میں میرے خالو ہیں ۔ چودھری موج خاں کریم دین عرف روڑا گاؤں بلان کھیرا دولوت میو نے تعاون کیا ہے جس کا موجودہ پتہ ضلع حیدر آباد گوٹھ موج خاں تحصیل ٹنڈو الہ یار ہے یہ کتاب آل پاکستان میو سوشل آرگنائزیشن کی شاخ ہے ۔

اب میں آپ کو نوجوان نسل سے تعارف کراتا ہوں جو کہ پاکستان میں آباد ہیں ۔ اور میو کے اصل تصوّر کو اُجاگر کرنے کے لیے بے چین ہیں

کراچی کے میو

جناب چودھری حبیب الرحمٰن	لیاقت آباد
جناب جان محمد	کورنگی والے
الحاج اظہار الحسن	نیو کراچی
جناب اقبال میو	اورنگی ٹاؤن
حافظ شیر محمد میو	اورنگی ٹاؤن
حافظ سلمان خان	اورنگی ٹاؤن
عبدالرحمٰن میو	اورنگی ٹاؤن گلشن بہار
رستم خان میو	۱۴ نمبر اورنگی ٹاؤن
چودھری قمرالدین کوالدہ	اورنگی ٹاؤن
چودھری محمد حنیف	پیپلیز کالونی
عبدالرحمٰن میو	پیپلیز کالونی
ہیڈ ماسٹر فاروق میو	لیاقت آباد
حسن زماں خاں	جیل روڈ
محمد حنیف میو	جمشید روڈ
شمس الدین پولنیا	پہاڑ گنج
اکبر خاں میو	محمود آباد منظور کالونی
اسمٰعیل ٹھیکیدار	محمود آباد منظور کالونی

اب میں آپ کو ضلع تھرپارکر کے لوگوں سے تعارف کراتا ہوں جو اندرونِ سندھ آباد ہیں ۔

صفحہ الٹیے

جس میں ہمارے سرگرم کارکن پاس پاس ہیں۔

نام	مقام
جناب رستم خان میئو	کھیرا ساکی
جناب سلطان خان بھل باسی	" "
جناب فیقو خان نذر و خان	" "
چودھری نول خان چھانڈیا	دس میل موری
روزدار سلطان جمعہ چیند خان	" " "
اون گھاسولیہ رشید میئو	تلہار ضلع بدین

اسی طریقہ سے چند آدمیوں کا تعارف ٹنڈو الہ یار سے کراتے ہیں۔

نام	مقام
سبحان خان میئو	ٹنڈو الہ یار
روشن خان میئو	" " "
عبدال چاؤ خان	" " "
موج خان	" " "
عبدالرزاق خان	" " "

یوں تو سندھ میں سات لاکھ کی آبادی ہے لیکن یہ چند نام ہم آپ کو ان لوگوں کے دے رہے ہیں جو اس تحریک میں ہمارے ساتھ شانہ بہ شانہ چل رہے ہیں۔ میر پور خاص سے ہمارے ساتھ بہت بڑی تعداد میں ہیں لیکن ہم خاص آدمیوں کے نام لیتے ہیں۔

نام	مقام
ڈاکٹر حنیف خان MBBS	سٹلائٹ ٹاؤن
چودھری صادق میئو	" " "
حسن خان میئو	محمود آباد میر پور خاص

اب ہم آپ کو پنجاب کی طرف لئے چلتے ہیں جس میں ہماری تنظیم خاص طور پر کام کر رہی ہے۔ آل پاکستان میئو سوشل آرگنائزیشن کی شاخ۔

صدر یعقوب خان میئو
جنرل سیکریٹری چودھری خالد محمود
چودھری ظفر اقبال میئو
چیف آرگنائزر چودھری طالب حسین میئو
جنرل سیکریٹری محمد اکمل خان
سیکریٹری نشر و اشاعت چودھری صغیر احمد انجم
جوائنٹ سیکریٹری مظفر اقبال میئو

یہ ہماری لوٹیہ ٹیک سنگھ کی علاقائی تنظیم ہے جو خاص طور سے نوجوان نسل کے تعاون سے قائم کی گئی ہے۔ اب آئیے ہیں چند لوگوں سے آپ کا تعارف کراتا ہوں۔

نام	مقام
عبدالسبحان خان	کوٹ رادھا کشن
چودھری عشمت خان	
دلاوری ایڈوکیٹ لاہور	
چودھری عبدالرزاق ایڈوکیٹ	ملتان
محمد یاسین باگھوڑ بار پروفیسر	بدا لپور
ڈاکٹر نذر خان	حویلی بلافہ سنگھ والی
نجم الحسن ساگر پور طالب علم رہنما	

نجم الحسن کے متعلق میں یہ بتاتا چلوں کہ نجم الحسن میرے ساتھ دو تین کنونشن میں تقریر کر چکا ہے نوجوان لڑکا ہے اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا اور ہماری تنظیم چلتی رہی تو یہ میئو قوم کا نام روشن کرے گا اور انشاء اللہ

Scanned with CamScanner

اپنے ساتھی نوجوانوں میں میئو قوم کا اصل تصور اُجاگر کرنے کیلئے جدوجہد کرتا رہے گا۔

سردار اسلام خان
چودھری مبارک علی
کپتان منیر احمد خان
چودھری نثار احمد خان
میاں محمد ابراہیم
سرفراز علی چنا
ریٹائرڈ کرنل امیر احمد خان
چودھری محمد جمیل خان
نوابزادہ اعظم خان
ولی محمد خان
محمود خان
سرور خان
میاں مختار احمد
نظام الدین
شاہد جاوید
ولی محمد ایڈووکیٹ
سمیع خان
عاشق محمد
رحیم خان نمبردار
چودھری محمد ابراہیم

حاجی یاسین خان
عبدالغفار خان
ماسٹر محمد یعقوب خان
اسلام خان سردار خان
نمبردار شرف دین خان
صغیر احمد خان
پروفیسر عبدالحکیم
چودھری محمد شفیع
محمد یاسین خان
چودھری شبیر احمد ایڈووکیٹ
ڈاکٹر محمد اسحاق لاہور
قاری محمد ابراہیم مفید
قیس چودھری خیر محمد لاہور
محمد اسلم آف سربالی
حاجی سردار خان
فتح محمد خان قصور
چودھری امین محمد ڈسکہ
چودھری محمد تقی چونیا
چودھری محمد ابراہیم انجم جنرل
سیکرٹری پنجاب

چودھری اکبر علی آف مرائیاں
چودھری قمر الدین ایڈووکیٹ
چودھری نصیر احمد خان
اشفاق احمد شاہین
چودھری پرویز اقبال
چودھری بشیر ندیم
ڈاکٹر محمد یوسف
عطاء اللہ دھنگل پتوکی
تیمور سلیم رضا احمد کھوکی
محمد سرور لدھکے بھلر
شوکت علی بی۔اے
حویلیاں منجر والی
محمد حسین بی۔اے
آف حویلی رامیانہ
محمد انور کھجو متہ
شاہد عزیز جیا بگا
واحد منیر
جاوید اختر
ذاکر حسین
صفدر علی آصف
محمد سرور
نعیم ساجد کوٹ رادھا کشن
فریاد احمد

بشیر احمد آف نبانکی
شفقت حسین
ہاشم رضا چک ۵۵
علی محمد آف جیو میل
محمود احمد گرین کوٹ
محمد عقیل
محمد ارشد بھاگی وال
محمد اسلم
محمد امجد دھاروال
جمال عبدالناصر آف کالو کھارا
خالد جمیل آف منڈ
خورشید احمد عبدالغفور آف کھڈیاں
اختر حسین محمد حنیف آف حویلی لکھا
طاہر محمد محمد نعیم آف قادیہ ونڈ
آس محمد گوجرانوالہ
شفقت حسین دم تھل
فیاض احمد بھائی کوٹ
فیض احمد محمد اقبال پتوکی
عبدالوحید زتی پنڈی
ماسٹر محمود خان
عبدالمجید جرمن
چودھری نور محمد جاگو والہ چک ۴۰
افضال عظیم پاہٹ

Scanned with CamScanner

محمد حنیف نذیر احمد
ناصر علی اچکلے
شوکت بھا والہ
محمد شعیب غازی وڑانا
شوکت علی ہیجڑ
غلام محمد شاہین ڈسکہ
احمد علی محمد طاہر
جمیل احمد آف قادی ونڈ

ملتان کے میئو
چودھری سلیمان خان نمبردار
کلاڑ بھورے خان مظفر آباد میل
سلیم الرحمٰن میئو ملتان
چودھری عبدالرحمٰن تحصیلدار

جن سے آپ کا تعارف کرایا ہے یہ ہماری قوم کے وہ درخشندہ ستارے ہیں جو میئو قوم کا اصل تصور اُجاگر کرنے کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے میں امید رکھتا ہوں کہ اس تاریخ کو مکمل ہونے پر اور مزید اضافہ ہوگا۔

میو قوم کے لگواتی

میو قوم کے ساتھ جیتریانہ روایات کے مطابق لگوانیوں کی ایک طویل فہرست ہے۔ مختلف قوم اور برادری کے لوگ میوؤں کی سماجی، معاشی قومی، مذہبی خدمات کے لئے بطور لگواتی موجود ہیں۔ ان کے مختلف کام اور خدمات ہیں جنہیں یہ پرانے رواج کے مطابق سرانجام دیتے ہیں ان خدمات کے صلے میں ان لوگوں کو انعام واکرام اور معاوضے دیتے جاتے ہیں۔

ذیل میں ہم ان کا الگ الگ ذکر کریں گے۔

انہیں اکا شا کی اولاد بتایا جاتا ہے۔

میراثی میراثی ایک بہت بڑی قوم ہے۔ جسے میراثی کے علاوہ رائے، ڈوم۔ ڈھاڈی، کبیشر میرجی کے ناموں سے پکارتے ہیں۔

میراثی کا لفظ دراصل مرثیہ سے بنا ہے چونکہ یہ لوگ میوؤں کی شان میں قصیدہ گوئی کرتے ہیں اس لئے انہیں میراثی کہا جاتا ہے یہ لوگ عموماً ہر قوم کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ ان کا کام گانا بجانا ہوتا ہے۔ میوات کے میراثی گانے کے علاوہ بات بھی کہتے ہیں۔ اور بڑی بڑی میو مجلسوں یا تقریبات میں رات بھر بیٹھ کر سناتے ہیں۔ بڑے بڑے میوؤں کی شان میں قصیدے کہتے ہیں۔ جسے میواتی زبان میں کید یا جس کہتے ہیں جس کے معاوضہ میں ان کو بڑے بڑے دان ملتے ہیں اس دان کو یہ بار بار گاتے ہیں اور دان کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ چاہلیہ چکمل نے کسی زمانے میں ان کو ہاتھی کا دان دیا تھا۔ بعض مراثیوں کو گھوڑا اور اونٹ کا دان ملتا ہے۔

لارنس جو پنجاب کا مشہور مورخ ہے۔ کہتا ہے کہ ڈوم ہندوؤں کی شودر قوم سے نکلے ہیں۔ راج ترنگنی کا مشہور مصنف پنڈت کلن اس قوم کی تعریف میں لکھتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ قوم ایک زمانے میں کشمیر کے مہاراجگان کے ہاں بڑی عزت پا گئی تھی عبدالرحمٰن آزاد قصبہ سمٹریال اس قوم کے لیڈر سمجھے جاتے ہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ قوم پیشہ کی بنا پر میراثی کہلائی جاتی ہے۔ میوات کے میراثیوں کا پیشہ گانا بجانا ہے۔ یہ لوگ بھادوں کے مہینہ میں سارنگی بجاتے ہوئے گھر گھر جاتے ہیں اور روپیہ و اناج کا دان وصول کرتے ہیں۔

میو قوم کے شادی بیاہ سگائی اور دوسری تقریبات میں پیغام رسانی

کا کام بھی انھیں لوگوں کے سپرد ہوتا ہے - نیز نائی میراثی شادی کی رسومات کی ادائیگی کا فرض انجام دیتے ہیں ۔ میراثی میوؤں کو راجہ یا ججمان کہہ کر پکارتے ہیں ۔ میوؤں میں ہر گوت و پال کے میراثی جدا جدا ہوتے ہیں ۔ ان کے شادی بیاہ کے قریب قریب وہی رسم و رواج ہیں جو میوؤں میں ہوتے ہیں ۔ شادی گوت بچا کر کرتے ہیں ۔ ان کی چودھر بھی میو ۔ چودھرائوں کے ساتھ ہوتی ہیں ۔

میراثی لوگ میر ملائک پیر کے بہت مرید ہیں ۔ اس لئے سیملہ میں ہر سال پیر کا میلہ لگتا ہے ۔ جس میں میراثی شریک ہوتے ہیں ۔

اٹکا مطلب سر کرے ڈگی بندھاوے دھیر
راٹن لے رچھیا کرے میرو میر ملائک پیر

میراثی لوگ حضرت چوڑ سدھ کے بھی مرید ہیں چنانچہ چوڑ سدھ میں ۲۸ تاریخ کو میراثی میلہ لگتا ہے ۔

میراثیوں کے حسب ذیل گوتوں کے نام ہمیں مل پائے ہیں ۔

میراثی گوت کھوسلہ ۔ نکھان ۔ کالیٹ ۔ دودھیاں ۔ سہران ۔ کھندالہ ۔ دُربل ۔ مومیا ۔ کھنکھنا ۔ بھیٹ ۔ پنوار ۔ ڈیمروت ۔ ڈولوت ۔ وساڑ ۔ سونکی ۔ نکمپ ۔ ستنیا ۔ کاٹیاں ۔ لاہروت ۔ وڑک ۔ دھولانا ۔ لون پال ۔ رہساؤلہ ۔

میراثی گانا بجانا تو جانتے ہی ہیں ۔ ان میں بعض شاعر بھی ہوتے ہیں ۔ میواتی زبان میں جس کید بھی کہتے ہیں اور داد تحسین حاصل کرنے کے علاوہ بھاری دان وصول کرتے ہیں ۔ اگر کوئی انہیں دان نہیں دیتا یا ان کے ساتھ برا سلوک کرتا ہے تو یہ اس کا کجس (ہجو) کہتے ہیں میراثیوں کی "بھکیا" بد دعا سے لوگ ڈرتے ہیں ۔

نائی اس قوم کا دوسرا نام خلیفہ یا حجام ہے ۔ یہ لوگ بھی میوؤں کے

کار کرنی شادی بیاہ وغیرہ میں معاون ہوتے ہیں ۔ پیغام رسانی کا کام نائی کرتا ہے ۔ اسی طرح سے شادی کی بیشتر رسومات کو سرانجام دیتے ہیں ۔ یہ لوگ گوتوں اور پالوں کے ساتھ تقسیم ہیں اور ان کے آپس میں گھر تقسیم ہوتے ہیں ۔ بچوں کی ختنہ کا کام بھی نائی کرتا ہے ۔

نقیب نقیب فقیروں کی ایک شاخ ہے ۔ جس کا کام برادری کے کاموں میں ہاتھ بٹانا ہے یہ لوگ شادی یا دوسری تقریبات کے موقع پر برادری کے فیصلوں یا لین دین کا باآواز بلند اعلان کرتے ہیں ۔ برادری کے پیغامات پہنچانے کا کام کرتے ہیں ۔ ان کو بھی میو لوگ دان دیتے ہیں ۔

کبیشر کبیشر کا دوسرا نام جگّہ ہے ۔ جگّہ کا کام شجرہ انساب یا بنساولی درج کرنا ہوتا ہے ۔ یہ لوگ سال بہ سال اپنے اپنے ججمانوں کے ہاں آتے ہیں اور ان کا کرسی نامہ لکھ کر لے جاتے ہیں ۔ سال میں اس کے ججمان کے خاندان میں جس قدر بچے پیدا ہوتے ہیں انھیں لکھتے ہیں ۔ اور جس قدر انھیں دان ملتا ہے اسے بھی لکھتے ہیں نیز اگر خاندان میں شادی یا کوئی اہم تقریب ہو تو اس کا اندراج بھی اپنی پوتھی میں کرتے ہیں ۔ جگّہ بالعموم ہندو دھرم سے تعلق رکھتے ہیں ان کے بڑے بڑے مرکز ٹوڈہ بھیم اور راجگڑھ میں ہیں ۔

نٹ نٹ کا کام کلا اور فن دکھانا ہے یہ لوگ بھی میراثی کی طرح جس کید کہتے ہیں ۔ اور بڑی بڑی بھیٹ یا دان وصول کرتے ہیں ۔

یہ لوگ سال بہ سال گاؤں میں جا کر قلابازی یا دوسرے فنون کا مظاہرہ کرتے ہیں ۔ جن کو گاؤں والے دیکھ کر دان دیتے ہیں ۔ یہ عموماً خانہ بدوش ہوتے ہیں اور ان کے کنبہ یا خاندان گاؤں در گاؤں قیام کرتے ہیں ۔

Scanned with CamScanner

شیخ، مجاور شیخ یا مجاور بھی دیہات میں خال خال پائے جاتے ہیں ان لوگوں کا تعلق دراصل میو قوم کے مذہبی کاموں کو انجام دینا ہوتا ہے۔

یہ لوگ پہلے سالار کا جھنڈا یا نشان اٹھانے کا کام کرتے تھے ہر جگہ دیہات میں سید سالار کے چلّے چبوترے بنے ہوتے تھے۔ ان پر چراغ جلانا یا جھاڑو دینے یا چادر چڑھانے کا کام یہی کرتے آئے ہیں۔ بڑے بڑے دیہات میں جہاں تعزیہ داری ہوتی ہے۔ تعزیہ بنانے اور ان کا اہتمام کرنے کا کام بھی یہی لوگ کرتے ہیں۔ یہ عموماً گاؤں میں آباد ہوتے ہیں ان کو زمین کی جاگیر بطور حق الخدمت دی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کی پیداوار سے یہ اپنا گزارہ چلاتے ہیں۔

حضرت شیخ موسیٰؒ کی درگاہ پلہ کے بڑے عقیدت مند ہیں مہرولی (دلی) میں چھڑی کا مشہور میلہ لگتا ہے جو خالصاً شیخوں کا میلہ ہے شیخوں کے گوت گڈھ بلگیا، کیتھواڑیا، دومیا، اندوریا وغیرہ ناموں سے مشہور ہیں۔ چندیلہ (گوپال گڈھ) ان کا مرکزی گاؤں رہا ہے شیخ یا مجاوروں کا انکال تجارہ سے معلوم پڑتا ہے کیونکہ میوات میں سید سالار مسعود غازی کا ورود مسعود تجارہ کے مقام پر ہوا تھا۔ اور میوات کی مذہبی تنظیم تجارہ میں بنائی گئی تھی۔ وہاں شیخوں کو سالار کا جھنڈا اٹھانے کا کام سونپا گیا تھا۔ اور حضرت شاہ مدار کی چھڑی دینی بھی اٹھانے کا کام سونپا گیا۔ حسب ذیل دیہات میں اُن کی آبادیاں ہیں پٹہ۔ نوح۔ دوہہ۔ سہنہ۔ کھونٹے۔ ٹھوک باس۔ ببرو۔ کوٹ۔ ڈانٹا کا باس۔ دونڈری۔ کیتھواڑہ۔ کرمونکا۔ کرن کا۔ ریٹھٹ۔ ٹرگانوہ چندوپلا۔ کھوہ۔ بنگواں۔ ادوا۔ میدا کا باس۔ بہادرپور۔ دھوبج۔ فیروز پور نمک۔ شاہ چوکھا۔ مالوکا۔ اوتری۔ بیواں۔ سیا مدیکا۔ نصیر پوری

ہرسولی۔ بباری۔ الاؤڑہ۔ شہزادہ۔ مانڈی کیڑہ۔ آکڑہ۔ کانکر کھڑی سیسن۔ ساکرس۔ لوٹنکا۔ شکرادہ۔ موج پور۔

فقیر میوات میں فقیر کو "میاں" بھی کہتے ہیں۔ یہ لوگ میو دیہات میں ہر جگہ آباد ہیں۔ ان کی معیشت کا دارومدار بھی میوؤں پر منحصر کرتا ہے۔

ان کا کام میوؤں کے مذہبی معاملات میں مدد کرنا ہوتا ہے کفن دفن کا اہتمام۔ قبرستانوں کی حفاظت۔ تکیہ جات پر حقہ پانی تپڑی اور چوپالوں کا انتظام۔ جمعرات کو درود و فاتحہ لگانا۔ عرس و میلے منعقد کرنا۔ درگاہوں پر جھاڑو دینا و چراغ جلانا ان کے فرائض میں داخل ہے۔ یہ لوگ عقیدتاً قدامت پرست خیالات رکھتے ہیں اور اپنا سلسلہ شاہ مدار کے ساتھ ملاتے ہیں۔

حق خدمت کے طور پر کھونڈیداری زمین ان کو دی جاتی ہیں۔ تاکہ یہ بچوں کو پال سکیں۔ یہ لوگ گھر گھر جاکر دانہ بھی مانگتے ہیں۔ میّت کے کپڑے اور چارپائی وغیرہ ان کو دی جاتی ہیں۔ مالگزاری کے موقعہ پر ملبہ فنڈ سے بھی دیا جاتا ہے۔

ازالۂ شبہات

چونکہ میو قوم کی کوئی مستند تاریخ آج تک نہیں لکھی جاسکی ہے اور تاریخی روایات محض کبشیروں یا میراثیوں کے پاس ملتی ہیں۔ یا پھر زبان زد عوام و خواص ہیں۔ اس لئے میو قوم یا اس کے تعلقات کے بارے میں شبہات یا غلط فہمیاں پیدا ہوجانا ایک قدرتی امر ہے اس لئے ہم نے یہ مناسب سمجھا ہے کہ جو غلط فہمیاں بجہالت یا

Scanned with CamScanner

تعصب کی بناء پر بعض لوگوں نے پھیلا دی ہیں وہ دُور کر دی جاویں
امید ہے کہ قارئین اسے دلچسپی سے پڑھیں گے ۔

میو اور مینا

میو قوم کی طرح "مینا" بھی ایک آرین چھتری النسل قوم ہے ۔ جن کی آبادی قرولی ۔ لونڈی ۔ الور ۔ جے پور وغیرہ ریاستوں میں پائی جاتی ہے ان ہر دو اقوام کے سلسلہ میں مورخین یا گزیٹیرز میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے ۔ وہ درج ذیل ہے ۔

مسٹر بی ۔ ڈی ۔ ایم ۔ اے مترجم انگریزی طبقات ناصری نے کوکا زمینا یجوہان میوات کے بارے میں "یدا تیونی" کے حوالہ سے لکھا ہے ۔

یجوہان راجپوت قبیلہ کا نام ہے ۔ اور میوات میوؤں کا ملک ہے جو دراصل راجپوت قبیلہ ہے لیکن یہ شاید "مینا" کے ساتھ ملا ہوا ہے اور یہ اسلام لے آئے ہیں ۔ محمود غزنوی کے عہد میں میوات دہلی کے جنوب میں واقع ہے ۔ اور مغل دورِ حکومت میں یہ صوبہ آگرہ کا حصہ تھا ۔ تفصیل امپیریل گزیٹیر آف انڈیا میں ملاحظہ فرما دیں ۔

امپیریل گزیٹیر آف انڈیا میں لکھا ہے ۔

مینا نام امینا "میو" سے نکلا ہے جس کے معنی اصل "میو" ہیں یعنی وہ میو جو مسلمان نہیں ہوئے مینا اپنے آپ کو راجپوت بتاتے ہیں ۔ لیکن ہندو راجپوت ان کی اس بات کو تسلیم نہیں کرتے ۔ اکبر کے زمانے تک مینا اور میو قوم کی آپس میں شادیاں ہوتی تھیں ۔

مسٹر ٹاڈ کننگھم کرک کا خیال ہے ۔

کہ میو اور مینا ابتدا میں ایک قوم تھیں ۔ مگر بعد میں یہ الگ الگ ہو گئیں ۔ میو ان ہی سے مسلمان ہو گئے ۔ اور مینا ہندو رہے ۔ اکبر کے زمانے تک یہ ایک قوم تھے ۔ ان کی پالیں مشترک ہیں ۔

ٹاڈ کا ایسا خیال بھی ہے ۔

کہ مینا یا میو قومیں راجپوتوں سے پہلے موجود تھیں ۔

سر ڈنزل ایبٹسن مصنف پنجاب کاسٹ نے کہا ہے ۔
کہ میو اور مینا ایک ہی لفظ ہے ۔ ان کے گوت آپس میں ملتے ہیں اور اکبری عہد میں ان کے ہاں آپس میں شادی بھی ہوتی تھی ۔

ان حوالوں کے علاوہ ہماری کتاب کے کتاب الاقتباسات میں بھی ہم نے مینا قوم کے سلسلے میں مورخین و سرکاری رپورٹ ہائے کے خیالات درج کئے ہیں ۔ آپ انھیں کتاب الاقتباسات میں ملاحظہ فرمائیں

مینا کی وجہ تسمیہ

اس سلسلہ میں کئی اقوال موجود ہیں لیکن صحیح یہی ہے کہ یہ لفظ "مین" سے بنا ہے جس کے ایک معنی زمین کھودنے کے بھی ہیں ۔ یہ قوم سختی پسندی کے اعتبار سے اپنا ثانی نہیں رکھتی ۔ اسی مناسبت سے مینا بن گیا ۔

اس سلسلے میں یہ خیال بھی بعض مورخین کا پایا جاتا ہے کہ ان کے کسی مورث کا نام "مین" یا "مینا" ہو ۔

میو قوم سے تعلق

میو قوم کا مینوں کے ساتھ نہایت قریبی تعلق رہا ہے ۔ یہ ایک بہادر قوم ہے ۔ جس کا راجستان کی اقوام میں دوسری قوم مقابلہ نہیں کر سکتی ۔ میئوں کی طرح یہ قوم بھی ہمیشہ لڑنے بھڑنے میں مصروف رہی ہے اور یہ ایک غیور اور خوددار قوم ہے ۔ مینا واٹی کا ایک مشہور دوہا ہے ؎

باون کوٹ چھپن درواجہ
مینا مرد نائن کا راجہ

یعنی ایک وقت ایسا گزرا ہے کہ مینوں کے پاس باون قلعے تھے جن میں ان کی راجدھانیاں تھیں ۔ جو مختلف قوموں اور گروہوں سے ٹکراتے رہتے تھے ۔

مینا اور میوؤں نے بہت سی لڑائیاں مل کر لڑی ہیں۔ اور وہ مسلمان بادشاہوں سے مشترکہ طور پر برسرِ پیکار رہے ہیں۔ میوؤں کے بہت سے گوت و پال بھی میوؤں نے ساتھ ملتے ہیں۔ اور عہدِ اکبری میں ایک ایسی شادی بھی ان میں ہو گئی ہے جو دریا خاں اور سسں بدنی کی شادی کے نام سے مشہور ہے۔ اس لئے بعض مورخین کا یہ خیال ہو گیا ہے کہ مینا اور میو ایک ہی قوم کے دو نام ہیں۔ یہ خیال درست نہیں ہے۔ قومیں تو یہ دونوں الگ الگ ہیں لیکن ان کا "مخرج" یعنی نکلنے کی جگہ ضرور ایک ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان کے گوت و پال آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ کرسی ناموں اور بنساولیوں کی چھان بین سے آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ چھتریوں کے ۳۶ راج کلوں سے جتنی نسلیں نکلی ہیں ان سب کے گوت و پال آپس میں ملتے ہیں۔ لیکن میو اور مینیوں کے گوت و پال آپس میں زیادہ ملتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ہم ایک گوشوارہ پیش کر رہے ہیں۔ جس سے آپ اس واقعہ کی صحت کا اندازہ لگائیں گے۔

راٹھور	راجپوت	میو	
پنوار	״	״	
چوہان	״	״	
تنوار	״	״	
جائل	״	״	
گوڑ	״	״	برہمن
بڈگوجر	״	״	
سینگل	״	״	گوجر، جاٹ، مینا
کٹھاریہ	״	״	جاٹ
گوڑا	״	״	

نربان	راجپوت	میو	
ڈوڈوال	״	״	
بلوت	״	״	مینا
لاڈاوت	״	״	
میوال	״	״	

اور اب پرتھوی راج چوہان کا کرسی نامہ بھی ملاحظہ فرمائیں جس سے صرف چوہان نسل مینوں کے گوتوں کا اندازہ ہو سکے گا۔ تنوار، کچھواہہ یا دوسرے میناؤں کے کرسی نامے اس کے علاوہ ہیں۔ جنہیں ہم طوالت کے خوف سے نہیں دے سکتے۔

نوٹ:۔ یہ کرسی نامہ بہت مختصر کر کے لکھا گیا ہے تاکہ مینا قوم کا ضروری نسبی حال معلوم ہو سکے۔ نیز یہ بھی معلوم ہو سکے کہ مینوں کا میوؤں سے کس قدر تعلق ہے۔ پرتھوی راج کی نسل سے چوہان مینوں کے ۳۶ فرقے ہیں۔ جو میو کے بعض گوت و پال سے ملتے جلتے ہیں۔

شجرہ انساب چوہان مینہ المعروف بہ چیتہ منقولہ از بنساولی چیتہ بنسیان و تاریخ اجمیر مصنفہ پنڈت کشن و تاریخ راجگان ہند وغیرہ۔

شجرہ صفحہ ۴۶ پر ملاحظہ فرمائیے۔
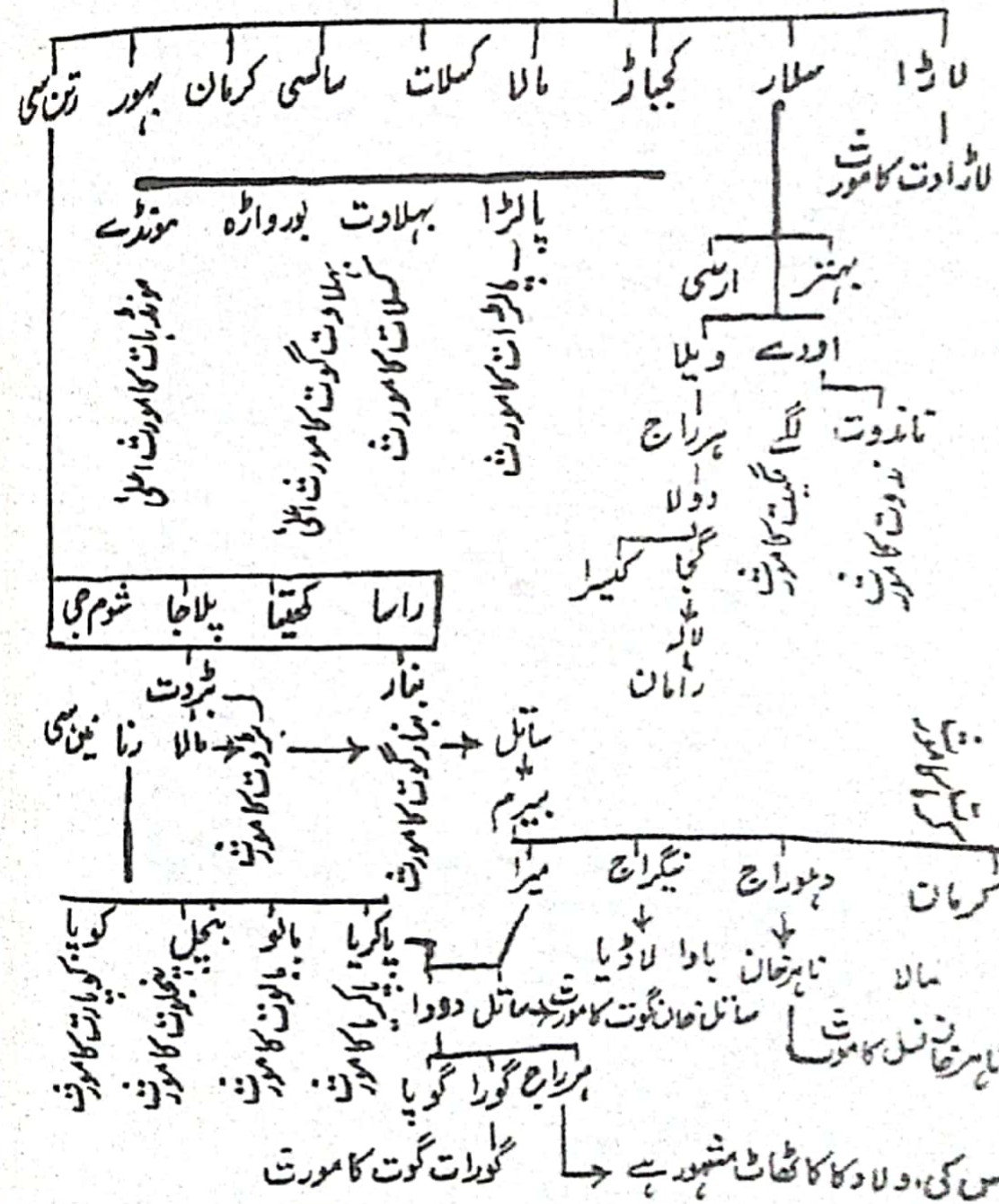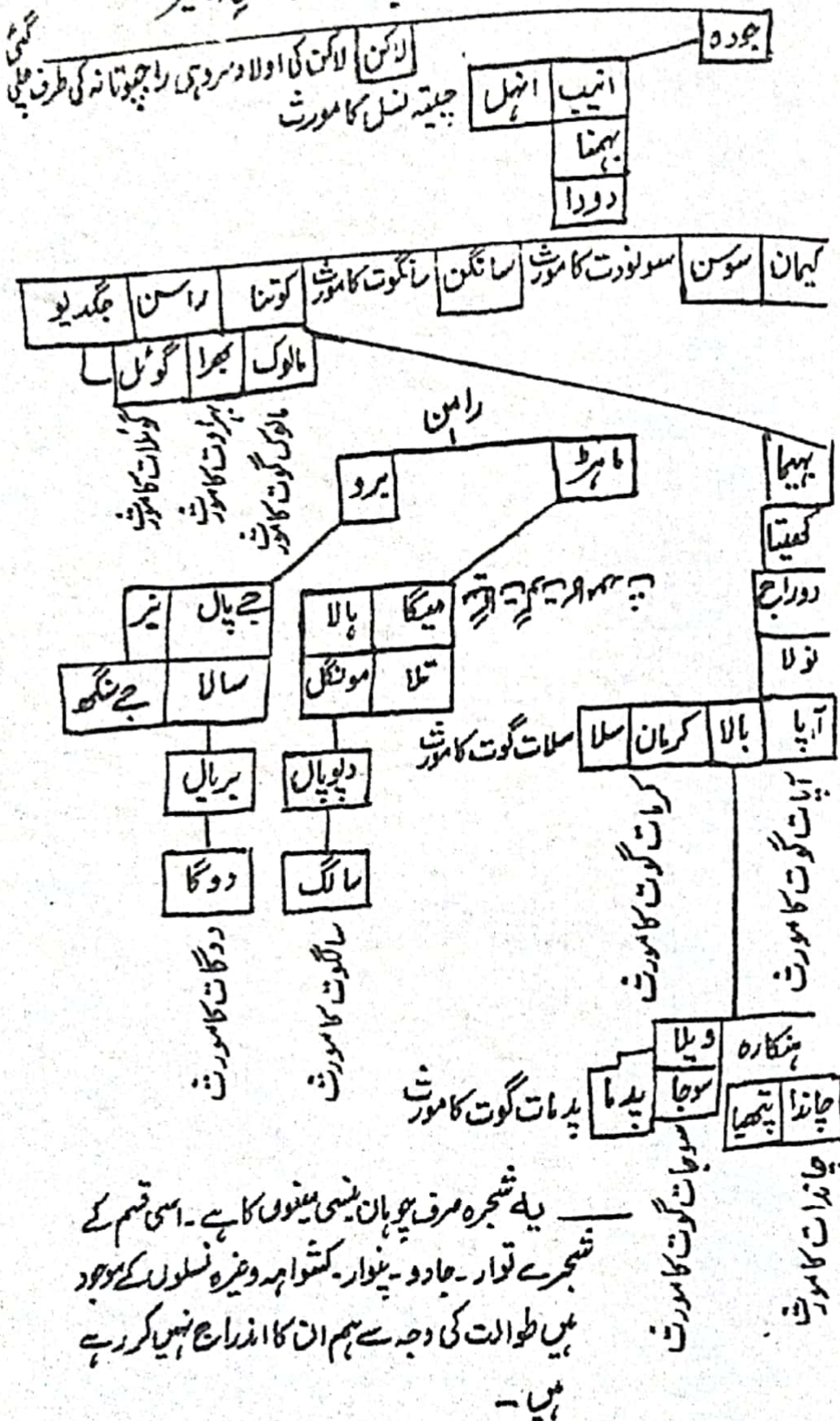
گوشوارہ اور شجرہ نسب ملاحظہ فرمانے کے بعد آپ اس نتیجہ پر پہنچے ہونگے
کہ کس قدر گوت و پال آپس میں ملتے ہیں۔ جس کے ملنے کی وجہ بعض
مورثوں کے ناموں کی مطابقت بھی ہو سکتی ہے۔ دونوں فرقوں میں
قدیم نسلی و نسبی تعلق بہت گہرا ہے جس کی بنا پر دو اقوام ہمیشہ
بہت قریب رہی ہیں۔ اور آج بھی اس پر فخر کیا جا سکتا ہے۔ کسی
زمانے میں دوسا، آمیر اور کھوہ میناؤں کی راجدھانیاں تھیں لیکن
جوں جوں راجستان کی دوسری راجپوت نسلیں طاقتور ہوتی گئیں ان
کی طاقت کم ہوتی چلی گئی۔ "تھانہ غازی" میں اکبری عہد تک مینوں کی
راجدھانی کیا رہ تھی۔ یہاں سے نکلے ہوئے میوال گوت کے مینے
اس کے آس پاس آباد ہیں۔ کہاوت مشہور ہے۔ کہ ننہٹ نیہڑا کا
بادھاراؤ مینا ایک مشہور جاگیردار تھا جس کی بیٹی دھرم پتری "سس بدنی"
میوات کے مشہور راجہ ٹوڈرمل نے بیتر دریا خان کو بیاہی تھی جس کی
کہانی حسب ذیل ہے۔ یہ کہانی اکبری عہد کی ہے اور اسے انگریز
مصنفین نے بھی بعض گزیٹرز وغیرہ میں نقل کیا ہے۔

پانچ پہاڑ کی راجائی اور لوپرو میر و دل
آدھے اکبر بادشاہ آدھو پاہٹ ٹوڈرمل

ٹوڈرمل جس کی تعریف میوات کے شاعر نے مندرجہ بالا شعر میں
کی ہے ایک رئیس زمیندار ایک بھرت پور میں گزرا ہے جس کا جاہ و
جلال میوات و میناواٹی پر تھا۔ اس کی دوستی بادھاراؤ مینا نیہڑا
ضلع جے پور سے تھی اس دور کے رواج کے مطابق (جو اکبر نے رائج کیا)
دونوں کو آپس میں رشتہ کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ اس لئے بادھاراؤ
نے اپنی پوتی "سس بدنی" کی منگنی ٹوڈرمل کے لڑکے دریا خان سے کر دی تھا
جس کا ایک پس منظر یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ انھوں نے ان کے پیدا ہونے

سے پہلے ہی یہ طے کیا تھا کہ اگر اس کے لڑکی پیدا ہوگی تو وہ اس
کے لڑکے کو دے گا اور اگر اس کے پیدا ہوگی تو وہ اس کے لڑکے
کو دے گا۔ چنانچہ ٹوڈرمل کے لڑکا ہوا۔ اور بادھاراؤ کے پوتی ہوئی
لڑکی بہت خوبصورت تھی جس کے لئے بڑے بڑے مہاراجگان کے
پیغام بھی آئے تھے۔ اور خود مینا قوم میں بھی شادی کے اس لئے زیادہ
اہمیت ہوگئی کہ یہ رواج کے خلاف تھی۔ مینا قوم نے بادھاراؤ پر دباؤ
ڈالا کہ وہ یہ منگنی چھوڑ دے مگر یہ بدستور قائم رہی جس سے ایک طرف
میوات میں شور شر تھا۔ تو دوسری طرف میناواٹی میں طوفان کھڑا ہوگیا۔
ایک طرف میو جنگ کے لئے تیار ہوگئے اور دوسری طرف ٹوڈرمل نے
بارہ باون کے میوؤں کو برات کے لئے نوت دیا۔ تاریخ مقررہ پر
گھمسان کے ساتھ نیہڑے کو بارات چڑھی جس کی نظیر بھی میو قوم کی
تاریخ میں نہیں ملتی۔

جس وقت بارات نیہڑے پہنچی میوؤں نے بادھاراؤ کو بہت
سمجھایا مگر اس نے کسی کی بات نہ مانی اور شادی کی رسم بڑے دھوم
دھام سے عمل میں آئی۔ بادھاراؤ نے جنگ کے خطرے کو ٹالنے کیلئے
لڑکی کی رخصتی کو اس وقت تک ملتوی کر دیا اور بارات واپس آگئی
راستے میں اراؤلی پربت کی پہاڑیوں میں مینے مسلح ہوکر بیٹھ گئے تھے
کہ جس وقت لڑکی رخصت ہوکر آئے گی اسے چھین لیا جائے گا مگر
یہ جنگ ہوتے ہوتے رہ گئی۔

کچھ دنوں کے بعد دریا خاں "سس بدنی" کی رخصتی کے لئے نیہڑے
دوبارہ گیا۔ ٹوڈرمل کا خیال تھا کہ اب مینوں کا جوش کم ہوگیا ہوگا اس
لئے اس نے دریا خان کے ساتھ لشکر بھی نہیں بھیجا۔ مگر دریا خان جس وقت
اس لڑکی کو لے کر واپس آنے لگا تو مینوں کو اس کا علم ہوگیا اور یہ

Scanned with CamScanner

بہت بڑی تعداد میں آکر منگانے کے دَرّے میں جمع ہوگئے۔ رکھ جس وقت یہاں آیا۔ اس کو پکڑ لیا اس اثنا میں لوڈر مل کے آدمی بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔ فریقین میں یہاں خونریز جنگ ہوئی لیکن دریاخان "سسں بدنی" کو لے جانے میں کامیاب ہوگئے۔

اس رشتہ کے علاوہ میو اور مینوں میں کسی اور رشتہ داری کا پتہ نہیں چلتا معلوم ایسا ہوتا ہے یہ شادی رواجی طور پر نہیں بادھاراؤ اور لوڈر مل کے تعلقات کو نبھانے کی وجہ سے ہوئی تھی۔

اس زمانے میں اکبر بادشاہ نے بین القوم شادیوں کا رواج ڈال دیا تھا خود اس نے مختلف راجپوت عورتوں سے شادیاں کیں تھیں جن کا ذکر مختلف تاریخی کتابوں میں موجود ہے۔ ایک میو عورت "بسرنی" جو بیسرو کی رہنے والی تھی کے بارے میں مشہور ہے کہ اسے اکبر بادشاہ نے شادی کرنے کی نیت سے منگا لیا تھا مگر دادا بامڑا اسے محل میں پیچھے سے "گو" کے ذریعہ چڑھ کر نکال لائے تھے۔

چوہان نسل مینوں کے علاوہ کئی ایک فرقہ مینوں کے اور بھی ہیں جو میر کاٹھات میرات گوڈا ت کہلاتے ہیں۔ مینوں میں ہندو مسلم دونوں قسم کی قومیں ملتی ہیں۔ یہ ان میں ایک عجیب بات ہے کہ ایک گوت دوسرے گوت کو گھٹیا سمجھتا ہے۔ اس لئے آپس میں رشتہ کرنے سے بھی گریز کرتے ہیں۔ یہ قوم بہادری اور شجاعت میں میو قوم کے علاوہ کسی کو اپنا ہمسر نہیں سمجھتی۔ جاٹ گوجر، راجپوت، رانگھڑ وغیرہ سے لڑنا توہین سمجھتی ہے

چوہان مینو کے متعلق تاریخ اجمیر میں لکھا ہے۔

دراصل اس قوم چوہان مینہ کا بانی مورثِ اعلیٰ پرتھوی راج چوہان راجہ اجمیر ہے جس نے ایک مینا عورت سے شادی کرلی تھی جس کے بطن سے بودھا، اور لاکھا دو پسر پیدا ہوئے مشہور ہے کہ لاکھا کی اولاد

سردہی میں پھیلی اور بودھا کی اولاد مگرہ میں آباد ہوگئی مشہور ہے کہ بودھا بمقام جانک رہتا تھا لیکن کوئی قلعہ اس کا نہیں اہل جس کو چلینڈ بھی کہتے ہیں اور انیب جس کو برڑ بھی کہتے ہیں۔

پرتھوی راج چوہان کے زمانے میں میو اور مینوں کا تعلق بہت گہرا رہ چکا ہے۔ انھوں نے متحدہ محاذ بنا کر کتنے ہی راجاؤں کو شکستیں دی ہیں۔ ایک مدت تک میو اور مینے خلط ملط رہ کر میان گنگ وجمن راجپوتانہ نواح دہلی و آگرہ کے حکمرانوں سے ٹکراتے رہے۔

یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ دونوں قومیں ہمیشہ لڑتی مرتی رہی ہیں اور ان کے پاس بڑی بڑی حکومتیں بھی رہ چکی ہیں جو آہستہ آہستہ ان کے ہاتھوں سے جاتی رہیں۔

ماضی میں جب کبھی کسی سیاسی نظریہ کی بدولت میوؤں پر کوئی مصیبت آتی تھی تو مینا میو قوم کا ساتھ دیتے تھے اور جب مینوں پر کوئی آفت نازل ہوتی تھی تو میو برابر مینوں کا ساتھ دیتے تھے۔ تعلقات کی اس گہرائی نے میو اور مینوں کو ایک رشتہ تک "سسں بدنی و دریاخان" پہنچا دیا۔

مندرجہ بحث سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ میو اور مینا قریب المخرج قوم تو ہو سکتی ہیں لیکن ان کو ایک ہی قوم بتانا تاریخ اور نسادی کی حقیقت کے خلاف ہے۔ ہم نے بتا دیا ہے کہ چھتری اقوام کے بعض گوت و پال آپس میں ضرور ملتے ہیں۔ مگر ان کا شجرہ نہیں ملتا۔ اس لئے میو اور مینا کو ایک قوم نہیں کہا جا سکتا یہ محض غلط فہمی ہے۔

اگر میو اور مینا کو ایک قوم کہا جائے تو پھر تمام چھتری اقوام ایک ہی قوم ہیں کیونکہ آخر میں سب سورج بنس اور چندر بنس ہیں۔

Scanned with CamScanner

جادو، خان جادو، خانزادہ

خان جادو، میو قوم کے ایک جادو نسل گوت کا نام ہے یہ لفظ اصل میں "یادو" تھا یادو سے جادو بنا، جادو کے ساتھ شاہان اسلام نے خان کا خطاب لگا کر "خان جادو" بنا دیا اور اسی لفظ کو بگاڑ کر بعض لوگوں نے "خان زادہ" بنا دیا ہے۔ انا للہ اس تحریف سے اس گوت کی اصل و نسل کو بھی مشکوک کرنے کی بدترین کوشش کی ہے مثلاً بعض لوگ خان جادو، میئوں کو پٹھان بنانے لگے بعض نے کہا کہ ان لوگوں نے نہایت چالاکی سے اپنا کرسی نامہ "یادو نسل" سے ملا دیا ہے وغیرہ وغیرہ

مورخین کی اس تحریف کے پس منظر میں دراصل اردو فارسی تاریخوں کا ایک لفظ "خانہ زاد" ہے جو ان تاریخوں میں متعدد مقامات پر آیا ہے مورخین نے اسی لفظ سے یہ اندازہ کیا ہے کہ خانزادہ قوم کی وجہ تسمیہ اردو فارسی تاریخوں کا یہی لفظ "خانہ زاد" ہے۔

یہ لفظ حسب ذیل مقامات پر اس طرح آیا ہے۔

تاریخ فرشتہ میں اس طرح ہے۔

۱۔ اور جب وہ لشکر کوٹلہ میں پہنچا۔ محرم کے ماہ ۷۹۳ھ میں ابوبکر شاہ بالاتفاق بہادر ناہر اور خان زادن فیروز شاہی کے ہمایوں خاں کی بے خبری میں اردو (لشکر) پر تاخت لایا۔ اور پندرہ آدمیوں کو مجروح کیا

۲۔ احمد خاں نے اپنے خانہ زاد داؤ خاں کو برسم رسالت فیروز شاہ کے پاس بھیج کر پیغام دیا۔

سیر المتاخرین میں ہے۔

اورا اورنگ زیب محمد خریف پسر اسلام خاں راکہ از خانہ زادن بادشاہی مقصد مہمات مذکور بود بادیگر متصدیان مخصوص ساخت۔

ان حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ کسی قوم کا نام نہیں بلکہ بادشاہ کے "پروردہ" نمک خوار یا پالتو لوگوں کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس زمانے میں بادشاہ ایسے لوگوں کو جو ان کی اطاعت قبول کر لیتے تھے بطور غلام کے استعمال کرتے تھے اور ان سے ہر قسم کے کام لیتے تھے اور اُن کو "خانہ زاد" کہہ کر پکارتے تھے۔ جیسا کہ آپ نے حوالہ میں ملاحظہ فرمایا ہے۔ کہ ابوبکر شاہ بالاتفاق ناہر بہادر شاہ خانہ زادن بادشاہی کے لشکر کو مغلوب کیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ناہر بہادر شاہ اور خانہ زادن بادشاہی دو الگ الگ چیزیں ہیں کیونکہ یہاں "و" "اور" استعمال کیا گیا ہے جبکہ یہ بات تاریخ اور بنساولی سے ثابت ہے کہ ناہر بہادر خان جادو گوت کا میو تھا اور اس گوت کا مورث بھی تھا۔

خانہ زاد" کا لفظ بہت سے شاہان نے بعد میں بھی اپنے مطیع اور فرمانبردار لوگوں کے لئے استعمال کیا ہے۔ مثلاً ایک مقام پر پیرا و تلارام آف ریواڑی کے لئے جنرل بخت خاں سپہ سالار نے اپنے ایک خط میں بادشاہ دہلی کو اس طرح لکھا ہے۔

صاحب عالم بہادر سلامت

آپ کا رقعہ پہنچا۔ عزت بخشی، آنکھوں سے لگایا۔ سر پر رکھا پیرا راؤ تلارام کو کہ آپ کا قدیمی خانہ زاد ہے بتاکید اکید لکھا جاوے گا کہ آئندہ یہ نسبت کسی مظلوم کے ظلم نہ کرے گا۔ آپ مطمئن رہیں اطلاع عرض ہے۔ زیادہ حد ادب

محمد بخت خاں سالار افواج ۱۵ محرم ۱۲۷۴ھ

تاریخ فرشتہ ص ۲۸۷ میں ایک جگہ لکھا ہے۔

اور بہرام خاں ترک بچہ جو فیروز شاہی خانہ زادوں میں سے تھا۔

اسی طرح سے بعض اور مقامات پر بھی مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے

نمک خواروں کے لئے یہ لفظ خانہ زاد بہت سی کتابوں میں استعمال کیا گیا ہے اس لئے لفظ خانہ زاد سے "خانہ جادو" نام کو ملانا ایک بد ترین تحریف ہے۔

اب ہم آپ کی توجہ خطاب کی طرف لے جائیں گے۔ شاہان اسلامیہ عام طور پر خطاب دینے کے عادی تھے۔ تہن گڑھ (بیانہ) جو جادو نسل کا سب سے بڑا مرکز تھا۔ اسے مسلمان بادشاہوں نے فتح کیا۔ وہاں "جادو گوت" کے جو لوگ مسلمان ہوئے یا انھوں نے بادشاہ کی اطاعت قبول کی۔ ان کے ساتھ خان کا خطاب لگایا گیا۔ چنانچہ انہیں جادو کہا جانے لگا اور جن جادوؤں نے اپنا مذہب تبدیل نہیں کیا وہ آج بھی جادو کہلاتے ہیں۔ جیسا کہ برج کے علاقے میں آج بھی ہندو جادوؤں کی چھت آباد ہے۔

تاریخ فرشتہ کی روایات کے مطابق سلطان ناصرالدین محمود نے غیاث الدین بلبن کو "خانِ اعظم الغ خان" کا خطاب دیا تھا۔ جیسا کہ بیشتر تاریخوں میں اسی خانِ اعظم الغ خان کا ذکر بار بار آیا ہے اسی طرح سے سانبر پال والی کوٹلہ کو "بہادر ناہر" کا خطاب دیا گیا۔ جو کہ ایک روایت کے مطابق فیروز شاہ تغلق نے شیر کا شکار کرنے میں کسی بہادری پر دیا تھا۔

"خان جادو" لفظ آہستہ آہستہ خانزادہ بن گیا اور لوگ غلط العام صحیح کے طور پر خانزادہ کہنے لگے۔ بعض لوگ "خان جادو" گوت کے آدمیوں کو پٹھان بتانے لگے۔ یا مسلمان بادشاہوں کی اولاد کہنے لگے یہ اصل میں اس لئے ہوا کہ "خان جادو" گوت میوؤں کا بہت ہوشیار اور عقلمند گوت تھا۔ میوات میں تہن گڑھ کی فتح کے بعد جب خود سر حکومتیں بننے لگیں تو خان جادو نسل کے لوگ حکمران بن گئے تھے چنانچہ

کوٹلہ، تجارہ، سرہٹہ، الور وغیرہ پر خان جادو نسل کی حکمرانی بہت زمانے تک رہی ہے۔ قدرتی بات ہے کہ اتنے لمبے عرصہ تک حکمران رہنے کی وجہ سے اس گوت کے لوگوں میں احساسِ برتری پیدا ہو گیا اور وہ اپنے آپ کو میوؤں سے بڑا سمجھنے لگے۔ حتیٰ کہ اپنے آپ کو میو نسل ہونے سے بھی انکار کرنا شروع کر دیا۔ اگر ان کا بس چلتا تو وہ کرسی نامے اور بنساولیوں کو بھی بدل ڈالتے۔

مختلف کتب مرقعۂ الور، ارژنگ تجارہ، مسلم یادو بنسی راجپوت وغیرہ کتابوں میں نہایت غلط روایات لکھ دی گئی ہیں اور اُن کے بعد جن لوگوں نے مختلف کتابیں یا تحقیقی مضامین لکھے انھوں نے بھی انھیں کتابوں کو سند بنا کر الٹا سیدھا لکھنے کی کوشش کی۔ سرکاری گزیٹر بھی اسی قسم کی روایات و حقائق "خان جادو" گوت کے بارے میں لکھتے رہے ہیں۔ کیونکہ انہیں وہ آدمی لکھواتے ہیں جن کا سرکار میں اثر و رسوخ ہے۔

کتاب "مسلم یادو بنسی راجپوت" میں جادو گوت کی جو تاریخ بیان کی گئی ہے۔ اس میں "میواتی" لفظ کی عجیب و غریب تاویل کی گئی ہے ایک جگہ لکھا ہے۔

درحقیقت تاریخوں کے اندر میواتی لفظ کا مفہوم صرف حکومت کرنے والی جماعت کے لئے مقرر ہے اور میو کا لفظ محکوم جماعت کے لئے۔ اگرچہ میو کا لفظ موجودہ زمانے کی ساخت نہیں ہے لیکن پھر بھی وہ تاریخوں کے اندر کہیں نہیں ملتا۔

مندرجہ بالا خیال اصل میں اسی احساسِ برتری کی غمازی کرتا ہے جسے ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ مصنف یادو بنسی راجپوت کا منشا یہ ہے کہ تاریخی کتب میں جو نکہ خان جادو نسل حسن خاں کے ساتھ "میواتی"

Scanned with CamScanner

لفظ آیا ہے۔ اس لئے یہ "حکمران" کے لئے استعمال کیا گیا ہے حالانکہ اگر تاریخیں مطالعہ کی جائیں تو حسب ذیل الفاظ بار بار ملتے ہیں۔

میوات، میواتی، میو، میوان، میواتیان

یہ غلط فہمی محض اس لئے پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مصنف موصوف خان جادو نسل کو میوؤں میں شمار نہیں کرنے دینا چاہتے ورنہ اس لفظ کو حکومت یا رعیت سے کیا تعلق میوات میں بعض غیر میواتیان کی حکومتیں بھی رہی ہیں۔ ان کو کہیں میواتی یا میو نہیں کہا گیا۔ میواتی تو صرف میوات کے باشندے کا یا میو کا ٹائیٹل ہے۔

خان جادو نسل کے سلسلہ میں تاریخ راجگان ہند مصنفہ نجم الغنی کا قتباس ملاحظہ فرمائیں۔ میوات کے پرگنہ تجارہ میں جو الور سے تیس میل تمال میں ہے ایک قوم خانزادہ نام قدیم سے آباد ہے جس کو چندر بنسی شری کرشن کی جادو نسل سے بیان کیا جاتا ہے۔ شری کرشن کی بارہویں پشت میں ایک شخص تہن پال تھا جس نے شہر بیانہ کے قریب قلعہ تہن گڑھ نایا ۵۹۲ھ میں شہاب الدین غوری نے یہ قلعہ فتح کر کے بہاؤ الدین طغرل و دے دیا۔

تہن پال کا بیٹا پاند پال مدت تک ادھر اُدھر مارا پھرا۔ اس نے سمبت ۱۱۷۳ رحی میں آجان گڑھ آباد کیا۔ اس کے بعد بیٹا اس کا انتی پال جانشین وا۔ انتی پال کا بیٹا ادھان پال ہوا اور ادھان پال کا بیٹا انسراج ہوا نسراج کے چند بیٹے تھے ان میں سے لکھن پال، پسر انسراج کے دو بیٹے انبر پال اور شیو بر پال ہوئے۔ یہ دونوں فیروز شاہ کے عہد میں جو ۷۵۲ھ مطابق ۱۳۵۱ء میں تخت نشین ہو کر ۷۹۰ھ مطابق ۱۳۸۸ء فوت ہوا مسلمان ہو گئے۔

مندرجہ اقتباس حقیقت پر مبنی ہے۔ اس میں جو شجرہ بیان کیا

گیا ہے۔ میو قوم کے ایک اور بڑے گوت "گوروال" کا کرسی نامہ بھی اسی نسل سے ملتا ہے۔ جیسے آپ خان جادو یا گوروال گوت کے ضمن میں ہماری تاریخ میں ملاحظہ فرمائیں گے "تاریخ مسلم یادو بنسی راجپوت" میں حسب ذیل تعریف بیان کی گئی ہے۔ خانزادہ لفظ کی ایک وجہ تسمیہ جس کا متن حسب ذیل ہے۔

لفظ خانزادہ دو لفظوں خان اور زادہ سے مرکب ہے خان کے معنی سردار اور امیر کے ہیں اور زادہ کے معنی پیدا شدہ۔ پس خانزادہ کے معنی سردار یا رئیس یا امیر زادہ کے ہوئے۔ چونکہ سانبر پال کو شیر کے شکار کرنے کے سبب بہادر ناہر کا اور مسلمان ہونے پر خان کا خطاب ملا تھا۔ لہذا ان کو اردو فارسی کتابوں میں بھی ہر جگہ بہادر ناہر اور پورا نام بہادر ناہر خاں لکھا گیا ہے۔ لیکن کثرتِ استعمال سے صرف ناہر خاں بھی کہنے لگے ہیں۔

پھر ناہر خاں سے جو اولاد پیدا ہوئی۔ اس کو خان کی اولاد ہونے کی وجہ سے خانزادہ کہنے لگے۔ ہندوستان کے فاتح پٹھان اور ترک تھے۔ جو اس خان اور خانزادے کے لفظ کو اپنا قومی اور معزز لفظ سمجھ کر شاہی خاندان کے افراد کے لئے استعمال کرتے تھے اور وہ جب کسی اپنے امیر یا وزیر یا سردار سے خوش ہوتے تھے تو عموماً ان کو بھی اسی معزز لفظ کا خطاب دیتے تھے۔

مستند تاریخی کتابوں میں اس میو حکمران کا نام "بہادر ناہر" یا "ناہر دیو" ملتا ہے۔ اس نام کے ساتھ خان کہیں نہیں ملتا! اسی طرح سے جن تاریخی کتابوں میں بہادر ناہر کے پوتوں قدو و جلو کا ذکر آیا ہے ان سے ساتھ بھی خان موجود نہیں ہے۔ تاریخ فرشتہ، طبقات اکبری، طبقاتِ ناصری وغیرہ کتب میں "بہادر ناہر" اور ان کے "کوٹلہ" کا ذکر موجود ہے

Scanned with CamScanner

لیکن نہ تو بہادر ناہر کے ساتھ خان کا لفظ لگا ہوا ہے اور نہ ہی اس خطاب کا ذکر موجود ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ "بہادر ناہر" کے ساتھ خان کا خطاب تھا۔ اور اس خطاب کی وجہ سے اس کی اولاد خانزادہ کہلائی درست نہیں معلوم ہوتا۔ مصنف تاریخ مسلم یادو بنسی معروف مرقع میوات نے اس کی دلیل میں بعض تاریخی کتابوں کے حوالے بھی دیئے ہیں۔ جن میں بہادر ناہر کے ساتھ خان لگا ہوا دکھایا گیا ہے۔ مگر یہ تاریخیں، قدیم فارسی تواریخ کے مقابلہ میں مستند نہیں ہو سکتیں۔

سانبر پال جس کو خان جادو کا مورث بتایا جاتا ہے کیبشری روایات کے مطابق یہ شخص لکھن پال کی اولاد ہے۔ لکھن پال کے ایک بھائی گوتراج تھے جو میو پال کے گوروال گوت کے مورث ہیں۔ بہادر ناہر کا خطاب سانبر پال کو ملا تھا جس کے متعلق زبانی روایات حسب ذیل بیان کی گئی ہے۔

ایک دفعہ فیروز شاہ بادشاہ اجمیر کو جاتے ہوئے تجارہ میں مقیم ہوئے۔ جہاں وہ شکار کو نکلے اتفاق سے سانبر پال بھی وہاں شکار کو آیا تھا۔ سانبر پال بادشاہ کو پہاڑوں میں لے گیا۔ جہاں شیر نے کوئی گائے پھاڑ ڈالی تھی۔ شیر پہاڑ کی کھوہ میں پڑا سو رہا تھا بادشاہ نے اس پر تیر کا نشانہ لگانا چاہا۔ مگر سانبر پال نے کہا کہ تلوار کا شکار کرنے میں زیادہ بہادری ہے۔ چنانچہ بادشاہ نے سانبر پال کو حکم دیا کہ تم تلوار سے شکار کرو۔ سانبر پال نے شیر کو للکار کر اس پر وار کر کے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ سانبر پال کی اس بہادری پر بادشاہ نے "بہادر ناہر" کا خطاب دیا یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس کو بادشاہ نے میوات میں جاگیر بھی دی تھی۔

جناب مولانا اکبر شاہ خاں نجیب آبادی نے اپنی کتاب "آئینہ حقیقت نما"

میں اس واقعہ کو اس طرح بیان کیا ہے

بہادر ناہر میواتی کا اصل ہندوانی نام سمیر پال یا سانبر پال تھا جس زمانے میں شہر حصار فیروزہ کی تعمیر کا کام شروع ہوا۔ ایک دن سلطان فیروز شاہ تغلق جنگل میں شیر کے شکار کو گیا جو لوگ اس شکار میں سلطان کے ساتھ تھے ان میں سانبر پال بھی تھا۔ سلطان نے شیر کو تیر کا نشانہ بنایا۔ اتفاقاً کاری زخم نہ لگا۔ شیر سلطان کی طرف جھپٹا اسی حالت میں سانبر پال نے شیر کے تیر مارا اور وہ سلطان تک پہنچنے سے پہلے ہی زمین پر گر پڑا۔ سلطان نے اس چابکدستی اور قادر اندازی سے خوش ہو کر سانبر پال کو بہادر ناہر کا خطاب دے کر میوات میں ایک جاگیر عطا کی۔ جو موجودہ ضلع گوڑگانوہ کی تحصیل نوح میں تھی۔

بہادر ناہر نے اس جاگیر میں پہاڑ کی چوٹی پر ایک قلعہ بنایا جو کوٹلہ بہادر ناہر کے نام سے مشہور ہوا۔ اس قلعہ کے نشانات اب تک موضع کوٹلہ میں موجود ہیں۔ بہادر ناہر نے کچھ دنوں بعد ہی اسلام قبول کر لیا اور فیروز تغلق کی وفات کے بعد سلطنت دہلی کے ضعف سے فائدہ اٹھا کر میوات پر قابض و متصرف ہو گیا۔ بہادر ناہر کو بعد میں اس بادشاہ کی طرف سے خان جادو کا معزز لقب ملا تھا جس کو بعد میں خانزادہ بنا لیا گیا۔

بہادر ناہر کی اولاد بہت دنوں تک برسر عروج رہی ہے۔ بڑے بڑے بادشاہوں کو انہوں نے اپنا مطیع اور فرمانبردار بنا لیا تھا۔ خانزادوں کی قوم ایک بڑی قوم ہے جو یوپی پنجاب اور راجپوتانہ وغیرہ مقامات پر بکثرت ملتی ہے۔ خانزادے کئی نسلوں سے ہیں بعض ان میں سے اپنے کو ملک بھی کہتے ہیں۔

جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ کہ مسلم بادشاہوں کو خطابات دینے کی عادت تھی۔ کیونکہ خود غیاث الدین بلبن کو خان اعظم الغ خان کا خطاب

دیا گیا تھا۔ اسی طرح سے سانبر پال کو بہادر ناہر کے خطاب سے نوازا گیا انہیں تنا ماں نے مسلمان ہونے والی جادو نسل کو خان کا خطاب دیا۔ کیونکہ جادوؤں کی ایک بہت بڑی تعداد ہندوؤں میں بھی موجود ہے جو پورے برج میں پھیلی ہوئی ہے۔

تاریخ مسلم یادو بنسی معروف بہ مرقع میوات کے مصنف نے اپنا کرسی نامہ تو جادو سے ملایا ہے لیکن وہ اپنے نام کو جادو ماننے کے لئے تیار نہیں جو تاریخ اور بنساولی کے ساتھ ناانصافی ہے۔

میو خالص چھتری راجپوت ہیں

ہم نے راجپوت اور چھتری کی اصلیت کے زیر عنوان واضح کیا ہے کہ چھتری راجپوت ہندوستان کی پرانی قوم ہے۔ صرف راجپوت کہلانے والی نسل کے اندر چھتری خون کا خالص ہونا مشتبہ سا ہو گیا ہے راجپوت کہلانے والوں میں خود ساختہ راجپوت بے شمار پائے جاتے ہیں حتیٰ کہ بعض گھٹیا اقوام نے بھی اپنے آپ کو راجپوت کہہ کر چھتری راجپوتوں کی صف میں پہنچا دیا ہے اس کی ایک وجہ تو یہی ہے۔ کہ جس کا ذکر چودھری محمد علی صاحب نے کتاب "راجپوت گوتیں" میں کیا ہے۔ دوسری وجہ ان کی اپنی بناوٹ ہے۔ تیسری وجہ چھتری راجپوت اقوام کی اندرونی تقسیم ہے۔ جس سے بے شمار قومیں و نسلیں وجود میں آگئی ہیں جیسا کہ کتاب "راجپوت گوتیں" میں مرقوم ہے۔

منو کے دہرم شاستر کی رو سے برہمن ویش (تجارت پیشہ) شودر (کمین) کہلاتی تھیں۔ اور راجپوتوں کی زیر حفاظت زندگی بسر کرتی تھیں برہمنوں اور راجپوتوں کے سوائے دوسروں کو جنیو پہننے کی اجازت نہ تھی

چھتری قوم اور یہ تینوں قومیں ورن کہلاتے تھے۔ برہمنوں کا کام ویدوں کا پڑھنا اور سنانا تھا اور چھتریوں کا کام ملک کی حکومت اور حفاظت اور ہتھیار بند رہنا تھا۔ ایک ورن کا آدمی دوسرے ورن کا کام کرنے سے اپنی قوم سے خارج ہو جاتا ہے۔ مورخوں کی تحقیقات اقوام کا نتیجہ ہے کہ امیری یا غریبی یا دیگر وجوہات نے اب تک کچھ نہ کچھ لوگوں کو ایک ورن سے دوسرے ورن میں ضرور چڑھایا یا گرایا ہے مگر راجپوت اقوام میں بہت کم لوگ شامل ہو سکے ہیں۔ اس قوم نے ان وجوہات سے جن کا ذکر پہلے باب میں کیا جا چکا ہے۔ کروڑوں آدمیوں کو اپنے سے خارج کر کے زیادہ تر شودروں میں پہنچا دیا ہے۔ اور اب تک خارج کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔

مسلم راجپوتوں کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ قوموں اور نسلوں کے خلط ملط ہونے کی ایک وجہ یہ ذات پات کی بندشیں بھی ہیں۔ اور زمانہ قدیم میں اس کی پابندی بہت کی جاتی تھی۔ اہل میوات کی حکایات و روایات کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے نواح میں بھی اس قسم کی بہت سی قومیں بن گئیں۔ کہا جاتا ہے کہ مسمی چاند جورا جائل کا لڑکا تھا اور جس نے چندینی آباد کی۔ وہ ہندو مذہب رکھتا تھا۔ چاند کی اولاد میں سے کسی نے ایک گائے کو مار ڈالا اس وجہ سے تمام کسوا ہوں نے اس کو ذات باہر ڈال دیا۔ اور اب وہ ساری نسل گوروے کہلاتی ہے۔ بعد میں یہ نسل مسلمان ہو گئی۔ اس قوم نے زراعت پیشہ اختیار کیا اگر یہ کوئی دوسرا پیشہ اختیار کر لیتی تو یقیناً اس کا شمار بھی گھٹیا اقوام میں ہونے لگتا۔

پس یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ میو قوم کی ہمیشہ یہی عادت رہی ہے کہ اس نے کسی دوسری قوم کے ساتھ رشتہ ناطہ کا تعلق قائم نہیں کیا۔

Scanned with CamScanner

میو قوم کے لوگ چھتری کا راجپوت کہلانے والی قوموں سے بھی رشتہ ناطہ نہیں کرتے اور مسلمان ہونے کے باوجود بھی یہ قوم آج تک گوت نات کی بندشیں مضبوطی سے تھامے ہوئے ہے اس نے اپنی تمام چھتریانہ خصوصیات کو باقی رکھا ہے جس کی بناء پر یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ میو اپنے اندر خالص چھتری راجپوت خون رکھتے ہیں۔

۱۔ میو قوم دوسری اقوام کے ساتھ اختلاط پسند نہیں کرتی۔
۲۔ دوسری اقوام میں رشتہ ناطہ کے خلاف ہے۔
۳۔ گوت وپال کی عصبیت بہت زیادہ ہے۔
۴۔ میوات یا بیرون میوات میں وہ اپنی آبادیاں علیحدہ بسانے کے عادی ہیں۔
۵۔ دیہاتی زندگی اور زراعت پیشہ کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔
۶۔ کسی قوم کے اختلاط سے متاثر نہیں ہوتی۔ ان کے چودھراتوں کا نظام بہت مربوط ہے جو دوسری قوموں سے اسے ممتاز کرتا ہے۔

بہماوت و گوری

بہماوت اور گوری میوؤں کے دو گوت ہیں۔ جن کے بارے میں بعض حضرات نے یہ غلط فہمی پیدا کی ہے کہ ان میں اول الذکر برہمن نسل سے ہے۔ اور برہمن سے بہماوت بنا ہے۔ اسی طرح گوری غوری سے بنا ہے۔ یہ دونوں توجیہات غلط ہیں۔
بہماوت کے بارے میں ہم نے کبیشروں سے پوری تحقیقات اور چھان بین کی ہے اور اس کا کرسی نامہ بھی ہم نے نقل کیا ہے اور اس کا کرسی نامہ میوؤں سے ملتا ہے۔ آپ ملاحظہ فرمائیں۔

کرسی نامہ۔

گوری گوت غوری نہیں ہے۔ گور تو چھتریوں کے مشہور راج کلوں میں سے ایک کل کا نام ہے کیونکہ اور بھی کئی گوتوں کے نام راج کلوں کے نام پر پائے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ نام بھی راج کل کے نام پر ہی رکھا گیا ہے۔ ٹاڈ راجستان میں مسٹر ٹاڈ نے بھی اپنی مرتبہ فہرست میں اس نام کو درج کیا ہے۔ اس نسل کے متعلق مولوی نجم الغنی صاحب کتاب راجگان ہند میں لکھتے ہیں۔

یہ نسل اگرچہ راجپوتانے میں کبھی برسر ترقی نہیں ہوئی مگر بزرگ سمجھتی ہے۔ اس نسل سے قدیم راجے بنگالے کے فرماں روا تھے اور ان کے نام سے وہاں دار الحکومت لکھنوتی گور مشہور ہوا۔ یہ لوگ بنگالے کے بعد اجمیر کے طرف نامور ہوئے۔ پرتھوی راج کے معرکوں میں ان کا بطور مشہور سرداروں کے ذکر ہے۔ شاہ جہاں شہنشاہ نے راجہ بٹھل داس گوڑ کو جس کی اولاد میں راجگڈھ ضلع اجمیر کے جاگیردار ہیں اس کی بہادرانہ حکومتوں کے سبب رن تھنبور عطا کر کے مثل دوسرے راجاؤں کے منصب پنج ہزاری دیا تھا۔ گوڑوں کی پانچ شاخیں ہیں۔

میو حکومت قائم نہ ہونے کے وجوہ

یہ ایک بڑا سنجیدہ سوال ہے کہ میو جیسی بہادر قوم جو ہمیشہ لڑتی اور قربانی دیتی رہی۔ وہ اپنی کوئی بھی متحدہ یا غیر متحدہ ریاست باقی نہ رکھ سکی اور نہ ہی اس قوم میں کوئی راجہ یا نواب موجود ہے۔ اس سوال کو حل کرنے کے لئے دراصل ہمیں تاریخ کی گہرائیوں میں جانا ہوگا اور قومی عادات و خصائل کا بھی جائزہ لینا ہوگا۔ جو دراصل کسی قوم کے

Scanned with CamScanner

حکمراں بننے یا نہ بننے میں بے حد دخیل ہوتے ہیں۔

میوات کی موجودہ آبادی اس وقت کی ہے جب مسلمان فاتح ہندوستان میں داخل ہوئے اور انھوں نے راج بنسوں کی حکومتیں خراب کیں۔ اس وقت بہت سی چھتری راجپوت اراولی پربت کی وادیوں میں آباد ہوگئے۔ یہاں ان کی جھنڈیں بس گئیں تاکہ اپنی حفاظت کر سکیں اور دشمن کا مقابلہ کر سکیں۔ یہ بھی آپ مانیں گے کہ ہر قوم کا کبھی زبردست عروج ہوتا ہے پھر اس عروج کے بعد اس کا زوال شروع ہوجاتا ہے جیسا کہ آرین چھتری نسلیں بھی کسی زمانے میں ہندوستان کی ایک عظیم الشان جنگجو قوم تھی۔ ساری دنیا میں ان کا بول بالا تھا۔ بڑے بڑے جودھا اور بہادر راجپوت چھتریوں نے اس قوم میں جنم لیا لیکن اس قوم کے زوال کا بڑا سبب آپس کا حسد و رقابت تھی جس نے نہ صرف پوری چھتری قوم کو تباہ کیا بلکہ اس بھارت ورش کو لگ بھگ ایک ہزار سال تک غیر میوؤں کا غلام بنائے رکھا۔

جس زمانے میں ہندوستان میں چھتری اقوام کا دور دورہ تھا۔ میو قوم بھی حکمراں تھی ان کے متعدد راج بنسوں میں کتنے ہی بڑے بڑے راجہ اور دیش مکھ تھے۔ ایک طرف دہلی میں تنوار نسل کی حکومت تھی تو دوسری طرف بیانہ تھن گڑھ میں جادو حکمراں تھے۔ لیکن جس وقت محمود غزنوی، محمد غوری اور شہاب الدین غوری نے ہندوستان پر پے در پے حملے کئے۔ تو ان حملوں نے ہندوستان کے چھتری حکومتوں کو تتر بتر کر دیا۔ قومیں اور نسلیں ادھر سے ادھر ہوگئیں محمود غزنوی سے شہاب الدین غوری تک کا زمانہ ایسا گزرا ہے جس میں ہندوستان بری طرح سے طوائف الملوکی اور انتشار کا شکار ہوگیا تھا۔ خصوصاً راجپوتانہ میں پھیلنے والی اراولی پربت کی ساخیں ان چھتریوں کی آماجگاہ بن...

قدیم فارسی تاریخوں میں علاقہ میوات کو "کوہ پایہ میوات" کے نام سے موسوم کیا جاتا رہا ہے۔ کیونکہ میوات کا یہ پہاڑی سلسلہ دہلی کے جنوب میں مہرولی سے شروع ہوجاتا ہے جہاں تنوار نسل کی راجدھانی تھی۔ جو گڈھ دھامینہ کے نام سے مشہور ہے۔ اسی مقام پر ۶۵۸ھ میں بعہد ناصر الدین محمود میوات پر حملہ آور ہوئے اس وقت مہارانا کوزانا بالوت میو قوم کا راجا تھا جس نے غیر ملکی حملہ آوران کا مقابلہ بڑی بہادری سے کیا۔ یہی وہ مقام ہے۔ جب تومر بنس کی حفاظت کے لئے بہادر میو غیاث الدین بلبن سے لڑے۔ اور ایک لاکھ کی تعداد میں شہید ہوئے۔

شہاب الدین غوری اور اس کے بعد قطب الدین ایبک کے حملوں کا مقابلہ تھن گڈھ میں جادو نسلوں نے کیا۔ اسی طرح راجپوتانہ، مارواڑ، میواڑ اور میرواڑہ کے حکمران جن کی بنساولیاں میوؤں کے ساتھ بہت قریب سے ملتی ہیں۔ بیرونی حملہ آوران کا مقابلہ کرتے رہے۔ فرماں روایان قرولی، ڈونگرپور، اور جے پور کے رئیس بھی میوؤں کے ساتھ نہایت قریبی نسلی تعلق رکھتے ہیں۔

کوٹلہ ایک زمانے میں میوات کی راجدھانی رہی ہے۔ جہاں ناہر بہادر جادو نسل میو حکمران تھے۔ اسی طرح الور میں راجہ حسن خاں میواتی کی حکومت تھی۔ تجارہ میں میوؤں کی ریاست رہ چکی ہے۔ ان کے علاوہ پورے میوات میں بہت سے دیشمکھ اور رئیس اپنے عہد میں حکومتیں کر چکے ہیں۔ مثلاً پاہٹ کوٹ میں، راؤ مالہا میولی میں راؤ سیمنٹ سرہٹہ میں لوڈر مل ڈابک میں وغیرہ وغیرہ، خان جادو نسل کے بہت سے میوؤں کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں پورے میوات میں پھیلی ہوئی تھیں۔

شاہان اسلامیہ کے مسلسل حملوں اور ان کے مشنری کاموں کا نتیجہ یہ ہوا کہ چھتریوں کی بڑی تعداد مسلمان ہونا شروع ہوگئی۔ میوؤں کے بعض گوت

گوت ویال بھی محمود غزنوی کے عہد میں مسلمان ہو گئے تھے۔ اس زمانے کے حالات اگرچہ تاریکی میں ہیں تاہم بعض انگریزی تاریخوں اور کیے چند کی کتابوں سے کچھ روشنی پڑتی ہے۔

درمیانی زمانہ جو تین صدیوں کا ہوتا ہے ہندوستان کی چھتری راجپوت اقوام عجیب مذہبی کشمکش میں مبتلا تھیں جس کے متعلق گلوزری آف دی ٹرائیبس پنجاب صفحہ ۴۳ پر لکھا ہے۔

مسعود غازی نے بہت سے میو لوگوں کو مسلمان بنایا تھا۔ رائے پتھورا مہاراج نے ان کو پھر سے ہندو ہونے کو کہا۔ اور وہ ہندو دھرم میں آ گئے۔ لیکن قطب الدین ایبک کے زمانے میں ان میں سے بعض کو پھر مسلمان بنا لیا گیا۔

کیسٹری روایات سے بھی یہ پتہ چلتا ہے کہ چھتری قبائل خاص طور پر جو جاٹ نسلیں جب مسلمان ہوئیں تو پرتھوی راج چوہان نے ان کو دوبارہ ہندو دھرم میں داخل کرنے کی کوشش کی اور اس مقصد کے لئے سختیاں بھی کیں۔ لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی۔ کیونکہ شاہانِ اسلامیہ کے پے در پے حملے اس کی ان کوششوں کو ناکام بناتے رہے۔

قطب الدین ایبک نے جس وقت جادو نسلوں کو مفتوح کیا تو ان میں سے بعض مسلمان ہو کر اپنا اصل مقام چھوڑ کر اِدھر اُدھر پھیل گئیں اور اپنی چھوٹی چھوٹی ریاستیں قائم کر لیں۔ جیسا کہ میوؤں کی جادو نسل "خان جادو" اسی زمانے میں دوسرے مقامات پر حکومتیں قائم کرنے میں کامیاب ہوئی۔ جادوؤں کے ساتھ خان کا خطاب بھی اسی عہد میں لگایا گیا جس کا مقصد انہیں ہندو جادوؤں سے ممتاز کرنا تھا۔

ان حالات سے اندازہ ہوتا ہے کہ میوؤں کی حکومتیں مختلف ادوار میں قائم رہی ہیں۔ لیکن چونکہ ان کی آبادی اور میوات کا علاقہ دہلی کے قریب رہا ہے جہاں مسلمان حکمران آ کر تاخت و تاراج کا کام شروع کرتا تھا اس

لئے یہ قدرتی امر تھا کہ میوات ان کے حملوں سے زیادہ متاثر ہوئی۔ ان کی بادی، حکومت، مذہب، معاشرت میں بھرپور تبدیلیاں آتی چلی گئیں۔ دوسرے چھتری راجپوت راجہ بھی ان کی مدد کرنے میں ناکام رہے۔ یہی وجہ تھی کہ میو قوم کے بارہ پال اور باون گوت اپنی متحدہ ریاستیں قائم نہ کر سکے۔ اس کے علاوہ وہ مندرجہ ذیل وجوہ اور بھی ہو سکتے ہیں۔

۱ ۔ میو تعلیم یافتہ نہ تھے۔ وہ طریقِ حکمرانی سے ناواقف تھے۔

۲ ۔ ان کی بڑی تعداد بیرونی حملہ آوروں سے شکست کھا کھا کر میوات کے مختلف حصوں میں پھیل گئی۔

۳ ۔ وہ بہت خود پسند اور مغرور تھے۔ اپنے بھائیوں سے حسد و رقابت رکھتے تھے جس کی وجہ سے وہ اپنے دوسرے حکمران بھائیوں کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ ہر میو اپنے کو راجہ اور چھتری سمجھتا تھا۔ وہ اپنے کو کسی دوسرے کے ماتحت کرنے میں کسرِ شان سمجھتا تھا۔ اس پھوٹ کے نتیجہ میں بیرونی حملہ آور اور زیادہ مضبوط ہوتے چلے گئے اور میوات میں ان کی حکومتیں قائم ہو گئیں۔

۴ ۔ مہارانا کا کورانا بالوت میوؤں کو بارہ پال و باون گوتوں پر تقسیم کر چکے تھے اس لئے ہر پال و گوت نے اپنے آپ کو زیادہ افضل و برتر سمجھنا شروع کر دیا تھا جس کی وجہ سے ان میں اندرخانہ بہت سے تنازعات اور جھگڑے پیدا ہوتے رہے۔

۵ ۔ یہ لوگ عموماً زمین دار پیشہ و دیہات میں آباد تھے۔ زمیندار کی عادت ہوتی ہے کہ وہ زمین کا مالک ہونے کے بعد کسی چیز کو خاطر میں نہیں لاتا ان میں بڑے بڑے زمیندار بھیا راجہ کہلاتے تھے۔ وہ اپنے ساتھ گھوڑے اور سوار بھی رکھتے تھے۔ اگر موقعہ پڑا تو وہ لوٹ مار بھی کرتے تھے جیسا کہ تاریخی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے ڈر سے دہلی کے دروازے جلد

تمام بند ہو جاتے تھے۔

ٹاڈ نے ایک جگہ لکھا ہے۔

شاہان دہلی اپنے اوج و اقبال میں ہندوستانی تاجداروں کو عموماً زمیندار کہتے تھے اور یہ لفظ ہرگز تحقیر آمیز نہ تھا۔ بلکہ ہندی لفظ راجہ کا ترجمہ ہے۔ ہندوستان کے راجہ بھیا راجہ کہلاتے تھے چھتری راجپوتوں میں اس لفظ کی بڑی قدر ہے۔ بڑے تاجداران ملک بھیا راجہ یا زمیندار کا لفظ اپنے تئیں کہلوانا بہت پسند کرتے تھے۔

ایک مسلمان مورخ اس طرح لکھتا ہے۔

میوات کا علاقہ بہت فراخ ہے۔ اس میں پہاڑ و جھاڑیاں ایسی ہیں جن میں ان میواتی سرداروں اور جاگیرداروں کو چھپ جانے کا خوب موقعہ مل جاتا ہے۔ چنانچہ جب کبھی ان میو سرداروں پر دہلی کی طرف سے فوج کشی ہوتی تھی تو یہ سردار اور بھومیا راجہ برابر مقابلہ کرتے تھے۔

(تاریخ ہند مولوی ذکاء اللہ جلد اول)

دوسرے مقام پر یہی مصنف اس طرح سے رقم طراز ہیں۔

۶۵۸ھ میں خان الغ خان اعظم حسب الحکم سلطان کوہ پایہ وسوالک و رنتھنبور پر لشکر کش ہوا۔ راجپوت و میوات و سوالک کے راناؤں نے سرکشی پر کمر باندھی اور بڑا لاؤ لشکر جمع کیا۔ وہ ان سے ایک بڑی لڑائی لڑا اور مغلوب کیا اور ان کا ملک میوات فتح کیا۔

اگرچہ اس لڑائی میں بڑے بڑے امیر مارے گئے لیکن کھیت بلبن کے ہاتھ رہا۔ اڑھائی سو سردار مخالفوں کے گرفتار ہوئے۔ دس ہزار میواتی اس لڑائی میں مارے گئے (تاریخ ہند مولوی ذکاء اللہ)

بھمیا راجاؤں کا لوہا دہلی کی حکومت بھی مانتی تھی۔ ان کی حکومت اگرچہ بے ضابطہ ہوتی تھی۔ تاہم وطن کے مقابلہ کے لئے بہت سے راجہ اکٹھے

ہو جاتے تھے۔ ان کا طریق حکمرانی وہی تھا جو زمانہ قدیم میں چھتری راجپوتوں کا تھا۔ میوؤں میں چودھراتوں کی تقسیم کے بعد پال چودھری یا تھانبہ دار چودھری بھی سردار بن گئے تھے۔ جنہوں نے بیرونی حملہ آوروں سے اپنے عہد میں لڑائیاں لڑی ہیں۔ "آئین قیصری" میں اس کا ذکر اس طرح سے آیا ہے۔

اب اس کے برخلاف راجپوتانے کی حالت ہے۔ جہاں چھتری راجپوتوں کی راجدھانیاں ہیں۔ جن میں قدیم قوانین اور آئین موجود ہیں اور حکومت کرنے کی سرشت ہی اور طرح کی ہے۔ رئیس ایک موروثی سرگروہ ایک جنگی فرقے کا ہوتا ہے جس کے اراکین صدہا برس سے زمین کے مالک چلے آئے ہیں اور چھوٹے چھوٹے سربرآوردہ امراء جدی ہوتے ہیں۔ راجہ اپنے خاندان میں اول اور اعلیٰ ہوتا ہے باقی اور اس کے بھائی بند ہوتے ہیں خوف کے وقت خاندان کی شاخیں آپس میں ایک ہو کر وقت کے راجہ سے مل جاتی ہیں۔ ان پر معمولی حالتوں میں راجہ (چودھری) کا اختیار بہت محدود ہوتا ہے۔ (آئین قیصری ص۱۰۱)

مسلمان بادشاہوں نے بہت سے میو چودھریوں یا بعض گوتوں کو خوشامد یا لالچ سے اپنی طرف راغب کر لیا تھا۔ اور ان کو مفتوح کرنے کے بعد خطابات یا جاگیریں اور حکومتیں دینا شروع کر دی تھیں مگر یہ سب ان کے ماتحت ہوتی تھیں۔

مثلاً خان جادو گوت کے سردار سنبھر پال کو "ناہر بہادر" کا خطاب دیا اور اس کو حکومت بھی عطا کی۔ اس کے مسلمان ہونے پر اسے اپنے ساتھ شریک جنگ بھی کیا۔ جیسا کہ "تاریخ فرشتہ" میں ہے۔

بادشاہ غیاث الدین تغلق شاہ نے خاں جہاں اور بہادر ناہر کو مع لشکر گراں سلطان ناصر الدین محمد کے دفع کے واسطے تعین کیا۔

Scanned with CamScanner

لودھی عہد حکومت میں بھی میوات میں شاہان لودھی نے بہت سے راجہ اور حاکم میوات میوؤں میں سے مقرر کئے تھے۔ خانزادہ خان جادو گوت کے بہت سے حاکم اسی زمانے میں مقرر کئے گئے۔ میوات کا علاقہ مسلم حکمرانوں کے لئے ایک مرکز بن چکا تھا۔ لیکن عہد بابری میں ایک بار پھر زبردست فوج کشی ہوئی۔ جس میں حسن خان میواتی رانا سانگا کے ساتھ مل گئے تھے۔ یہ جنگ فتح پور سیکری کے مقام پر لڑی گئی۔

اکبر کے عہد میں متعدد میو سردار منصب دار اور جاگیر دار بنا دیئے گئے تھے۔ لیکن ایک غالب اکثریت اس کی دشمن بھی تھی جس کا ثبوت۔

پانچ پہاڑ کی راجائی اور لوہرو میرو دل
آدھے اکبر بادشاہ آدھے پاہٹ ٹوڈر مل

سے ملتا ہے۔

اورنگ زیب کے عہد میں میوؤں کی طاقت بٹی ہوئی رہی۔ بعض لوگ اس کے منصب دار بن گئے اور بہت سے اس کے مخالف اور باغی تھے۔ اس کے مرجانے کے بعد ملک میں اور بھی زیادہ بغاوتیں اور سرکشیاں شروع ہوگئیں۔ چاروں طرف طوائف الملوکی پھیل گئی۔ چنانچہ اکثر راجپوت راجہ اس عہد میں اپنی عملداریاں قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے مگر میوؤں نے اس گوٹ کے زمانے میں بھی اس طرف توجہ نہ کی۔ اور وہ گومگو کی کشمکش میں مبتلا رہے۔ بعض حکمرانوں نے انھیں اپنی حکومتیں اور ریاستیں قائم کرنے کے لئے بھی استعمال کیا۔ علاوہ ایک زمانے میں میو جٹوں کے زبردست حامی تھے۔ انھوں نے بھرت پور کے قیام میں مدد کی سورج مل کے لڑکے جواہر سنگھ کا ساتھ بھی دیتے رہے۔ سنگل یا گھوڑیہ اور ڈہروت میوؤں نے مانچیڑی کے نروکہ راجپوت راؤ پرتاب سنگھ کی حمایت کی اور بھاری قربانیاں دیکر الور ریاست قائم کرائی۔

میو قوم بہت قناعت پسند اور سادہ ہوتی چلی گئی۔ وہ ایک طرف شاہان اسلامیہ کی سازشوں کا شکار ہوتی رہی اور دوسری طرف خود سر راجاؤں نے اسے آلہ کار بنا کر استعمال کیا۔ وہ کاشتکار اور زمیندار تو رہے لیکن اپنی حکمرانیاں باقی نہ رکھ سکے۔

یہی مختصر وجوہ ہیں۔ جن کی بناء پر میو اپنی ریاستیں قائم کرنے میں ناکام رہے۔

اندکے با تو گفتم و بدل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

اب ہم اس مضمون کو اسی پر ختم کر رہے ہیں۔ آپ تیسری قسط کا انتظار کیجئے ہم بہت جلد انشاءاللہ میوات کی پوری جلد نکال رہے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ آپ ہمیں مزید مشورہ دیں گے اور اس سلسلہ میں ہماری مدد کریں گے۔

یہ شوق ہمیں کیوں پیدا ہوا کیونکہ ہم ایک میو قوم کے گھر میں پیدا ہوئے ہیں اور جب اسکول یا کالج جاتے ہیں تو ہر بچے کی کتاب پر اس کے نام کے سامنے کسی پر جاٹ تو کسی پر رائیں کسی پر تال تو کسی پر سید اور کسی پر پٹھان لکھا ہوتا ہے۔ جب ہم نے یہ دیکھا تو ہمیں یہ محسوس ہوا کہ ہم بھی ایک زندہ دل قوم میں پیدا ہوئے ہیں اور ایک اچھی فیملی سے تعلق رکھتے ہیں لہذا ہم لوگوں کو بھی چاہیئے کہ ہم اپنے میو تصور کو اجاگر کریں اور اپنے نوجوان بہن بھائیوں کو بتائیں کہ ہم میو ہیں اور زندہ دل قوم ہیں۔

جلد نمبر ۲

دوسرا حصہ

میں آل پاکستان میئو سوشل آرگنائزیشن کا چیف آرگنائزر چودھری
کریم خان میئو بی ۴۸ پیلیز کالونی بلاک N نارتھ ناظم آباد کراچی قوم سے
اپیل میں معذرت چاہتا ہوں۔ اگر اس کتاب میں کسی قسم کی غلطی محسوس ہو
تو آپ اپنے مشورے سے نوازیں۔ ہمیں امید ہے آپ ہمیں ضرور مشورہ
دیں گے اور معلومات فراہم کریں گے۔ تاکہ ہم آئندہ جلد نمبر ۳ میں کسی
قسم کی کوئی غلطی نہ کریں اور صحیح مرتب کر سکیں لہٰذا جس شخص کو جیسی
معلومات ہوں وہ ہمیں خط کے ذریعہ آگاہ کریں۔ مجھے امید ہے کہ
آپ اپنی معلومات اور قیمتی مشوروں سے ضرور مطلع کریں گے۔

آپ کا خادم
چودھری کریم خان میئو

میں صوبیدار قمر الدین سابقہ پتہ موضع موہٹی پور گول بھلا پاس باگھوڑیا
نیرا لوتا۔ میری سروس تقریباً بیس بائیس سال کی ہوگی ہے ۱۹۶۵ء
کی جنگ میں اور میرا بھائی سلیمان صوبیدار کھیم کرن کے محاذ پر تھے ہم نے
یہ جنگ قوم اور ملک کی وفاداری کے لئے دل کھول کر لڑی اور ہمارے
مسلمانوں کے کوئی فوجی موت سے نہیں ڈرتے تھے۔ میرے بڑے بھائی
سلیمان خان نے جو تین جنگیں لڑ چکا ہے۔ رن کچھ اور ۱۹۶۵ء کے محاذ پر
پاس پاس رہے۔ EME نو بٹالین ڈی (D) کمپنی کے کمانڈر ہے
۱۹۶۵ء میں بھی کھیم کرن کے محاذ پر ٹینک چلا رہے تھے ۱۹۷۰ء
کی جنگ میں بھی ہم دونوں بھائی کھیم کرن کے محاذ پر تھے۔ ہم نے اس
جنگ میں دیکھا کہ میئو قوم کی بہادر خواتین نے جو کردار ادا کیا اس کی
مثال اپنی آپ ہے۔ ہمیں کھانے پینے کی جس قدر بھی اشیاء مورچوں
میں ملا کرتی تھیں وہ ہماری بہادر قوم کی خواتین سپلائی کرتی تھیں۔
جو سارے دن تو چولہا جلاتی تھیں اور رات کو ہمارے لئے مورچوں
میں کھانا سپلائی کرتی تھیں۔ یہ ایک تاریخی کردار ہے کہ میئو قوم
جس خطے میں رہتی ہے اس پر کوئی بھی بادشاہ یا حکومت حملہ کرے تو وہ
اس کا مردانہ وار مقابلہ کرتی ہے اور اپنی زمین کی وفادار ہوتی ہے اور
اس کی حفاظت کرنا خوب جانتی ہے۔ اس بات کی تاریخ گواہ ہے
کہ جب بھی کسی شہنشاہ نے جنگ میں شکست کھائی اس نے میئو جیسی
عظیم قوم کو اپنی مدد کے لئے پکارا۔ اور اس کی مدد کی۔ اس کی زندہ
مثال تاریخ فرشتہ اور تاریخ اکبری کو اٹھا کر دیکھئے کہ مغلوں سے
مقابلہ کیا اور مغل حکومت میئو کے سامنے جھکی جیسا کہ تاریخ سے ظاہر
ہے۔ حسن خان میواتی اور رانا سانگا جیسی ہستیوں نے جان

کی بازی لگا دی۔ اب آپ کو اور کیا بتاؤں لیکن اتنا بتا دوں کہ یہ جو سلسلہ میو تنظیم کا جاری ہوا ہے اس میں قربانیاں میرے بڑے بھائی چودھری کریم خان کی ہیں۔ جس کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔

آج پاکستان کے گوشے گوشے میں میو برادری چمکتی ہوئی نظر آ رہی ہے۔ کیونکہ ان کو شروع سے ہی سیاسی شعور تھا۔ یہ سیاست میں پہلے عطاء اللہ شاہ بخاری کے ساتھ میں چلتے رہے۔ پھر یہ کراچی آنے کے بعد ذوالفقار علی بھٹو کی پارٹی میں شامل ہو گئے۔ جب بھٹو کا اور احمد رضا قصوری کا اختلاف ہوا تو یہ بھٹو پارٹی چھوڑ چکے تھے۔ بھٹو مارشل لا جب ملک میں آئی تو اس پر ڈی۔ پی۔ آر لگایا اور اس کو جیل میں بند کر دیا۔ میں بدقسمتی سے اس دور میں ڈپٹی مارشل لا ایڈمنسٹریٹر کا پی۔ اے تھا اور کراچی میں آن ڈیوٹی تھا۔ جب گھر والوں نے اس کو مجبور کیا کہ پیپلز پارٹی سے استعفیٰ دیدیں تو یہ استعفیٰ دینے کے بعد جیل سے رہا ہوا۔ بعد میں اس نے تحریک استقلال اصغر خان کی پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔

کیونکہ اس کے دوست ڈاکٹر رحیم الحق تھے۔ اسی دوستی کی وجہ سے تحریک استقلال میں گئے لیکن تحریک استقلال سے بہت جلد چھٹکارا لیکر اس نے اپنی ایک تنظیم آل پاکستان میو سوشل آرگنائزیشن تشکیل دی اور اپنی برادری کے لوگوں سے ملا جس میں اس کے سب سے بڑے خیر خواہ اور سپورٹر چودھری حبیب الرحمن بلم گڑھ کھیڑا والے تھے جو کہ حکومت پاکستان کے اعلیٰ درجے پر فائز تھے۔ دوسرے سپورٹر چودھری موج خاں بلان کھیڑیا ہیں۔ تیسرے مقصود صاحب چوتھے الحاج اظہار الحسن نئی کراچی سے پانچویں جان محمد کورنگی سے۔ ضلع تھرپارکر سے عبدالصمد میو۔ جن لوگوں کے تعاون سے یہ تنظیم چلائی اور ۱۹ دسمبر کو جیسے ہی ضیاء صاحب کے ریفرنڈم کا اعلان ہوا تو ریفرنڈم کی حمایت میں پوری میو برادری نے ریفرنڈم میں تعاون کیا

جس کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے کہ میو ٹاؤن کا سلسلہ بھی جاری ہے اور میو برادری کی جدوجہد بھی جاری ہے اور زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو آپ کے سامنے موجود ہے۔

اس میں جن حضرات کا تعاون حاصل رہا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ جناب مسعود احمد ولد مقصود خان میو مل اونر، طارق جمیل ایس۔ پی ضلع تھرپارکر لیفٹیننٹ عطا محمد، عبدالوحید ولد چھجو خاں، محمد یعقوب دھنگل، محمد حنیف ولد شیر محمد۔ میجر حنیف احمد ولد کرنل امیر احمد، صوبیدار قمر الدین ولد خان محمد محمد یٰسین ولد ہمت خان، بندو خان جوندھیکا والا، سلیمان پیپلز کالونی ایل بلاک، محمد حفیظ ٹھیکیدار، صوبیدار آس محمد، نظام الدین میو سیکرٹری فتح ٹیکسٹائل مل، یوسف خان وغیرہ۔

Scanned with CamScanner

میوڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد (میٹرک پاس)

نام	ولدیت	گوٹ	پتہ
محمد ابراہیم	عبدالرحمن	پونگلوٹ	F/105 جہانگیر روڈ کراچی
عبدالمجید	کلیم خان	پاہٹ	F/105 جہانگیر روڈ کراچی
عبدالوہاب	کلیم خان	〃	4/2 پی سی ایچ سوسائٹی کراچی
محمد انعام خان	خان محمد	دہنیگل	7/20 سی ایریا لیاقت آباد کراچی
محمد یعقوب خان	بالو خان	دیمروٹ	7/20 سی ایریا لیاقت آباد کراچی
بدرالدین	بالو خان	〃	〃 〃 〃 〃
عبدالستار خان	بندو خان	چکمالیہ	8/510 لیاقت آباد کراچی
محمد یامین	جھنڈے خان	دولوٹ	4/184 〃 〃 〃
محمد شاہد	محمد صابر	نائی	R/2/2 شریف آباد کراچی
محمد اظہر	محمد صابر	نائی	〃 〃 〃
عبدالعزیز	محمد صابر	نائی	〃 〃 〃
فروغ احمد	ظہیر الدین	چھرکلوٹ	ناظم آباد کراچی
چراغ احمد	〃	〃	〃 〃 〃
افتخار احمد	فروغ احمد	〃	〃 〃 〃
نصرت خان	عبدالرحمن	〃	〃 〃 〃
محمد ایوب خان	عنایت اللہ	〃	〃 〃 〃
محمود خان	—	پاہٹ	نارتھ ناظم آباد کراچی
محمد مقصود خان	—	〃	2/1342 عزیز آباد کراچی
امین الرحمن	—	〃	〃 〃 〃
تشکیل احمد	خلیل احمد	〃	〃 〃 〃
عبدالرشید	عبداللہ	پانگلوٹ	D/326 کورنگی کراچی
نور محمد	عبدالکریم	بالوٹ	D/161 〃 〃
انوار خان	〃	ڈیمروٹ	D/421 〃 〃
امتیاز احمد	فضل احمد	〃	〃 〃 〃
محمد یاسین	چھوٹے خان	〃	G/273 〃 〃
محمد قیوم	نواب علی	دہنیگل	C/666 〃 〃
ظہور احمد	عبدالکریم	ڈیمروٹ	G/371 〃 〃
عبدالشکور	ظہور احمد	〃	D/327 〃 〃
		〃	〃 〃 〃 〃

میوڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد (میٹرک پاس)

نام	ولدیت	گوٹ	پتہ
عبدالرزاق	وزیر خان	ڈیمروٹ	D/334 کورنگی کراچی
عبدالرؤف خان	اسمٰعیل خان	〃	سی ایریا
محمد رفیق	عبدالمجید	پاہٹ	〃 〃
محمد نعیم	محمد ابراہیم	دہنیگل	G/506 〃 〃
قدرت اللہ	عنایت اللہ	〃	〃 〃 〃
عبدالمجید	عیسیٰ خان	گورحال	H/165 جیکب لائن کراچی
مقصود علی	کریم اللہ خان	پانگلوٹ	2/ج پاک کالونی کراچی
خلیل احمد	عبداللہ	پاہٹ	4/2 سوسائٹی کراچی
ظہیر الدین	مقبول احمد	چھرکلوٹ	دستگیر کالونی کراچی
نور الدین	فخر الدین	بالوٹ	14/1406 دستگیر کالونی
محمد حمید خان	نثیر خان	پاہٹ	بلاک 2 سوسائٹی کراچی
محمد سعید خان	〃	〃	〃 〃 〃
محمد شریف	محمد یوسف	باگوڑمیہ	1/1293 ڈرگ کالونی کراچی
محمد یونس	〃 〃	〃	〃 〃 〃 〃
حاجی شیر محمد	—	دہنیگل	اسٹریٹ 10 کوہی روڈ لیاقت آباد کراچی
محمد انیس	عبدالرحیم خان	〃	سعود آباد کراچی
عبدالمجید	عبدالحمید	〃	〃 〃 〃
نیاز احمد	پھول خان	پاہٹ	ماڈل کالونی کراچی
عبدالرحمن	کالے خان	دہنیگل	گاندھی نگر کراچی
بشیر محمد	—	دہنیگل	دھرم سی واڑہ کراچی
محمد صباح خان	—	پاہٹ	گلبرگ کراچی
امیر الدین	دین محمد	دہنیگل	محمود آباد کراچی
قیام الدین	شہاب الدین	بالوت	G/852 کورنگی
جمیل احمد	وزیر خان	تائی	ڈرگ کالونی کراچی
عبداللطیف	محمد یعقوب	چھرکلوٹ	حویلی بھائی سنگھ قصور
محمد سعید	امید خان	〃	〃 〃 〃
محمد عمران	عبداللہ	〃	〃 〃 〃
عبدالحق	محمد ابراہیم	〃	〃 〃 〃

میو ڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد (میٹرک پاس)

نام	ولدیت	گوٹ	پتہ
عبدالعزیز	محمد ابراہیم	چھرکلوٹ	حویلی مجاہد سنگھ قصور
جمیل احمد	عبدالوہاب	〃	〃 〃 〃
عبدالمجید	عبدالسلام	〃	〃 〃 〃
محمد یقین	〃 〃	〃	〃 〃 〃
عبدالوہاب	حامد خان	چھرکلوٹ	〃 〃 〃
محمد اشرف	کنول خان	〃	〃 〃 〃
عبدالسلام	حسنہ	〃	〃 〃 〃
نور محمد	حسن خان	〃	〃 〃 〃
سمیع خان	کلی خان	کمالیہ	〃 〃 〃
محمد خان	محراب خان	لنڈوات	رائیسان ڈاک خانہ چونگ لاہور
عید و خان	سلطان خان	ٹینگل	حویلی رکھیہ والی قصور
عبدالرحمٰن	شجاعت خان	لنڈوات	رائیسان ڈاک خانہ چونگ لاہور
سرحن خان	—	〃	بدیان قصور
فیروز خان	رائے خان	ڈینگل	حویلی ترکھانوالی - لاہور
شیر محمد	جمعہ خان	نائی	اجینا والا شیخو پورہ
نصیب خان	جگمال خان	〃	〃 〃 〃 〃
شمس الدین	رغم خان	گورروال	چک ۳۶ کوٹ رادھاکشن قصور
وزیر خان	〃	〃	〃 〃 〃 〃
وحید الدین	〃	〃	〃 〃 〃 〃
موسیٰ خان	محمد اسحاق	چھرکلوٹ	حویلی مجاہد سنگھ قصور
فتح خان	بدھی خان	دولوٹ	جلال پور
محمد سلمان	جگن خان	ڈہنگل	کادیوند قصور
محمد اسحاق	محمد اسمٰعیل	گورروال	چک ۳۶ کوٹ رادھاکشن قصور
محمد اقبال	احمد حسین	ڈیمروت	〃 〃 〃 〃 〃
عبدالمجید	سرحن خان	گورروال	〃 〃 〃 〃 〃
محمود خان	امراؤ خان	گومل	〃 〃 〃 〃 〃
ولی خان	محمد ابراہیم	〃	〃 〃 〃 〃 〃 〃
محمد اسحاق	—	〃	〃 〃 〃 〃 〃 〃

میو ڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد (میٹرک پاس)

نام	ولدیت	گوٹ	پتہ
نصیر الدین	زغم خان	گورروال	چک ۳۶ کوٹ رادھاکشن قصور
نور رشید احمد	احمد خان	〃	۲۰ کرشن نگر لاہور
خدا بخش	—	ٹینگل	للیانی قصور
حنیف خان	عبدالرحیم خان	〃	مغل پورہ لاہور
انیس خان	〃	〃	〃 〃
محمد یونس	〃 〃	〃	R 〃 〃 مغل پورہ لاہور
محمد ادریس	〃 〃	〃	〃 〃 〃 〃
احمد دین	ارحن خان	ڈیمروت	للیانی قصور
محمد شفیع	محمد خان ماسٹر	گورروال	شاہزادہ لاہور
نور احمد	مراد خان	ڈیمروت	رکھانوالہ
سردار خان	امراؤ خان	〃	وطنیہ قصور
رشید احمد	شریف الدین	پاہٹ	مدکے دیڑ وال قصور
فیض احمد	خان بہادر سردار خان	ڈہینگل	نیاکی کوٹ قصور
محمد طفیل	〃 〃	〃	〃 〃 رادھاکشن قصور
کرم الٰہی	〃 〃	〃	〃 〃 〃
ضیاء الٰہی	〃 〃	〃	〃 〃 〃
محمد اسحاق	معاملہ	〃	〃 〃 〃
بشیر احمد	شادی خان	〃	〃 〃 〃 〃
جمال الدین	—	〃	〃 〃 〃 〃
کپتان محمد حسین	—	چھرکلوٹ	کھرڑیل تحصیل ڈسکہ
قمر خان	—	دینگل	رائے ونڈ قصور
اسلام الدین	علاؤ الدین	کلالیہ	اسلامیہ میڈیکل ہال نیاکاہنا قصور
منظر خان	غفور خان	دینگل	ہائی اسکول شام کوٹ قصور
ماسٹر شیر خان	جلال الدین	ڈیروال	موضع ترور لاہور
سردار خان	سلمان خان	پاہٹ	〃 〃 〃 〃
سردار خان	کھلو خان	〃	〃 〃 〃 〃
آسرا محمد	محمد خان	ڈیرول	〃 〃 〃 〃
وزیر خان	عبدالرحمٰن	دینگل	〃 〃 〃 〃

میو ڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد (میٹرک پاس)

نام	ولدیت	گوٹ	پتہ
جمعہ خان	میر خان	ڈینگل	موضع نرور لاہور
مراد خان	-	سوکیڑیا	〃 〃 〃
عشق خان	رسول خان	ڈینگل	〃 〃 〃
محمد اقبال	کالے خان	سوکیڑیا	〃 〃 〃
محمد وشن	〃 〃	〃	〃 〃 〃
دوست محمد	〃 〃	〃	〃 〃 〃
محمد صدیق	سردار خان	ڈینگل	〃 〃 〃
جان محمد	سلیمان خان	سوگن	〃 〃 〃
کریم خان	الٰہی بخش	میتگل	〃 〃 〃
محمد اصغر	افضل خان	گوروال	موضع ساگرپور سیالکوٹ
عبدالمجید	دراب خان	〃	〃 〃 〃
فضل حسین	〃 〃	〃	〃 〃 〃
اجمل حسین	〃 〃	〃	〃 〃 〃
افضال حسین	〃 〃	〃	〃 〃 〃
شرف الدین	سہراب خان	〃	〃 〃 〃
محمد اختر	شہاب الدین	〃	〃 〃 〃
محمد یامین	رحمت خان	〃	موضع کوجوکی ڈاکخانہ دیہال سیالکوٹ
عبدالرحیم	عبدالمجید طاہر	〃	موضع ساگرپور سیالکوٹ
محمد حسین	-	چھرکلوٹ	موضع کھتریل تحصیل ڈسکہ
محمد رمضان	بھونڈو خان	ڈنہگل	بیگووال ڈسکہ سیالکوٹ
ولی خان	بھوند خان	〃	〃 〃 〃
محمد حسین	چھبر خان	چھرکلوٹ	موضع کھتریل تحصیل ڈسکہ سیالکوٹ
محمد طفیل	نثیر خان	〃	بھاؤ چک گھوتل تحصیل ڈسکہ
علیسی خان	جگمال	ہنگل	خوجہ تحصیل شجاع آباد ملتان
کریم خان	الٰہی بخش	〃	〃 〃 〃
رحیم خان	〃	〃	〃 〃 〃
رحیم خان	جگمال خان	〃	〃 〃 〃
شہاب خان	سلطان خان	〃	〃 〃 〃

میو ڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد (میٹرک پاس)

نام	ولدیت	گوٹ	پتہ
محمد خان	چوہٹ خان	میتگل	خوجہ تحصیل شجاع آباد ملتان
محمد ابو لیث	جگمال خان	〃	〃 〃 〃
فیاض احمد	〃 〃		〃 〃 〃
رحیم خان	جمال خان	〃	〃 〃 〃
چاند خان	[illegible]		〃 〃 〃
نذر خان	سگرو خان		〃 〃 〃
محمد اسحاق	عبدالرحیم		〃 〃 〃
عطا محمد	محمد یوسف	[illegible]	سکندر آباد ملتان
نجم الدین	پیر خان	[illegible]	[illegible] میان میتو ملتان
رفیق الدین	〃		〃 〃
محمد تقی	محمد یعقوب		〃
معین الدین	[illegible]	[illegible]	[illegible] ملتان
انوار احمد	[illegible]		[illegible] قریشی روڈ پرانا سکھر
نور محمد			〃 〃 〃
محمد اختر	سکندر خان	پاہٹ	ہیرآباد حیدرآباد
اکبر خان	〃	〃	〃 〃 〃
سکندر خان	-	〃	B/17/1 معراج کالونی حیدرآباد
عبدالوہاب	محمود خان	〃	〃 〃 〃
عبدالشکور	فخر خان	〃	جام شورہ حیدرآباد
عبدالرؤف	عبدالشکور	ڈیمروٹ	〃 〃 〃
بشیر احمد	حمید خان	ڈینگل	چک 15/675 پیر محل لائل پور
محمد ایوب	یٰسین خان	〃	چک 16/675 〃 〃
محمد اسحاق	نذر خان	〃	〃 〃 〃
عبدالوحید	عبدالرحمٰن	دیمروٹ	〃 〃 〃
محمد اصغر	صوبیدار محمد عمر	〃	〃 〃 〃
محمد اکبر خان	〃 〃	〃	〃 〃 〃
محمد سعید	علیسی خان	〃	〃 〃 〃
نذر خان	شادی خان	〃	چک 675 گ ب

Scanned with CamScanner

میوڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد (میٹرک پاس)

نام	ولدیت	گوٹ	پتہ
محمد اقبال	تاج خان	ڈہنگل	چک 77 گ ب بیرمحل لائل پور
محمد خان	عبدالکریم	〃	〃 〃 〃
نذر حسین	شادی خان	〃	〃 〃 〃
محمد حسین	کیسرا	جھر کلوٹ	گرونانک پارہ [illegible] لائل پور
محمد صدیق احمد	حسن خان	ڈہنگل	105 سی گلبرگ کالونی لائل پور
بلال خان	حاجی عبدالحکیم	〃	33 سیراجی اسٹریٹ کرشن نگر
صوبیدار رحیم خان	الٰہی بخش	〃	خوجہ تحصیل شجاع باغ ملتان
محمد الیاس	رحیم خان	〃	〃 〃 〃
محبوب علی خان	عبداللہ خان	پاہٹ	احمد پور سیال ضلع جھنگ
محمد سلیمان	اللہ یار خان	ڈہنگل	ریلوے کالونی مکان [illegible] ساہیوال
محمد سلطان	محمد سلیمان	〃	〃 〃 〃
نواز حسین	بندو خان	پونگلوٹ	کوارٹر 14/9 نئی کراچی
انوار حسین	نور حسین	〃	〃 〃
ظہیر الحسین	بندو خان	〃	〃 〃
بدر الحسن	〃	〃	〃 〃
ظہور احسن	〃	〃	5-E/B/6/11 سیکٹر نیو کراچی
اکبر عالم	عبدالوہاب	〃	واہ کینٹ راولپنڈی
محمد حسین	محمد اسمٰعیل	〃	جٹ لینڈ کراچی
محمد فاروق	کریم بخش	جھر کلوٹ	بلدیہ ٹاؤن کراچی
محمد شفیع	باز خان	〃	گرین اسٹیٹ ایجنسی بلدیہ کراچی
عبدالقیوم	محمد یونس	ڈمبروٹ	سعید آباد بلدیہ ٹاؤن کراچی
محمد علی	لال خان	گوروال	487 بلدیہ ٹاؤن کراچی
چودھری حبیب الرحمٰن	چودھری عنایت الرحمٰن	پونگلوٹ	15/6 سی ون ایریا لیاقت آباد کراچی
ذاکر الرحمٰن	〃 〃	〃	〃 〃 〃
شفیق الرحمٰن	〃 〃	〃	〃 〃 〃
مجیب الرحمٰن	〃 〃	〃	7/19 سی ایریا لیاقت آباد کراچی
عطاء الرحمٰن	مجیب الرحمٰن	〃	〃 〃 〃
جمیل الرحمٰن	〃 〃	〃	〃 〃 〃

میوڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد (میٹرک پاس)

نام	ولدیت	گوٹ	پتہ
رئیس الرحمٰن	مجیب الرحمٰن	پونگلوٹ	7/19 سی ایریا لیاقت آباد کراچی
بدر الرحمٰن	محمد ابراہیم خان	〃 〃	3/145 شریف آباد کراچی
ذاکر کریم	چودھری کریم خان	پاگوڑیا	بھیلیز کالونی کراچی F-7 E 4
طاہر خان	قمر الدین	〃	صوبیدار قمر الدین مکان 〃 〃
خالد محمود	〃	〃	〃 〃 〃
ارشد محمود	〃	〃	〃 〃
محمد مظہر	حاجی محمد علی	ڈہنگل	ڈرگ کالونی نمبر 3 کراچی
میوڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد			**F.A/FSC**
بدر الرحمٰن	محمد ابراہیم	پونگلوٹ	شریف آباد کراچی
اسد وہاب	عبدالوہاب	پاہٹ	3/105 جہانگیر روڈ کراچی
عبدالرحمٰن	چودھری حبیب الرحمٰن	پونگلوٹ	15/6 سی ون ایریا لیاقت آباد کراچی
محمد قربان خان	—	〃	7/6 〃 〃 〃
محمد فاروق	—	〃	〃 〃 〃 〃
محمد صدیق	—	〃	〃 〃 〃 〃
زاہد علی	برکت علی	دولوٹ	35/6 لیاقت آباد کراچی
حامد علی	〃	〃	〃 〃 〃
ظہور احمد	فتح خان	〃	〃 〃 〃 〃
اقبال احمد	ظہور احمد	〃	〃 〃 〃
اشعال احمد	〃	〃	〃 〃 〃 〃
محمد مصطفیٰ خان	محمد شفیع خان	گوروال	67/6 لیاقت آباد کراچی
محمد لیاقت خان	〃	〃	〃 〃 〃
قمر نیازی	〃	پاہٹ	ناظم آباد کراچی
ریاض نیازی	—	〃	〃 〃
محمد احمد	محمد خان	〃	عزیز آباد کراچی
عبدالرحمٰن	〃	〃	〃 〃
عبدالرشید	بیر خان	آہنگیریا	61/5 کورنگی کراچی

میو ڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد ۸۴ F.A (F.S.C)

نام	ولدیت	گوت	پتہ
شبیر خان	نور محمد	آنگریا	D/3325 کورنگی کراچی
بشیر احمد	دوست محمد	باہٹ	D/422 〃 〃
محمد ایوب	نواب علی	ڈیمروٹ	G/371 〃 〃
شکیل احمد	وحید خان	دہنگل	G/567 〃 〃
محمد حنیف	محمد خان	〃	۴-۹-۲ ڈرگ روڈ کراچی
محمد راشد	محمد طاہر	باہٹ	14/2 سوسائٹی کراچی
محمد اشرف	—		
عبدالسلام	محمد ابراہیم	〃	33/9/A دستگیر کالونی کراچی
محمد سعید خان	شیر خان	〃	سوسائٹی کراچی
محمد مجید خان	〃	〃	بلاک 2 سوسائٹی کراچی
محمد حنیف خان	محمد یوسف	باگوریہ	293/1/2 ڈرگ کالونی کراچی
محمد شریف	عبدالرشید	〃	ڈرگ کالونی کراچی
محمد حامد	—	باہٹ	ڈرگ کالونی کراچی
عبدالمجید	جان محمد		رامسوہی کراچی
شوکت علی	عبدالتواب	چھرکلوٹ	حویلی سجان سنگھ قصور
عبدالرحیم	عبدالستار	〃	〃 〃 〃
محمد حنیف	یعقوب خان	〃	〃 〃 〃
احمد خان	نور خان	〃	〃 〃 〃
شادی خان	رسول خان	گوروال	رئیس ڈاکخانہ للیانی قصور
محمد اقبال	حاجی عبدالحکیم	دہنگل	33 سیوا جی اسٹریٹ کرشن نگر لاہور
عبدالحکیم	عبدالکریم	〃	〃
نصیر الدین	نور خان	〃	یتوگی
چھوٹے خان	خدا بخش	ڈہروال	حویلی ترکھانوالی ضلع لاہور
فخر الدین	زعیم خان	گوروال	چک ۶۷ راڈھاکشن - قصور
ابراہیم	عبدالوحید خان	دہنگل	۶۴ لوئر مال لاہور
تسنیم	—	گوروال	چک ۳۹ کوٹ رادھاکشن قصور
محمد اسلم زاہد	محمد اسحاق	〃	〃 〃 〃
خلیل احمد	محمد اقبال	ڈیمروٹ	〃 〃 〃

میو ڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد ۸۵ F.A (F.S.C)

نام	ولدیت	گوت	پتہ
قاسم علی	محمد اقبال	ڈیمروٹ	چک ۵۶ کوٹ رادھاکشن قصور
محمد ابراہیم	سرویا	گوروالہ	〃 〃 〃
نور شید احمد	احمد خان	پانیز	۹ کرشن نگر - لاہور
محمد اختر	بشیر احمد	بلیانہ	شاہی ودھنا ضلع قصور
محمد عمر	سرحسن خان	نائی	بیدیاں قصور
حقدار خان	امراؤ خان	ڈیمروٹ	موضع وطنہ ضلع قصور
حشمت خان	سلیمان خان	سرماتا	مانگوکی ڈاکخانہ ٹھٹھانار لاہور
عبدالمجید	—	〃	〃 〃
محمد شریف	موسیٰ خان	〃	مالکوکی ڈاکخانہ ٹھٹھانار 〃
محمد رمضان	غلام حسین	〃	〃 〃 〃
وقار عالم	محمد توفیق	دہنگل	بیناکی کوٹ شیر سنگھ - قصور
عبدالرحمن	محمد یامین	〃	〃 〃 〃
بشیر احمد	عبدالرحمن	دہنگل	〃 〃 〃
وحید احمد	〃	باہٹ	7/B/A فصل پورہ ریلوے کالونی لاہور
ارشاد احمد	〃	〃	〃 〃 〃
شمیم احمد	〃	〃	〃 〃 〃
اقبال احمد	〃	〃	〃 〃 〃
جے۔کے۔ قاسم	سعید خان	〃	گوبندا ڈاکخانہ نور پور
اورمان خان	رحمت خان	دہنگل	ڈاکخانہ چھانگوال - قصور
نور خان	امر خان	〃	ہائی اسکول تتہ کوٹ 〃
محمد حسین	ماسٹر مراد	سوکٹریا	موضع ترور - لاہور
مجید خان	چھوٹو خان	دولوت	〃 〃 〃
حسین خان	نذر خان	کھاریا	〃 〃 〃
حفیظ خان	محمد علی	—	〃 〃 〃
محمد وس	کالے خان	سوکٹریا	〃 〃 〃
قمر حیات	کریم خان	منگل	〃 〃 〃
محمد مصطفیٰ خان	نظام الدین	گوروال	موضع ساگر پور سیالکوٹ
ایس ایم سعید ملوکا	〃	〃	〃 〃

میوڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد

F.A (F.S.C)

نام	ولدیت	گوت	پتہ
اصغر حسین	افضل حسین	گوروال	موضع ساگرپور - سیالکوٹ
محمد اسحاق	محمد ابراہیم	مینگل	نوحہ تحصیل شجاع آباد ملتان
نصیر الدین	جگمال خان	〃	〃 〃 〃 〃
نور الحق	ہمت خان	〃	〃 〃 〃 〃
محمد افضل	شادی خان	〃	〃 〃 〃 〃
محمد ایوب	دل میر خان	〃	〃 〃 〃 〃
عبدالرحیم	گھسیٹے خان	ڈیمروٹ	ڈاکخانہ سکندر آباد - ملتان
رحیم بخش	رحمت خان	مینگل	نوحہ تحصیل شجاع آباد ملتان
نعیم الدین	عبدالقیوم	ڈیمروٹ	7/67 میاں چنوں ملتان
محمد اکبر	محمد حسین	چھرکلوٹ	کوٹھی 392 ق ملتان چھاونی
محمد یاسین	کریم خان	ڈیمروٹ	بنی والا - لودھراں
عبدالشکور	محمد دین	〃	ٹرالی والا - لودھراں
فیض محمد	رحیم خان	〃	چک 16/575 پیرمحل - لائل پور
عبدالوحید	عبدالغفور	ونہیکل	〃 〃 〃
جان محمد	چمن خان	چھرکلوٹ	چک 671/22 پیرمحل - لائل پور
عبدالجبار قیصر	محمد یوسف	ڈیمروٹ	〃 〃 〃
صدیق علی خان	خلیل خان	دنیگل	〃 〃 〃
محمد عثمان خان	سلیمان خان	〃	گورنمنٹ کالج - ساہیوال
حسن جاوید	نبدو خان	پونگلوٹ	سٹی اسٹیشن کراچی
اختر عالم	عبدالوہاب	〃	واہ کینٹ - راولپنڈی
شوکت علی	لال خان	گوروال	87/4 سعید آباد بلدیہ کالونی کراچی
	BSC	B-A	
ظہور الحسن	الحاج حسنی نبدو خان	پونگلوٹ	لوئی ٹاؤن نیو اسٹیٹ ایجنسی کراچی
حسن اقبال	〃	〃	〃 〃 〃
حسن عرفان	〃	〃	بالو محلہ انسا ورکنیٹ مکان ۲۳/۳۳
محمد اقبال	ظہور محمد	پنوار	مکان ۲۸۱/۷ بندر روڈ سکھر
رکن الدین	الٰہی بخش	ڈیمروٹ	عبدالرحمٰن اسٹریٹ مکان ۲ لاہور

میوڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد

B.A/BSC

نام	ولدیت	گوت	پتہ
محمد زمان خان	محمد سلطان خان	دنیگل	گورنمنٹ کالج ساہیوال
محمد اظہار خان	خان محمد	〃	F-4/9/4 جہانگیر روڈ ایسٹ کراچی
نثار احمد	〃	〃	〃 〃 〃
محمد سعید خان	محمد افتخار خان	پاہٹ	7/2ء سی ایریا لیاقت آباد کراچی
کرنل عبدالمنان خان	چھنوں خان	〃	2/14 پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی
غلام محمد ڈاکٹر	عبدالجبار خان	〃	7/352 لیاقت آباد کراچی
مبارک شیر خان	عباس [illegible]	گوروال	شریف آباد - کراچی
عبدالقادر	—	—	نصیر آباد - فیڈرل ایریا کراچی
حافظ صغیر احمد	بشیر احمد	ڈیمروٹ	〃 〃 〃
سرفراز	فروغ احمد	چھرکلوٹ	ناظم آباد کراچی
سرفراز نیازی	—	پاہٹ	〃 〃
آصف نیازی	—	〃	〃 〃
یوسف نیازی	—	〃	〃 〃
سرفراز خان	نسیم خان	ڈیمروٹ	3/H بلاک ناظم آباد
علی احمد وکیل	عنایت اللہ	چکمالیہ	بلاک H ناظم آباد کراچی
خلیل اللہ وکیل	〃	〃	〃 〃 〃
کفایت اللہ وکیل	〃	〃	〃 〃 〃
محمد یعقوب	—	پاہٹ	نارتھ ناظم آباد - کراچی
عظیم الرحمٰن B.C	عبدالرحمٰن	وتولوٹ	8/925 عزیز آباد کراچی
افضال الرحمٰن B.C	〃	〃	〃 〃 〃
اشفاق الرحمٰن B.C	〃	〃	〃 〃 〃
انیس الرحمٰن	—	پاہٹ	2/1345 عزیز آباد - کراچی
نور شیر خان وکیل	عباس خان	ڈیمروٹ	4/106/5 کریم آباد کراچی
عبدالعزیز	شمشیر خان	—	125/G کورنگی - کراچی
خلیل احمد	عبداللہ خان	پاہٹ	2/14 سوسائٹی کراچی
جان محمد خان	حرمت خان	پاہٹ	جی ایریا کورنگی کراچی
عبدالقیوم	عبدالروف	ڈیمروٹ	〃 〃 〃
جمیل احمد خان	عبداللہ خان	پاہٹ	سوسائٹی کراچی (2/14)

میو ڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد B.A (BSC)

نام	ولدیت	گوت	پتہ
کفیل احمد خان	عبداللہ خان	پاہٹ	سوسائٹی کراچی (2/14)
عبدالعلیم خان	عبدالکریم خان	ند	B-9 سوسائٹی کراچی
عبدالرشید	عبدالعلیم خان	ند	ند ند ند
محمد زاہد	جلیل احمد	ند	سوسائٹی کراچی (2/14)
صغیر احمد	جہانگیر خان	دہینگل	16/5/16 دستگیر کالونی کراچی
محمد شریف	شیر خان	پاہٹ	بلاک 2 سوسائٹی کراچی
کرنل اختر شاہ	-	رر	کیماڑی - کراچی
محمد حسین خان	-	ند	ند ند
محمد اصغر خان	-	ند	گلبرگ - کراچی
محمد اسلم	نواب خان	دہنگل	اسٹریٹ نمبر 1 ہ بی روڈ لیاقت آباد کراچی
ریاض احمد	پھول خان	پاہٹ	ماڈل کالونی - کراچی
احسان شیر خان	-	ند	پیر الٰہی بخش کالونی کراچی
اکبر خان	سکندر خان	ند	دستگیر کالونی کراچی
محمد اسحاق خان	ند	رر	ند ند
سبحان خان وکیل	اسمٰعیل خان	نائی	رستم ہاؤس - لاہور
امیر الدین	نصیب خان	کمالیہ	حویلی بجانب سنگھ - ضلع قصور
کرنل اے جے شیر	میجر عبداللہ	لنڈوات	8/2 ٹیمری سرور - لاہور چھاونی
ظفر اقبال	عظیم الدین	دہینگل	ہمنگ روڈ - لاہور
عظیم الدین وکیل	حیدر علی	ند	ند ند ند
قمر الدین وکیل	عبدالغفور	ہنگل	ند ند ند
جان محمد	ند	ند	ند ند ند
حشمت علی	رحمت علی	لنڈوات	C-27 ماڈل ٹاؤن لاہور
نوید شفاعت	شفاعت احمد خان	ند	اسلامیہ کالج سول لائن لاہور
کرنل اعجاز احمد خان	ڈاکٹر موسیٰ خان	ند	73/E ماڈل ٹاؤن لاہور
محمد عثمان خان	مالے خان	پاہٹ	نارتھ ناظم آباد
عطا محمد	اکا خان	کمالیہ	کوارٹر 7 ج 23 ریلوے کالونی مغل پورہ لاہور
حشمت خان	کرنل رحمت خان	باگوڑیہ	C-11 ماڈل ٹاؤن - لاہور
ظہور خان	نور خان	پاہٹ	موضع نرور تحصیل لاہور ضلع لاہور

میو ڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد B.A/BSC

نام	ولدیت	گوت	پتہ
ابراہیم خان	کالے خان	سوکریا	موضع نرور تحصیل لاہور ضلع لاہور
چاند خان	چھوٹے خان	دہینگل	ند ند
محمد علی خیر	نفول خان	ند	
نور الدین	سہراب خان	ڈڈوال	موضع ساگر پور تحصیل ... لاہور
اختر حسین	افضل حسین	"	ند رر
محمد مصطفیٰ	نظام الدین	ند	رر رر ند
عبدالمجید طاہر وکیل	محمد اسحاق	ڈیڈوال	ند رر ند ند
سیف اللہ خان وکیل	عبدالمجید طاہر	"	ند ند ند
محمد اختر	-	چھرکلوٹ	... تحصیل ڈسکہ سیالکوٹ
محمد یامین	نور محمد	ڈیمروٹ	ند رر ند
محمد حنیف خان	سنسر خان	چھرکلوٹ	ند ند ند
بدر الدین وکیل	چمن خان	زناوال	موضع خوجہ تحصیل شجاع آباد ملتان
عبدالرزاق وکیل	جگمال خان	سنہنگل	رر ند
نصیب خان	عبداللہ	"	ند ند
عبدالرشید	موج خان	"	ند ند
عظمت خان	بندو خان	"	ند ند
نور الحسن	ہمت خان	ند	رر ند
محمد الیاس	عبدالرحیم خان	ند	ند ند
عبدالجبار	عزیز الدین	ڈیمروٹ	مکان 7/4 میاں خیون ملتان
شکیل احمد	نجم الدین	رر	ند ند
محمد حسین	محمد ایوب	چھرکلوٹ	مکان 392 ملتان چھاونی
نور الدین	-	سنہنگل	... والا ڈاکخانہ ... شجاع آباد
محمد اختر	-	ڈیمروٹ	... والا کارخانہ ...
محمد اسمٰعیل	-	رر	ند ند
رحمت علی	بدھا	"	ند ند
محمد اقبال	-	نائی	معرفت میجر عبداللہ شجاع آباد ملتان
محمد طاہر	محمد اسحاق	نوڈوال	ذیلی ... سنگھ ضلع قصور
محمد یاسین	نواز خان	باگوریہ	امیانہ ڈاکخانہ قصور

میو ڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد

نام	ولدیت	گوت	پتہ
غلام محمد	فتح محمد	ڈیمرڑ	ہیلو ضلع قصور
بشیر احمد خان وکیل	برکت خان	سنہگل	22 سی ارجن روڈ کرشن نگر لاہور
محمد اسمٰعیل وکیل	بجدلا	〃	〃 〃 〃
محمد عثمان وکیل	حبیب اللہ	〃	کانیا کاچھا قصور
بشیر احمد وکیل	جھنگا خان	بلیانہ	کاڈ یونڈ 7 قصور
رشید احمد وکیل	عبدالرحیم خان	چھر کلوٹ	قصور
نور محمد خان وکیل	محمد لیٰسین	〃	رائے ونڈ قصور
محمد یونس	محمد یعقوب	ڈیمرڑ	کوٹ رادھا کشن قصور
محمد حسین وکیل	فقیر خان	کمالیہ	کوارٹر 7 232 ریلوے کالونی لاہور
دین محمد وکیل	بدھا خان	گوروال	ساہزادہ تحصیل لاہور ضلع لاہور
شفیع احمد وکیل	احمد حسین	ڈیمروٹ	چک 55 کوٹ رادھا کشن قصور
حبیب احمد وکیل	〃	〃	〃 〃 〃
نور محمد	عبدالمجید	گوروال	〃 〃 〃
لیاقت علی	شفیع احمد	ڈیمروٹ	〃 〃 〃
محمد اکبر	حبیب احمد	〃	〃 〃 〃
اعجاز احمد	محمد یاسین	لنڈوانہ	〃 〃 〃
رشید احمد	نور محمد منشی	گوروال	موضع ساہزدہ تحصیل لاہور ضلع لاہور
محمد حنیف	ڈاکٹر امیر خان	ڈیمروٹ	موضع نیائی کوٹ رادھا کشن قصور
فضل الٰہی ذکریا	خان بہادر سردار خان	دھنگل	〃 〃
محمد طفیل	〃 〃 〃	〃	〃 〃
محمد اختر ME	نصر الدین	〃	〃 〃
اختر رومی		باہٹ	A-27 اشاد ٹھ روڈ ریلوے کالونی نمبر 7 لاہور
عبدالرحمٰن	فتح محمد	〃	〃 〃 〃
حبیب الرحمٰن	عبدالرحمٰن	〃	〃 〃 〃
رشید احمد	〃	〃	〃 〃 〃
محمد یوسف	رحمت خان	ڈیمروٹ	موضع کاچھا ضلع قصور
سراج الدین	بدلو	کمالیہ	دل ڈاکخانہ چھٹیانوالی قصور

میو ڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد

نام	ولدیت	گوت	پتہ
اشفاق احمد	نور خان	دھنیگل	مکان نمبر 153 قریشی روڈ پرانا سکھر
سلیم اختر خان	عبدالسمیع خان	〃	〃 〃 〃
نعیم انور خان	〃	〃	〃 〃 〃
خورشید احمد	چودھری [illegible]	باہٹ	مکان A-112/57 ہیرآباد - حیدرآباد
اعجاز احمد	〃	〃	〃 〃 〃
اسرار احمد	〃	〃	〃 〃 〃
طفیل احمد	رحیم خان	کمالیہ	چک 675/16 پیرمحل تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ لائل پور
عطا محمد	〃	〃	〃 〃 〃
فیض محمد	—	〃	〃 〃 〃
احمد خان	عبدالمجید خان	ڈوروال	چک 770 گ ب پیرمحل - لائل پور
عبدالرشید خان وکیل	کنول خان	چھر کلوٹ	چک 681/22
جمیل احمد	جلیل احمد خان	دھنیگل	〃 〃 〃
جلیل احمد	صوبیدار جلیل احمد	〃	چک 756 پیرمحل لائل پور
شمس الدین	چاند خان	〃	〃 〃 〃
محمد ابراہیم	فجرو خان	〃	294 جناح کالونی - لائل پور
عبدالمجید خان	تاج خان	〃	〃 〃 〃
محمد صادق	عبدالمجید خان	〃	چک 756 براستہ پیرمحل لائل پور
محمد اختر پرویز	دان خان	〃	ہیڈ ماسٹر ڈی سی ہائی اسکول کوٹ سردار محمد خان کوٹ رادھا کشن قصور
چودھری محمد شفیع		باہٹ	5 1/2 کورنگی کراچی
محمد طارق خان	چھوٹے خان	پونگلوٹ	212/R شریف آباد کراچی
محمد قمر	محمد صابر	نائی	سوسائٹی - کراچی
محمد فاروق	جلیل احمد	باہٹ	〃 〃
خالد جمیل	جمیل احمد	〃	عزیز آباد کراچی
محمد کامل خان	محمد طاہر	〃	سوسائٹی کراچی
طارق جمیل	جمیل احمد	〃	〃 〃
زاہد جمیل	خلیل احمد	〃	انجینئرنگ یونیورسٹی جی ٹی روڈ لاہور
انتخاب احمد	ذکی احمد	دھنیگل	〃 〃 〃
انتظار احمد	〃	〃	

میو ڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد M.A/MSC

نام	ولدیت	گوت	پتہ
سیف الرحمٰن	محمد ابراہیم خان	یونگلوٹ	شریف آباد۔ کراچی
محمد بشیر خان	–	ڈھینگل	سی ایریا۔ لیاقت آباد
محمد عثمان خان	مالے خان	–	نارتھ ناظم آباد کراچی
حیات خان	شاہ میر	چکمالیہ	پیرالٰہی بخش کالونی کراچی
محمد طاہر	عبداللہ خان	یاہٹ	۲/۱۴ عزیز آباد کراچی
شاہد شبیر	اے جی شبیرا	لنڈوات	۲/۸ خیری سرور۔ لاہور چھاؤنی
عبدالستار	عبدالجبار	ڈھینگل	تیا کی کوٹ رادھاکشن۔ قصور
معصوم خان	فقیر خان	"	رائے ونڈ۔ قصور
فضل الدین	رستم خان	ڈوچ	کوٹ لکھپت۔ لاہور
محمد شفیع	جوہر خان	–	کوٹھی 6-۳۵ ماڈل ٹاؤن کراچی
نظام الدین	سہراب خان	گوروال	موضع ساگرپور ناروال سیالکوٹ
سردار خان	محمد خان	ڈھینگل	بگووال ڈاکخانہ خاص تحصیل ڈسکہ سیالکوٹ
نورا احمد	ہمت خان	سہنگل	خوجہ تحصیل شجاع آباد۔ ملتان
کریم بخش	رحمت خان	"	" " "
محمد عتیق	عبدالرحمٰن	لونگلوٹ	" " "
زبیر احمد	عزیز الدین	ڈمروٹا	مکان ۶۴/۷ میاں چنوں۔ ملتان
کرنل منظور الدین وکیل	عبدالقیوم خان	لونگلوٹ	" " "
اختر حسین	محمد حسین	پھرکلوٹ	کوٹھی ۳۹۲ ملتان چھاؤنی
کریم بخش	من خان	سہنگل	اصغر کاٹن مل۔ لودھراں
ولی حسین	ولی احمد	ڈھینگل	قریشی روڈ۔ پرانا سکھر
عبدالسمیع خان	عبدالصمد خان	"	" "
مقصود احمد	مطلوب احمد	"	" "
ضمیر احمد	چودھری ارشاد علی	یاہٹ	۵۷/۸ ۱۱۳ ہیرآباد۔ حیدرآباد
عبدالقدوس	عبدالشکور خان	ڈمروٹ	جام شورو۔ حیدرآباد
عبدالعزیز	تاج خان	ڈھینگل	چک ۷۷ پیر محل۔ لائل پور
گلزار خان	حسین خان	"	۱۰۵ سی گلبرگ کالونی۔ لائل پور
ولی محمد خان	"	"	" " "
ذکی احمد	ولی احمد خان	"	انجینئرنگ یونیورسٹی۔ لاہور
خورشید احمد	" "	"	" " "
[illegible]	نور احمد خان	نائی	R-۲۱۲ شریف آباد۔ کراچی

میو ڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد (وکیل)

نام	ولدیت	گوت	پتہ
عبدالمجید طاہر	محمد اسحاق	ڈیروال	موضع ساگرپور تحصیل ناروال ضلع سیالکوٹ
سیف اللہ طاہر	عبدالمجید طاہر	"	" " "
بدرالدین	چمن خان	زناوال	موضع خوجہ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان
عبدالرزاق	جاہال خان	سہنگل	" " "
محمد اسمٰعیل	برکت اللہ	"	۲۲ سی ارجن روڈ کرشن نگر لاہور
بشیر احمد	کھولا	"	" " " "
محمد نعمان	حبیب اللہ	"	کاہنا کاچھا قصور
نور محمد وکیل	محمد یٰسین	پھرکلوٹ	رائے ونڈ قصور
رشید احمد	عبدالرحیم خان	"	قصور
محمد حسین	فقیر خان	کمالیہ	کوارٹر ۲۳۲/۷ ریلوے کالونی مغلپورہ
دین محمد	بدھا خان	گوروال	شاہزادہ تحصیل لاہور ضلع لاہور
شفیع احمد	احمد حسین	ڈمروٹ	چک ۵۵ کوٹ رادھاکشن۔ قصور
حبیب اللہ	"	"	" " "
عبدالرشید	کنول خان	پھرکلوٹ	چک ۶۸۱/۲۲ پیر محل۔ لائل پور
عظیم الدین	حیدر علی	ڈھینگل	۴ مزنگ روڈ لاہور
قمرالدین	عبدالغفور	سہنگل	" " "
سبحان خان	اسمٰعیل خان	نائی	رستم ہاؤس۔ لاہور
علی احمد	عنایت اللہ	چکمالیہ	بلاک ۴ ناظم آباد کراچی
جلیل احمد	"	"	" " "
کفایت اللہ	"	"	" " "
منظور خان	عبدالقیوم خان	یونگلوٹ	مکان ۶/۶۴ میاں چنوں۔ ملتان
حیات خان	شاہ میر	چکمالیہ	پیرالٰہی بخش کالونی
محمد صابر	نورا احمد	نائی	R/۲۱۲ شریف آباد کراچی
عبدالستار	عبدالجبار	ڈھینگل	تیا کی کوٹ رادھاکشن۔ قصور
جمیل احمد	خلیل احمد	"	چک ۶۸۱/۲۲ جی بی پیر محل لائل پور
خلیل احمد	خلیل احمد صوبیدار	"	" " "
کریم بخش	من خان	سہنگل	اصغر کاٹن مل تحصیل لودھراں
ابراہیم خان	کالے خان	سوکرا	موضع [illegible]

میو ڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد (وکیل)

نام	ولدیت	گوت	پتہ
رحیم خان	کریم خان	پانگلوٹ	باٹا نگر ضلع لاہور
نور شیر	عباس خان	ڈیمروٹ	۴/۱۰۴ ڈی بلاک کریم آباد کراچی
شفاعت احمد	-	-	سابق ممبر قومی اسمبلی سنہ ۱۹۷۳ء قصور
محمد صابر	نور محمد خان	نائی	R/۲۱۲ شریف آباد کراچی

میو ڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد (ڈاکٹر) MBBS

نام	ولدیت	گوت	پتہ
غلام محمد MBBS	عبدالجبار	پانگلوٹ	۷/۳۵۲ لیاقت آباد - کراچی
محمد سعید خان ،،	ایم-اے علیم	پاہٹ	9/B پی ای سی ایچ - کراچی
عالم شیر خان ،،	عباس خان	ڈیمروٹ	D/۱۵۶/۴ بلاک کریم آباد کراچی
صلاح الدین ،،	موسیٰ خان	دنیکل	B/73 [illegible] لاہور
دینی خان ،،	-	،،	،، ،، ،، ،،
میر خان ،،	احمد حسین	ڈیمروٹ	نیا کوٹ [illegible] قصور
سعید احمد ،،	عبدالرحمٰن	پاہٹ	A/۲۲۱ [illegible]
محمد طاہر ،،	یونس خان	ڈیمروٹ	پیان خورد [illegible] سنگھ قصور
فضل الدین ،،	رستم خان	ڈوچ	[illegible] لکھپت - لاہور
محمد یامین ،،	نور محمد	ڈیمروٹ	[illegible] ڈاکخانہ خاص تحصیل [illegible] سیالکوٹ
[illegible] محمد ،،	حو بیدار نازنگی	باگوریا ٹیرا اوتا	موضع کول پیلا پاس ضلع الور
فیض محمد ،،	امیر خان	سنہگل	کوٹ سیمان سنگھ خانیوال ۱۰ چک بہار والا
عبدالصمد شیر ،،	-	نندوائے	کراچی
سلامت الدین MBBS	علاؤ الدین	کمالیہ	اسلامیہ میڈیکل ہال نیا کانیانہ قصور
[illegible] احمد MBBS	-	-	۶ - کورنگی - کراچی
اکرم محمود LHP	-	-	½ 5 کورنگی - کراچی
[illegible] احمد D.H	-	ڈیمروٹ	بھیریا روڈ - نواب شاہ
[illegible] الرحیم [illegible]	عبدالرحیم	غوری	نمبر ۶ لطیف آباد - حیدر آباد
[illegible] اقبال D.H	-	-	حیدر آباد و میر آباد
مشتاق احمد MBBS	-	-	۶ کورنگی کراچی
حامد خان ،،	-	-	حیدر آباد
نثار احمد LMS	-	-	½ 5 کورنگی کراچی
[illegible] احمد	نشن خان	باگھوریا ٹیرا اوتا	حویلی بلاقہ سنگھ ضلع قصور

میو ڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد
D.H.D

نام	ولدیت	گوت	پتہ
ڈاکٹر موسیٰ خان	-	-	لاہور P.H.D (U.K)
،، محمد اسحاق	-	-	،، ،، ،،
،، ذکی احمد خان	-	-	،، ،، ،،
،، خورشید احمد خان	-	-	،، ،، ،،
،، ولی خان	-	-	لائل پور P.H.D (U.S.S.R)
،، خالد پرویز	-	-	حیدر آباد (U.K) ،،
،، قربان علی نیازی	-	-	کراچی P.H.D
،، طاہرہ بیگم	-	-	کراچی P.H.D

مزید نام جو ہمارے سامنے نہیں ہے اور ہماری معلومات سے باہر ہے ان احباب سے ہم اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے نام اور اپنا مکمل پتہ ارسال کریں تاکہ ہم اگلی قسط میں مکمل معلومات فراہم کر سکیں

محمد ادریس ولد سلیمان ٹیرا اوتا
جاوید اقبال ولد سلیمان ٹیرا اوتا
پورا پتہ کتاب سے حاصل کریں -

نوٹ :- محمد الیاس ولد نظیر احمد - ۶ کورنگی کراچی بھی کوشش کر رہے ہیں -

Scanned with CamScanner

میو ڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد (میٹرک پاس لڑکیاں)

نام	ولدیت۔بنت	گوٹ	پتہ
طاہرہ بیگم	محمد حنیف	ڈھینگل	114/7 لیاقت آباد
حبیبہ شیر دل خاتون	چودھری حبیب الرحمٰن	پونگلوٹ	5/1 سی ون ایریا لیاقت آباد [illegible]
نسرین فیصل	〃 فضل الرحمٰن	〃	7/19 سی ون ایریا لیاقت آباد
طاہر بیگم	نیاز علی	ڈھینگل	58 D/2 کورنگی کراچی
ثریا طاہرہ بیگم	عبدالمجید طاہر	گوروال	موضع ساگر پور تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ
تنویر فاطمہ	نور محمد	ڈھینگل	پرانا سکھر قریشی روڈ سکھر
نسیم کوثر	نور الحسن	پونگلوٹ	11/D 9/116 نئی کراچی
رضیہ حسین	حسنی بندو خان	〃	بالو محلہ مکان 33/222 پشاور کینٹ
سروری اظہار	اظہار الحسن میو	〃	11/D 9/116 نئی کراچی
ذکیہ کریم	چودھری کریم خان	باگوریا	پیپلز کالونی کراچی 785 D بلاک 14
فرحانہ	محمد ابراہیم خان	پانگلوٹ	شریف آباد۔ کراچی
طاہرہ بانو	لفٹیننٹ عطا محمد	باگوڑیا	کوئنس روڈ کراچی بنگلہ 7/18 کراچی
تبسم بیگم	〃	〃	〃 〃 〃
شمیم بانو	〃	〃	〃 〃 〃 〃
نسرین اختر	محمد احمد	ڈھینگل	جیکب لائن کراچی

F.A/F.Sc لڑکیاں

نام	ولدیت۔بنت	گوٹ	پتہ
فریدہ بیگم	عبدالمجید	پاہٹ	19/7 سی ایریا لیاقت آباد کراچی
شہزادی بیگم	محمد حنیف خان	〃	184/4 لالوکھیت۔ کراچی
مہر النساء بیگم	بندو خان	〃	9/234 لالوکھیت 〃
خورشید بیگم	عبدالرشید خان	ڈھینگل	5C 3/5 کورنگی 〃
اسمہ بیگم	محمد طاہر	پاہٹ	114 جہ عزیز آباد 〃
رفعت ناہید	عبدالمجید طاہر	گوروال	موضع ساگر پور تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ
نسرین	خلیل الرحمٰن	پونگلوٹ	لیاقت آباد کراچی
خولہ ذکی	ذکی احمد	ڈھینگل	انجینئرنگ یونیورسٹی [illegible]
نسرین اختر	محمد احمد	〃	جیکب لائن صدر کراچی

ڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد (لڑکیاں) B.A/BSC

نام	بنت	گوٹ	پتہ
فرزانہ بیگم	محمد ابراہیم خان	پونگلوٹ	شریف آباد کراچی
سلطانہ بیگم	〃 〃	〃	〃 〃
رضوانہ بیگم	〃 〃	〃	〃 〃 〃
نسیم جہاں	ظہور احمد	دولوٹ	35/3/4 لیاقت آباد کراچی
اختر جہاں	〃	〃	لیاقت آباد کراچی
گل صبا	نور خیر خاں	ڈیمروٹ	4/6/10/D 5 کریم آباد۔ کراچی
فوزیہ نور	〃	〃	〃 〃 〃
شاہینہ نور	〃	〃	〃 〃 〃
شمس جہاں بیگم	ماسٹر سعید اللہ	ڈھینگل	انجینئرنگ یونیورسٹی۔ لاہور
بلقیس بیگم	چودھری ارشاد علی	پاہٹ	7/C/A - 311 ہیرا آباد حیدرآباد
کلثوم بیگم	〃	〃	〃 〃 〃
نرگس بیگم	〃	〃	〃 〃 〃
زبیدہ خاتون	〃 حبیب الرحمٰن	پونگلوٹ	7/1 سی ون ایریا۔ لیاقت آباد
راحیلہ بیگم	عبدالسمیع خان	ڈھینگل	ڈرگ کالونی 3 کراچی
سلمہ بیگم	〃	〃	ڈرگ کالونی 〃 〃
نجمہ بیگم	〃	〃	〃 〃 〃
پروین بیگم	〃	〃	〃 〃 〃
فراست بیگم	〃	〃	〃 〃 〃
تحسین بیگم	〃	〃	〃 〃 〃
نعیم النساء بیگم	سہراب خان	پونگلوٹ	5/11 سی ون ایریا لیاقت آباد کراچی

M.A/M.Sc لڑکیاں

نام	بنت	گوٹ	پتہ
طاہرہ بیگم	عبدالقادر صاحب	پاہٹ	نصیر آباد فیڈرل بی ایریا کراچی
زاہدہ بیگم	〃 〃	〃	〃 〃 〃
بلقیس جہاں بیگم	سعید اللہ خان	〃	7/3 سی ون ایریا لیاقت آباد کراچی
عائشہ بیگم	ولی احمد خان	〃	قریشی روڈ پرانا سکھر
نسیم بیگم	〃 〃	〃	〃 〃 〃 〃
طلعت جمیل	جمیل احمد خان	〃	پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی کراچی
رضیہ جمیل	〃 〃 〃	〃	〃 〃 〃

Scanned with CamScanner

شخصیات

کیپٹن عبدالشکور شیرا شہید

ستارۂ جرأت

قدرت کو جب کوئی اہم کام کرانا منظور ہوتا ہے تو اس کی تکمیل کی خاطر اسی درجہ اہم شخصیت کا انتخاب کرتی ہے۔ ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جب بھارت نے بزدلی اور عیاری سے کسی اعلانِ جنگ کے بغیر پاک سرزمین پر حملہ کیا تو اس کو سب سے پہلے ستلج رینجرز کے جانبازوں نے اپنے سینوں پر روکا۔ اگرچہ یہ تعداد میں بہت تھوڑے تھے لیکن انھوں نے اس بات کی مطلق پرواہ نہ کی کہ دشمن کے مقابلے میں ان کی تعداد بہت کم ہے۔ ان کی کمان ڈی۔ ایس۔ آر (کیپٹن) عبدالشکور صاحب واہگہ ونگ کر رہے تھے۔ جیسے ہی دشمن نے پاک سرزمین پر حملہ کیا تو انھوں نے ایک بھی لمحہ ضائع کئے بغیر فوراً اپنے جوانوں کو مختلف چوکیوں پر مورچے سنبھالنے کا حکم دے دیا اور خود عین سرحد پر واقع ونگ ہیڈکوارٹر پر مورچہ سنبھال کر دشمن کا مقابلہ شروع کر دیا اور اپنے مرکزی ہیڈکوارٹر لاہور کو تفصیلات سے مطلع کرنا شروع کر دیا۔ حملہ رات کی تاریکی میں صبح ۳ بجے کیا گیا۔ لاہور سے ان کو اپنی بہادر افواج کے پہنچنے کی اطلاع دے دی گئی یہ حملہ اگرچہ انتہائی شدید تھا لیکن ان جانباز مسلمانوں نے دنیا کو یہ دکھلا

دیا کہ مسلمان اعداد سے نہیں گھبراتے۔

عبدالشکور شہید کے ذہن میں یہ خدشہ تھا کہ اگر دشمن کو اس کی اہمیت کا احساس دلایا گیا تو وہ لاہور کی جانب تیزی سے بڑھتا چلا جائیگا چنانچہ آپ آہنی چٹان بن کر دشمن کے مقابلے میں ڈٹ گئے۔ اور جب تک دم میں دم رہا امرتسر لاہور روڈ پر بارڈر سے اس کے ٹینکوں کو داخل نہیں ہونے دیا۔ آپ ساڑھے پانچ بجے تک فون پر لمحہ بہ لمحہ بگڑتی ہوئی صورتِ حال سے لاہور ہیڈکوارٹر کو مطلع کرتے رہے۔ اس عرصہ میں دشمن دیگر اطراف سے پاکستانی حدود میں داخل ہو کر ان کو گھیرے میں لے چکا تھا۔ فون کاٹ دیا گیا۔ لیکن انھوں نے ہمت نہ ہاری اور دشمن پر مسلسل کاری ضرب لگاتے رہے یہاں تک کہ اسٹین گن کی چھ گولیاں ان کے سینے میں پیوست ہو گئیں اور پاکستان کا یہ مردِ مجاہد بقائے ملک و قوم کی راہ میں جامِ شہادت نوش کر کے اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملا۔ جس نے بھارت کی تین ڈویژن پیدل فوج اور ایک بکتر بند بریگیڈ کو مسلسل اور مکمل طور پر پانچ گھنٹے تک پاکستانی سرحد سے دور ہی رکھا۔ عبدالشکور شہید ۲۸ فروری ۱۹۱۶ء کو ریاستِ الور کے مرکزی مقام الور میں پیدا ہوئے۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے ۱۹۳۶ء کو فوج میں کمیشن حاصل کیا۔ ۱۹۳۸ء میں کپتان بنا دئے گئے۔ ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء تک میجر کے عہدہ پر جنگِ عظیم دوم میں مشرق وسطیٰ کے محاذ پر فوجی خدمات انجام دیتے رہے۔ قیامِ پاکستان پر ایس۔ پی۔ آر میں جو انڈس رینجرز کہلاتی ہے بحیثیت کیپٹن شامل ہوئے۔ تقریباً دس سال رن کچھ بارڈر پر کمپنی کمانڈر اور ونگ کمانڈر کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔

اپریل ۱۹۶۴ء میں ستلج رینجرز میں واہگہ ونگ پر تبدیل ہو کر گئے اور وہیں جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ نیئو قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والد بزرگوار چودھری عبدالرحیم صاحب ریاست الور کے نامور اساتذہ میں شمار کئے جاتے تھے

مورخہ 20/7/85 میو برادری کا وفد کراچی K.D.A کے ممبر آف ایڈمنسٹریشن اور K.D.A سے میو ٹاؤن کے لئے مذاکرات کر رہے ہیں۔ جناب چوہدری کریم خاں میو اور K.D.A کے جنرل سکریٹری احسان الٰہی راجپوت موج خاں میو منڈو الصیار، لیفٹننٹ عطا محمد میو اور دیگر عہدیداران میو تنظیم چوہدری حبیب الرحمٰن اظہار الحسن اور جان محمد نظر آ رہے ہیں۔

آپ کے پسماندگان میں ایک بیوہ، تین لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں
ڑکا عبدالرشید نیوی میں آفیسر کیڈٹ ہے اور دوسرا عبداللطیف
ں آرمی میں آفیسر کیڈٹ سیلیکٹ کر لیا گیا ہے۔ مرحوم کی بیوہ نے
پنے نامور شوہر کی ان نشانیوں کو پاکستان کی خدمت کے لئے فوج میں
دمات انجام دینے کی بخوشی اجازت دی ہے اور نصیحت کی ہے کہ
ہ اپنے بہادر باپ کی شاندار روایات کو برقرار رکھ کر ملک کی خاطر کسی
قربانی سے دریغ نہ کریں۔

چودہری محمد یسین خان میو اعظم

میوات کی وفات

چودہری محمد یسین خان صاحب میو اعظم میوات بتاریخ ۱۹ فروری ۱۹۷۰ء بجانہ چودہری کی گوٹھا بمقام موضع بلاس پور نزد تجارہ ریاست الور کو قلب بند ہو جانیکی وجہ سے اس جہان فانی سے کوچ فرماگئے اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجعون اور میو اپنے محسن سے ہمیشہ کیلئے محروم ہوگئے۔ مرحوم و مغفور کو احاطہ میو ہائی اسکول نوح ضلع گوڑگانوہ صوبہ ہریانہ بھارت امیں دفن کیا گیا۔ اور بتاریخ ۳ مارچ بروز پیر ۱۹۷۰ء بوقت ۱۰ بجے صبح سکول مذکور ہی میں چہلم منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔
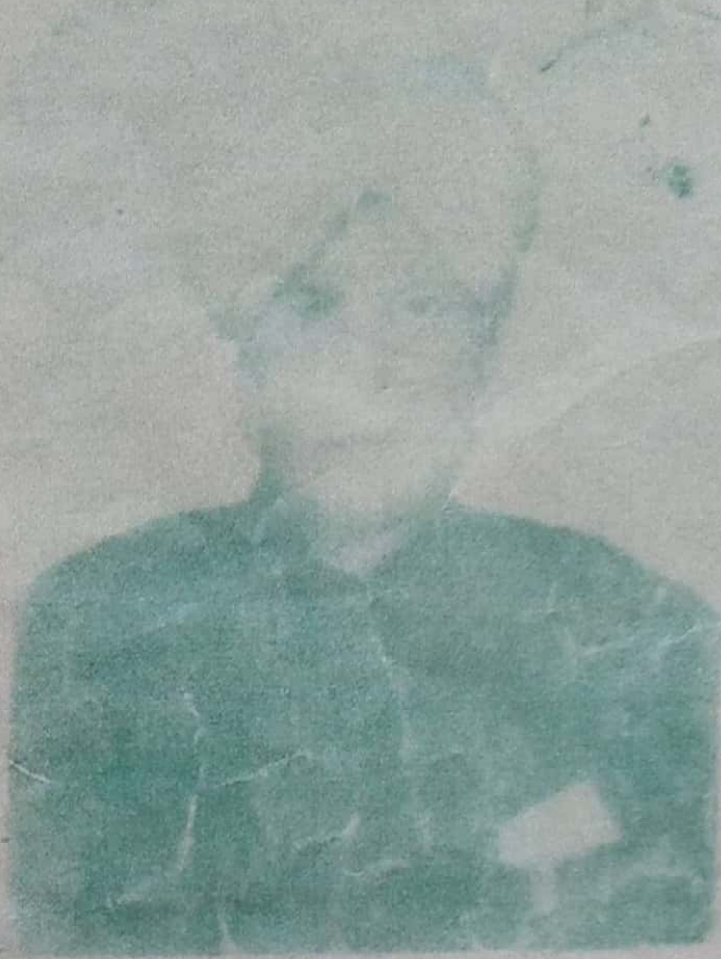
آپ ۱۸۹۴ء میں بمقام رہنہ تحصیل نوح ضلع گوڑگانوہ پیدا ہوئے ڈل کے امتحان میں پنجاب بھر میں اول آئے اور میوات کے سب سے پہلے قانون داں ہوئے ۱۹۲۶ء تک مسلسل پنجاب اسمبلی کے ممبر رہے ۱۰ ورد بار ۱۹۵۲ء میں بلا مقابلہ ممبر منتخب ہو کر ۱۹۶۲ء تک ممبر رہے۔

کتاب ھذا ملنے کا پتہ

۱- چودھری کریم خان میو پیپلز کالونی بلاک ۴ نارتھ ناظم آباد مکان 0-764 کراچی

2- عبدالصمد میو کونسلر ضلع تھرپارکر میرپور خاص محمود آباد

3- ڈاکٹر نظر محمد پھلا یاسں والے حویلی بلاقہ سنگھ وال تحصیل و ضلع قصور۔

4- موج خان میو ٹنڈو الھیار سے مل سکتی ہیں۔

(کلیم پریس عیدگاہ کراچی)